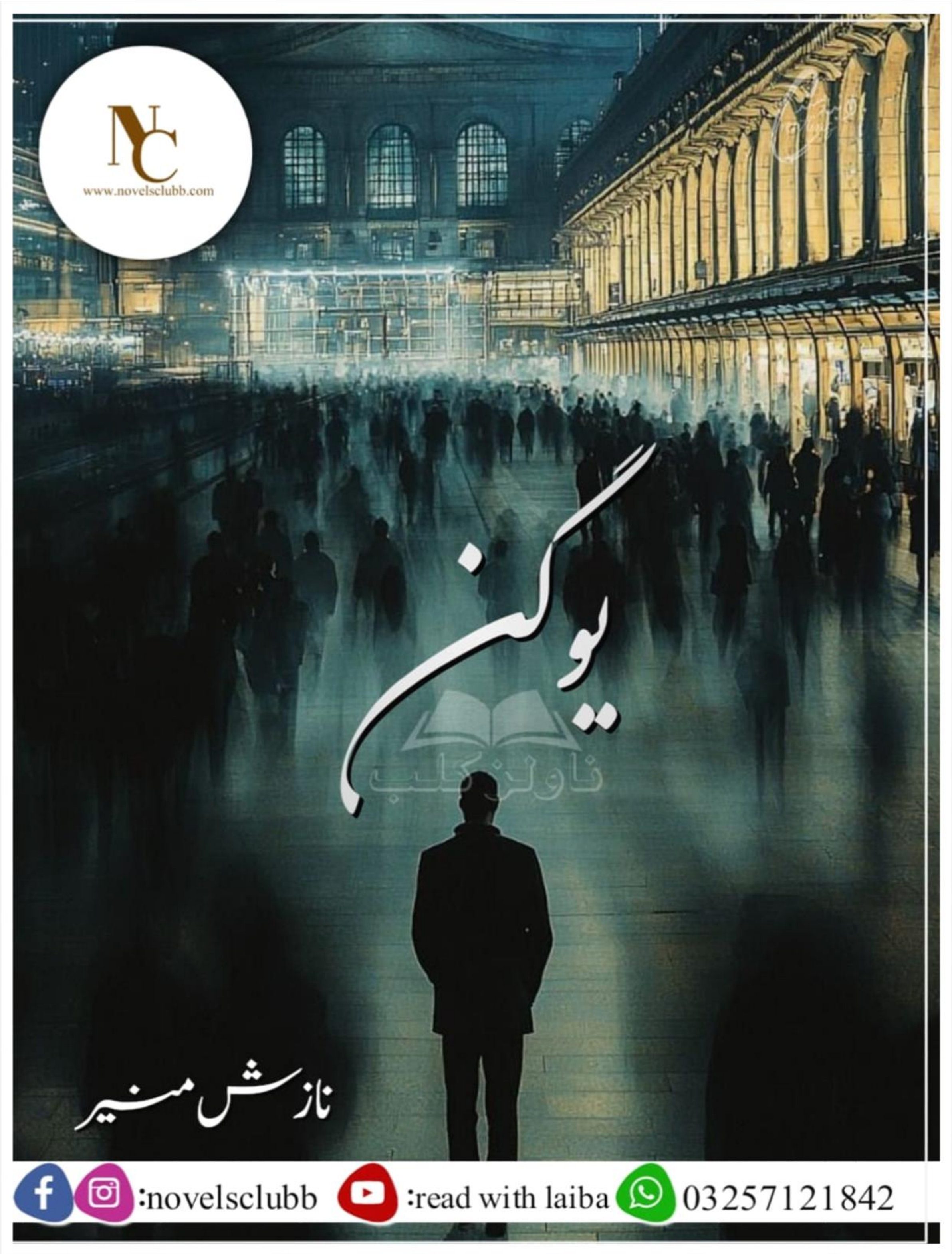
www.novelsclubb.com
یوگن
ناولز کلب
نازش منیر
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

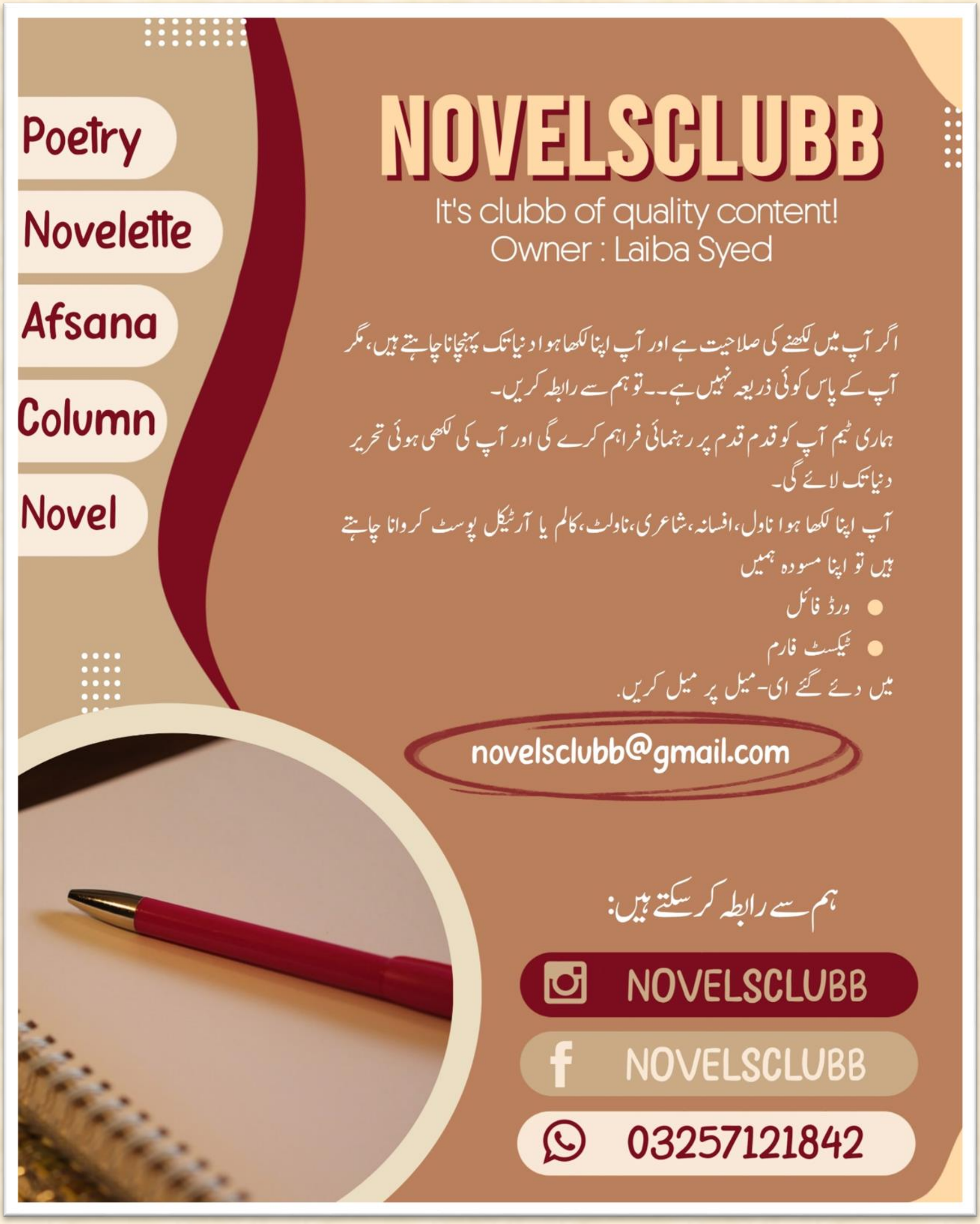

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

یوگن

از قلم

نازش منیر

Clubb of Quality Content!

باب: ششم

عنبروزمرد

زندگی برف زار رستوں کی کہانی نکلی

کبھی دھوپ، کبھی طوفان، کبھی پانی نکلی

جنہیں اپنا سمجھا وہ بچھڑتے بھی رہے

اور کچھ اجنبی چہروں سے نگہبانی نکلی

پہاڑوں کی طرح خاموش تھے کچھ رشتے مگر

ان ہی خامشیوں سے گہری قربانی نکلی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دوستی ہاتھ تھامے تو سفر آسان ہوا

ورنہ ہر موڑ پہ قسمت بھی ان جانی نکلی

عنبری آنکھوں میں اک خواب سازندہ تھا کہیں

زمردی آنکھوں میں اک عمر کی ویرانی نکلی

زندگی کیا ہے؟

بس اک لمحہ بے نام کا سفر

جس کی منزل کبھی خوشی

کبھی حیرانی نکلی

--*-*-*-*-*-*

Clubb of Quality Content

جھیل کے کنارے واقع وہ چھوٹا سا پہاڑی گاؤں دن کے وقت پُر سکون لگ رہا تھا، مگر جریر جانتا تھا کہ وہ یہاں زیادہ دیر نہیں رک سکتے۔ دوپہر ڈھلنے لگی تھی جب وہ کاٹیج سے باہر نکلا اور گاؤں کے چند لوگوں سے رابطہ کرنے کی کوشش کی۔ اسے کچھ سامان، کپڑے اور آگے سفر کے لیے محفوظ راستے کی معلومات درکار تھیں۔

میو کی کھڑکی کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے پاؤں پر اب بھی پلاسٹر چڑھا ہوا تھا اور مسلسل سفر نے اسے مزید کمزور کر دیا تھا۔ اسی دوران ایک عمر رسیدہ جوڑا کاٹیج کے دروازے پر آیا۔ عورت کے ہاتھ میں کپڑوں کا ایک تھیلا تھا جبکہ مرد کے ہاتھ میں گرم کھانے کا برتن۔ انہوں نے اندر جھانکا اور پھر مسکرا کر جریر کی طرف دیکھا۔

"بیٹا، تمہاری بیوی کی طبیعت اب کیسی ہے"؟

میو کی جو پانی پی رہی تھی، تقریباً گھانس پڑی۔ جریر ایک لمحے کے لیے خاموش ہوا۔ پھر نہایت سنجیدگی سے بولا۔

"جی بہتر ہے۔" میو کی نے فوراً اسے گھورا۔

Clubb of Quality Content!

مگر جریر کے چہرے پر ہلکی سی شرارت ابھر آئی تھی۔

بوڑھی عورت نے محبت سے کہا۔ "فکر مت کرو۔ اللہ سب بہتر کرے گا۔" اس نے کپڑوں کا تھیلا میوکی کے قریب رکھ دیا۔ "یہ چند گرم کپڑے ہیں۔ راتیں یہاں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔" پھر کھانے کا برتن بھی میز پر رکھ دیا۔ "اور یہ کھانا"۔

میوکی نے شکریہ ادا کیا جبکہ جریر نے احترام سے سر جھکا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ جوڑا واپس چلا گیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی میوکی نے تکیہ اٹھا کر جریر کی طرف پھینکا۔

"تم نے ان کی غلط فہمی دور کیوں نہیں کی"؟

جریر نے آسانی سے تکیہ پکڑ لیا۔

"کون سی غلط فہمی"؟

"جریر"!

وہ پہلی بار ہنس پڑا۔

"وہ لوگ خوش تھے"۔

"اور تم بہت شرارتی ہو"۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے ابھی پتا چلا"۔

رات ہوتے ہوتے باہر کا درجہ حرارت کافی گر چکا تھا۔ چمنی میں آگ جل رہی تھی۔ لکڑیوں کی جلنے کی مدھم آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔ کھانا کھانے کے بعد میو کی زمین پر بچھے موٹے گدے پر لیٹ گئی۔ جریر دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے فرش پر بیٹھا تھا۔ کمرے میں ایک عجیب سا سکون تھا۔ نہ گولیوں کی آواز، نہ تعاقب اور نہ خطرے کی فوری آہٹ۔ صرف خاموشی تھی۔ کافی دیر تک دونوں کچھ نہ بولے۔ پھر میو کی نے چھت کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "جریر"؟

"ہمم"؟

"کبھی سوچا تھا تمہاری زندگی ایسی ہو گی"؟

جریر چند لمحے خاموش رہا۔

"نہیں"۔

"اور اب"؟

"اب سوچنے کا وقت نہیں ملتا"۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میو کی ہلکا سا مسکرائی۔

"یہ جواب تو تمہاری شخصیت جیسا ہے"۔

"مطلب"؟

"آدھا"۔

جریر نے بھنوا اٹھائی۔

"تم ہر بات مکمل کیوں نہیں کرتی"؟

"تاکہ تم سوچو"۔

"میں پہلے ہی بہت سوچتا ہوں"۔

یہ سن کر میو کی ہنس دی۔

چمنی کی روشنی اس کے چہرے پر ناچنے لگی۔

پھر اچانک اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کیا تمہیں کبھی کوئی پسند آئی تھی"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کمرے میں چند لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی۔

جریر نے آہستہ سے سر اٹھایا۔ "یہ اچانک کیسا سوال ہے"؟

"بس ایسے ہی"۔

"ایسے ہی"؟

"ہاں"۔

جریر نے کچھ دیر سوچنے کا ڈرامہ کیا۔ پھر نہایت سنجیدہ لہجے میں بولا۔ "ہاں"۔

میو کی فوراً سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ "واقعی"؟

"واقعی"۔

"پھر"؟

"اس کے ساتھ ڈنر بھی کیا تھا"۔

میو کی کی آنکھیں پھیل گئیں۔ "کیا"؟

جریر کے چہرے پر اب بمشکل چھپی ہوئی شرارت تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دو بار"۔

"دو بار"؟

"شاید تین"۔

میو کی نے تکیہ اٹھا لیا۔ "تم مذاق کر رہے ہو نا"؟

"میں نے کب کہا میں مذاق کر رہا ہوں"؟

"اور وہ کون تھی"؟

جریر نے چند لمحے اسے غور سے دیکھا۔

پھر آہستہ سے کہا۔

"ایک صحافی"۔

میو کی فوراً رک گئی۔

"صحافی"؟

"ہمم"۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور"؟

"بہت سوال پوچھتی تھی"۔

"یہ تو اچھی بات ہے"۔

"میرے لیے نہیں"۔

"کیوں"؟

"کیونکہ وہ جواب سننے سے پہلے اگلا سوال پوچھ لیتی تھی"۔

اب میوکی کو شک ہونے لگا تھا۔اس نے آنکھیں سکیڑ کر جریر کو دیکھا۔"تم میرا اندازق اڑا رہے ہو"؟

جریر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔"میں نے نام تو نہیں لیا"۔

میوکی نے تکیہ اس کی طرف پھینکا۔اس بار تکیہ سیدھا اس کے کندھے سے ٹکرایا۔جریر ہنس پڑا۔شاید کئی دنوں بعد پہلی بار اور میوکی نے محسوس کیا کہ جب وہ ہنستا ہے تو اس کی شخصیت کا وہ سرد اور پر اسرار خول چند لمحوں کے لیے ٹوٹ جاتا تھا۔چمنی میں آگ جلتی رہی۔باہر رات گہری ہوتی گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور خطرات سے بھرے اس سفر کے درمیان، ان دونوں کو پہلی بار چند لمحوں کا سکون نصیب ہوا۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

چمنی میں جلتی لکڑیوں کی مدھم آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔ باہر پہاڑوں پر رات پوری طرح اتر چکی تھی۔ کھڑکی کے شیشے پر ٹھنڈی ہوا دستک دے رہی تھی اور جھیل کا پانی چاندی کی طرح چمک رہا تھا۔

میو کی کمبل اوڑھے گدے پر لیٹی تھی۔اس کے سیاہ بال تکیے پر بکھرے ہوئے تھے اور پلاسٹر لگا پاؤں کمبل کے نیچے آدھا چھپا ہوا تھا۔دوسری طرف جریر دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے فرش پر بیٹھا تھا۔سیاہ شرٹ کی آستینیں کہنیوں تک چڑھی ہوئی تھیں اور زخمی بازو پر بندھی پٹی آگ کی روشنی میں صاف دکھائی دے رہی تھی۔کافی دیر خاموشی رہی۔

پھر میو کی نے آہستہ سے پوچھا۔ "اچھا اب سنجیدگی سے بتاؤ"۔

جریر نے سر اٹھایا۔ "ہمم"؟

" جسے تم پسند کرتے ہو۔" وہ چند لمحے رکی۔" کبھی اسے بتایا"؟

چمنی کی روشنی جریر کی زمردی آنکھوں میں جھلملائی۔اس نے چند لمحے خاموشی سے آگ کے شعلوں کو دیکھا۔پھر ہلکی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آئی۔"وقت ہی نہیں ملا"۔

"وقت نہیں ملا؟"میو کی نے حیرت سے دہرایا۔

جریر نے سر دیوار سے ٹکادیا۔"تمہارا باڈی گارڈ بننے سے فرصت ملے تو شاید کچھ اور بھی سوچوں"۔

میو کی کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی، مگر اگلے ہی لمحے وہ خاموش ہو گئی۔

اس کی نظریں چمنی کی آگ پر جم گئیں۔

چند لمحوں بعد اس نے دھیرے سے پوچھا۔

"تو تم میری حفاظت کے لیے اپنی محبت چھوڑ دو گے"؟

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔باہر ہوا کا ایک جھونکا آیا۔

جریر نے آہستہ سے سر موڑا اور اسے دیکھا۔اس کے چہرے پر اس بار مذاق نہیں تھا۔صرف سنجیدگی تھی۔

Clubb of Quality Content!

"بات ایسی نہیں ہے، مائی لیڈی۔" اس کی آواز پہلے سے نرم تھی۔ "میں تمہاری بہت عزت کرتا ہوں"۔

میو کی خاموشی سے سنتی رہی۔

"اور میں نے تمہارے بابا سے وعدہ کیا ہے۔" جریر کی نظریں چند لمحوں کے لیے جھک گئیں۔ "تمہاری حفاظت کا وعدہ۔" چمنی کی روشنی اس کے چہرے پر لرز رہی تھی۔ "اس وقت میری ترجیح صرف یہ ہے کہ تم محفوظ رہو۔" پھر اس کے ہونٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ آئی۔

"اور اگر ہم اس سب سے زندہ بچ گئے۔" اس نے کندھے اچکائے۔

"تو محبت بھی کر لوں گا۔" میو کی نے فوراً تکیہ اٹھا کر اس کی طرف پھینکا۔ "تم ناممکن ہو"۔

جریر ہنس پڑا۔ پھر اچانک اس نے دیکھا کہ میو کی خاموش ہو گئی ہے۔ اس کی آنکھیں کھڑکی کی طرف تھیں۔ چہرے پر ہلکی سی اداسی تھی۔ وہ فوراً سمجھ گیا۔

میو کی جتنی مضبوط دکھائی دیتی تھی، اندر سے اتنی ہی پریشان تھی۔ میو کی نے آہستہ سے اپنا کمبل اتارا اور اس کی طرف پھینک دیا۔ "لو"۔

جریر نے حیرانی سے کمبل پکڑا۔ "یہ کیا ہے"؟

"تمہیں سردی لگ رہی ہو گی"۔

"مجھے نہیں لگتی"۔

"جھوٹ"۔

جریر نے کمبل ایک طرف رکھا۔

پھر سر ہلاتے ہوئے بولا۔

"بس بھی کرو، مائی لیڈی"۔

میوکی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ جریر کی آنکھوں میں اس بار عجیب سی نرمی تھی۔ "میرے سامنے یہ دکھانے کی کوشش مت کرو کہ تمہیں کوئی فکر نہیں ہے"۔

میوکی خاموش ہو گئی۔

"میں جانتا ہوں اس وقت تم کتنی پریشان ہو"۔

"اور یہ بھی جانتا ہوں تمہارے ذہن میں کیا چل رہا ہے"۔

اس کی آواز پر سکون تھی۔ مگر ہر لفظ میں یقین تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم اپنے اپا کے بارے میں سوچ رہی ہو"۔

"ہانا کے بارے میں"۔

"رجن کے بارے میں"۔

"اور اس بات سے ڈر رہی ہو کہ کہیں سب کچھ تمہاری وجہ سے تو نہیں ہو رہا۔" میو کی پلکیں لرز گئیں۔

کیونکہ وہ بالکل وہی سوچ رہی تھی۔ جریر نے دھیرے سے کہا۔

"لیکن ایک بات یاد رکھو۔ صبح ہوتے ہی ہم یہاں سے نکل جائیں گے۔اور میں تمہیں محفوظ جگہ لے جاؤں گا"۔

میو کی نے نظریں جھکا لیں۔کافی دیر خاموش رہی۔ پھر اس نے بہت دھیمی آواز میں کہا۔"تم نہیں سمجھ سکتے"۔

جریر نے غور سے اسے دیکھا۔"کیا"؟

میو کی کی آنکھیں نمی سے چمکنے لگیں۔"اکیلے رہ جانے کا ڈر"۔

چمنی کی آواز اچانک بہت واضح محسوس ہونے لگی۔

Clubb of Quality Content!

میوکی نے نظریں کھڑکی کی طرف موڑلیں۔

"کسی ایک لمحے میں سب کچھ کھو دینے کا ڈر"۔

"یہ نہ جاننے کا ڈر کہ اگلا دن کیسا ہو گا"۔

"یہ ڈر کہ جن لوگوں سے تم محبت کرتے ہو۔"اس کی آواز ہلکی سی ٹوٹ گئی۔"وہ اچانک تم سے دور ہو جائیں"۔

کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی۔ جریر کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اٹھا۔ وہ اس کے قریب آیا اور گدے کے ساتھ فرش پر بیٹھ گیا۔ اتنا قریب کہ اسے اس کی موجودگی کا احساس ہو سکے۔ مگر اتنا دور کہ اس کی حدوں کا احترام برقرار رہے۔ اس نے کھڑکی کے باہر پھیلے اندھیرے کی طرف دیکھا۔ پھر دھیرے سے کہا۔

"تم اکیلی نہیں ہو، مائی لیڈی"۔

میوکی نے سر اٹھایا۔ جریر کی زمردی آنکھیں اس پر مرکوز تھیں۔ مضبوط، پرسکون اور غیر معمولی حد تک سچی۔

"نہ آج، نہ کل، نہ اس وقت جب تم ڈری ہوئی ہو"۔

اس کی آواز دھیمی تھی، مگر ہر لفظ دل میں اتر رہا تھا۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ہر قدم پر، ہر لمحے اور ہر جگہ "۔

میو کی کی آنکھوں میں نمی بھر آئی۔ چمنی کی روشنی میں اس کے چہرے کے تاثرات نرم پڑ گئے۔ جریر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "اس لیے ابھی سونے کی کوشش کرو"۔

" باقی دنیا سے کل لڑ لیں گے۔ " باہر رات مزید گہری ہو گئی۔

مگر پہلی بار میو کی کو لگا جیسے اس خوفناک سفر کے درمیان اسے ایک ایسی پناہ مل گئی ہے جہاں وہ چند لمحوں کے لیے اپنے تمام خوف اتار سکتی ہے۔

اور جریر وہ پوری رات چمنی کی مدھم روشنی میں جاگتا رہا۔

جیسے اس نے خود سے وعدہ کر رکھا ہو کہ جب تک وہ جاگ رہا ہے، کوئی خطرہ میو کی تک نہیں پہنچے گا۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

میو کی کچھ دیر خاموش رہی۔ جریر کے الفاظ جیسے آہستہ آہستہ اس کے دل میں اترتے جا رہے تھے۔ چمنی کی نرم روشنی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی اور باہر پہاڑی رات کی خاموشی مزید گہری ہو چکی تھی۔ آخر کار اس نے ایک لمبی سانس لی۔

پھر آہستہ سے کروٹ بدل کر دیوار کی طرف منہ کر لیا۔ اس کے بال کندھے پر بکھر گئے۔ چند لمحے خاموشی رہی۔ پھر اس نے بند ہوتی آواز میں کہا۔ "جریر"۔

"ہمم"؟

"یہیں رہنا۔" جریر نے اسے دیکھا۔

میو کی آنکھیں اب بند ہو رہی تھیں۔ نیند آہستہ آہستہ اس پر غالب آ رہی تھی۔ "کہیں مت جانا۔" یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گئی۔ چند ہی لمحوں بعد اس کی سانسیں پر سکون اور باقاعدہ ہونے لگیں۔ وہ سو چکی تھی۔

جریر کچھ دیر وہیں بیٹھا رہا۔ پھر آہستہ سے اٹھا۔ کمرے کے کونے میں رکھا اضافی کمبل اٹھایا اور نہایت احتیاط سے اس کے اوپر پھیلا دیا۔ میو کی نیند میں ہلکی سی سمٹی۔ جریر نے جھک کر کمبل کو

اس کے کندھوں تک درست کیا۔اس کے چند بکھرے ہوئے بال کمبل کے باہر رہ گئے تھے۔اس نے بہت نرمی سے وہ لٹیں سمیٹ کر کمبل کے اندر کر دیں تاکہ اسے سردی نہ لگے۔

ہر حرکت میں غیر معمولی احتیاط تھی۔جیسے کوئی کسی قیمتی شے کو سنبھال رہا ہو۔وہ سیدھا ہوا۔اور چند لمحوں تک خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔چمنی کی سنہری روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔نیند میں اس کے چہرے کے سارے تناؤ غائب ہو چکے تھے۔نہ خوف،نہ فکر،نہ وہ مضبوط نقاب جو وہ ہمیشہ دنیا کے سامنے پہنتی تھی۔بس ایک پر سکون، معصوم سا چہرہ تھا۔جریر کی نظریں چند لمحے اس پر جمی رہیں۔

اس کے ہونٹوں پر انجانے میں ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"عجیب لڑکی ہو تم۔۔"اس نے اتنی دھیمی آواز میں کہا کہ شاید خود بھی بمشکل سن سکا۔"دنیا سے لڑتے وقت شیرنی بن جاتی ہو۔"اس کی نظریں میوکی کے پر سکون چہرے پر ٹک گئیں۔

"اور سوتے وقت بالکل ایک معصوم بچے کی طرح لگتی ہو"۔

باہر ہوا درختوں سے ٹکرا رہی تھی۔دور کہیں جھیل کا پانی ہلکی لہروں سے سرگوشیاں کر رہا تھا۔جریر کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا۔اس نے رات کے اندھیرے میں دور پہاڑوں کی طرف

دیکھا۔اسے معلوم تھا کہ خطرہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ہار پر۔ایلا۔اور وہ تمام راز جو ان کے پیچھے لگے ہوئے تھے۔سب ابھی باقی تھے۔اس نے مٹھی آہستہ سے بھینچ لی۔پھر ایک نظر پلٹ کر میو کی کی طرف دیکھی۔وہ اب بھی سکون سے سو رہی تھی۔

اور پہلی بار جریر کے چہرے پر وہ سخت عزم نمودار ہوا جو شاید پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔

"مائی لیڈی۔"اس نے دل ہی دل میں کہا۔

"میں تمہیں ان سب سے دور لے جاؤں گا۔ان تمام سائے سے،

ان تمام جنگوں سے،ان تمام لوگوں سے جو تمہیں نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔"چمنی کی روشنی اس کی زمردی آنکھوں میں جھلملائی۔"چاہے اس کے لیے مجھے پوری دنیا کے خلاف کیوں نہ جانا پڑے۔"کمرے میں پھر خاموشی چھا گئی۔

اور اس خاموشی کے درمیان ایک شخص پہرہ دے رہا تھا۔

اور اس کی لیڈی پہلی بار کئی دنوں بعد بے خوف ہو کر سو رہی تھی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*

رات گہری ہو چکی تھی۔ چمنی کی مدھم روشنی کمرے میں لرز رہی تھی جبکہ باہر پہاڑوں پر ہوا سرگوشیاں کر رہی تھی۔

مگر نیند کے اندر میو کی ایک بار پھر اس جگہ پہنچ چکی تھی جسے وہ بھولنا چاہتی تھی۔ ایک لمبی، تاریک راہداری۔ سفید دیواریں۔ چھت پر جھپکتی ہوئی سرخ ایمرجنسی لائٹس۔

اور ہر طرف ایسی خاموشی جیسے یہ جگہ برسوں سے خالی ہو۔ میو کی اکیلی کھڑی تھی۔ اس کے قدموں کی آواز راہداری میں گونج رہی تھی۔ ٹھک ٹھک اس کا دل بے وجہ تیزی سے دھڑکنے لگا۔ "کوئی ہے"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس کی آواز دیواروں سے ٹکرا کر واپس لوٹ آئی۔ مگر جواب نہ آیا۔ اچانک دور ایک دروازہ خود بخود کھل گیا۔ چیییییییک

وہ چونک گئی۔ دروازے کے پیچھے وہی پرانی لیبارٹری تھی۔ شیشے کے بڑے بڑے چیمبرز۔ کمپیوٹر اسکرینوں پر دوڑتے اعداد و شمار اور بیچوں بیچ وہ مشینجس میں نیلی روشنی سے چمکتی ہوئی ایک پراسرار چِپ نصب تھی۔ وہی چِپ، وہی منظر، وہی جگہ۔ جسے وہ نہ جانے کتنی بار

خوابوں میں دیکھ چکی تھی۔اس کی سانس رکنے لگی۔ "نہیں۔" اس نے آہستہ سے سرگوشی کی۔ "میں دوبارہ یہاں کیوں آگئی"؟

تبھی اس کے پیچھے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔

ٹھک ٹھک میو کی فوراً پلٹی۔اور اس کا دل ایک لمحے کے لیے رک گیا۔سفید لیب کوٹ۔چاندی جیسے بال۔اور چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ۔ڈاکٹر ریشان۔

اس کی آنکھوں میں ایسی چمک تھی جو میو کی کو ہمیشہ بے چین کر دیتی تھی۔اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا شفاف کیس تھا۔اس کیس کے اندر وہی نیلی چِپ دھیمی روشنی سے چمک رہی تھی۔لیبارٹری کی تمام روشنیاں جیسے اسی چِپ کی دھڑکن کے ساتھ سانس لے رہی تھیں۔ڈاکٹر ریشان آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھا۔اس کے جوتوں کی آواز خالی لیب میں گونج رہی تھی۔ "آخر تم آہی گئیں"۔

اس کی آواز غیر معمولی حد تک پر سکون تھی۔میو کی ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔ "آپ"؟

"آپ کون ہیں؟" ڈاکٹر مسکرایا۔مگر اس مسکراہٹ میں عجیب سی اداسی تھی۔ "یہ سوال ابھی تک باقی ہے"؟

پھر اس نے ہاتھ بڑھایا۔"آؤ"۔

"میں تمہیں تمہارے اپا سے ملواتا ہوں"۔

میو کی کا دل زور سے دھڑکا۔"اپا"؟

اس کی آواز کانپ گئی۔"وہ کہاں ہیں"؟

لیبارٹری کی روشنیاں اچانک مدھم ہونے لگیں۔نیلی چِپ کی روشنی مزید تیز ہو گئی۔ڈاکٹر نے راہداری کے آخری سرے کی طرف اشارہ کیا۔وہاں گھنا اندھیرا تھا۔ایسا اندھیرا جس میں کچھ بھی واضح نہیں دکھائی دیتا تھا۔"وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔"میو کی کے قدم خود بخود آگے بڑھنے لگے۔

Clubb of Quality Content

جیسے کوئی نامعلوم قوت اسے اپنی طرف کھینچ رہی ہو۔"اپا"؟

اس نے دھیرے سے آواز دی۔کوئی جواب نہ آیا۔"اپا"!

اب کی بار اس کی آواز بلند تھی۔مگر اندھیرا خاموش رہا۔

اچانک کہیں دور سے دھاتی زنجیروں کے ہلنے کی آواز سنائی دی۔کھن کھن کھن میو کی کے جسم میں سرد لہر دوڑ گئی۔

اس نے پیچھے مڑ کر ڈاکٹر کو دیکھنا چاہا۔ مگر وہ غائب تھا۔

پورا کمرہ خالی تھا۔ صرف وہ اور وہ نیلی چِپ تھی۔ جو اب تیزی سے چمک رہی تھی۔ دھک دھک دھک جیسے کسی زندہ دل کی دھڑکن ہو۔ اچانک لیب کے تمام کمپیوٹر ایک ساتھ روشن ہو گئے۔ اسکرینوں پر بے شمار تصویریں نمودار ہونے لگیں۔ کیوان جریر۔ ہانا۔ رین۔ اور پھر میو کی خود۔ ہزاروں تصاویر۔ ہزاروں فائلیں۔ جیسے کسی نے اس کی پوری زندگی ریکارڈ کر رکھی ہو۔ "یہ کیا ہے؟" وہ چیخ اٹھی۔ تبھی اندھیرے کے اندر سے ایک آواز آئی۔ بہت آہستہ۔ بہت دور سے۔ "میو کی۔" وہ آواز کیوان کی تھی۔ "اپا؟" میو کی فوراً اندھیرے کی طرف بھاگی۔

"اپا، آپ کہاں ہیں؟" اچانک زمین اس کے نیچے سے ہلنے لگی۔ سائرن بج اٹھے۔ سرخ روشنیاں تیزی سے چمکنے لگیں۔

ووووووو۔۔ووووووو۔۔۔لیبارٹری ٹوٹنے لگی۔ شیشے کے چیمبرز ایک ایک کر کے پھٹنے لگے۔ اور اسی شور کے درمیان میو کی نے اندھیرے میں دو زمردی آنکھیں دیکھیں۔ ایک لمحے کے لیے۔ صرف ایک لمحے کے لیے۔ جریر کی آنکھیں۔

اور پھر سب کچھ سیاہ ہو گیا۔ "جریر!" میو کی چیخی۔

اور اگلے ہی لمحے وہ جھٹکے سے سیدھی بیٹھ گئی۔اس کی سانس بری طرح پھول رہی تھی۔دل سینے میں زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ماتھے پر پسینہ تھا۔چند لمحوں تک اسے سمجھ ہی نہ آیا کہ وہ کہاں ہے۔پھر آہستہ آہستہ اسے احساس ہوا۔

چمنی۔لکڑی کی دیواریں۔پہاڑی کاٹیج۔اور کھڑکی کے پاس بیٹھا جریر جو فوراً اس کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

میو کی جھٹکے سے سیدھی بیٹھی تو اس کی سانسیں بے قابو تھیں۔سینہ تیزی سے اٹھ رہا تھا اور گر رہا تھا،جیسے وہ واقعی کسی اندھیری راہداری سے بھاگ کر آئی ہو۔اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح چمک رہے تھے اور اس کے سیاہ بال نمی سے گیلے ہو کر چہرے سے چپک گئے تھے۔آنکھوں میں خوف اتنا واضح تھا کہ خواب اور حقیقت کے درمیان فرق کرنا مشکل ہو رہا تھا۔"مائی لیڈی"؟

جریر فوراً اپنی جگہ سے اٹھا۔مگر میو کی جیسے اسے سن ہی نہ سکی۔وہ بے ترتیب انداز میں ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔"نہیں"۔

اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ "نہیں۔۔۔ نہیں"۔

پھر اچانک اس کی نظریں جریر پر آکر رک گئیں۔ "جریر"!

وہ تقریباً چیخ پڑی۔ "مجھے واپس جانا ہے"۔

وہ فوراً گدے سے اٹھنے لگی، مگر زخمی پاؤں زمین پر رکھتے ہی درد کی ایک لہر اس کے جسم میں دوڑ گئی۔ وہ لڑکھڑائی۔

لیکن رکنے کے بجائے دروازے کی طرف بڑھنے کی کوشش کرنے لگی۔ "مائی لیڈی!" جریر نے فوراً اس کا بازو پکڑ لیا۔ "رکو"۔

"مجھے جانے دو۔" اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"مجھے اپنے اپا کے پاس جانا ہے۔ وہ اکیلے ہیں۔ مجھے ان کے پاس جانا ہے۔" وہ واقعی دروازے کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جیسے ابھی اسی لمحے جنگل، پہاڑ اور میلوں کا فاصلہ طے کر لے گی۔ جریر نے مضبوطی سے اس کے کندھے تھام لیے۔ "مائی لیڈی، میری طرف دیکھو"۔

"نہیں۔" اس نے سر جھٹک دیا۔ "تم نہیں سمجھتے۔" اس کی آواز ٹوٹ گئی۔ "میں نے انہیں دیکھا۔ میں نے اپا کو دیکھا۔ وہ مجھے بلا رہے تھے۔" آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔

خوف، تھکن اور کئی دنوں کا دباؤ ایک ساتھ باہر نکل رہا تھا۔

وہ دوبارہ آگے بڑھنے لگی۔ مگر اس بار جریر نے اسے گرنے سے پہلے ہی تھام لیا۔ "بس!" اس کی آواز پہلی بار سخت ہوئی۔

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ میو کی کی سانسیں اب بھی تیز تھیں۔ جریر دونوں ہاتھوں سے اس کے بازو تھامے کھڑا تھا۔

"وہ خواب تھا"۔

"نہیں تھا۔" میو کی فوراً بولی۔ "وہ صرف خواب نہیں تھا"۔

اس کی آواز میں ایسی بے بسی تھی کہ جریر کا دل ایک لمحے کے لیے بیٹھ گیا۔ میو کی نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے اپنا چہرہ پونچھا۔ "مجھے برا احساس ہو رہا ہے۔ بہت برا۔ اگر ان کے ساتھ کچھ ہو گیا تو؟ اگر میں دیر کر گئی تو؟ اگر"۔۔۔

جریر نے آہستہ سے اس کے الفاظ کاٹ دیے۔ "کچھ نہیں ہو گا"۔

"تم نہیں جانتے"۔

"جانتا ہوں۔" اس بار اس کی آواز غیر معمولی حد تک پر سکون تھی۔ میو کی خاموش ہو گئی۔ جریر نے اس کے آنسوؤں سے بھیگے چہرے کی طرف دیکھا۔ گیلے بال۔ کانپتے ہونٹ۔ اور خوف سے بھری آنکھیں۔ وہی لڑکی جو دوسروں کے سامنے ہمیشہ مضبوط بننے کی کوشش کرتی تھی۔ آج بالکل ٹوٹ چکی تھی۔

جریر نے آہستہ سے اس کے چہرے سے ایک گیلی لٹ ہٹائی۔

"تمہارے اپا زندہ ہیں"۔

"اگر آپ کے سر پر آپ کے والد کا سایہ سلامت ہے تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔"

"تمہیں کیسے پتا"؟

"کیونکہ وہ اتنی آسانی سے ہار ماننے والوں میں سے نہیں ہیں"۔

میو کی کی آنکھوں میں پھر نمی بھر آئی۔ "اور اگر۔۔۔" اس کی آواز بمشکل سنائی دی۔ "اگر میں انہیں دوبارہ نہ دیکھ سکی تو؟" چند لمحوں کے لیے جریر خاموش رہا۔ پھر اس نے بہت آہستہ سے کہا۔ "تب میں خود تمہیں ان کے پاس لے جاؤں گا"۔

Clubb of Quality Content

میو کی نے بے اختیار اس کی طرف دیکھا۔ جریر کی زمردی آنکھوں میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں تھی۔ صرف یقین تھا۔

"لیکن ابھی۔" اس نے نرمی سے اسے واپس گدے کی طرف بٹھایا۔ "تم اس حالت میں دو قدم بھی نہیں چل سکتیں"۔

میو کی نے کمزور سی مزاحمت کی۔ "میں جا سکتی ہوں"۔

جیسے ہی اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی، زخمی پاؤں میں درد اٹھا اور وہ فوراً دوبارہ بیٹھ گئی۔ جریر نے ایک بھنو اوپر اٹھائی۔ "بالکل۔ بڑی کامیاب کوشش تھی"۔

میو کی نے ناراضی سے اسے گھورا۔ اور پہلی بار خوف کے درمیان ہلکی سی شرمندگی اس کے چہرے پر آئی۔ جریر نے کمبل اٹھایا اور دوبارہ اس کے گرد لپیٹ دیا۔

"اب خاموشی سے بیٹھو"۔

"میں بچی نہیں ہوں"۔

"اس وقت تو بالکل بچی لگ رہی ہو"۔

"جریر!" اس نے احتجاج کیا۔

اور پہلی بار اس رات جریر کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔ مگر اگلے ہی لمحے اس کی آواز پھر سنجیدہ ہو گئی۔

"سنو۔" میو کی خاموش ہو گئی۔

"صبح ہوتے ہی ہم رابطہ کرنے کی کوشش کریں گے"۔

"میں وعدہ کرتا ہوں"۔

"تمہارے اپا کو ڈھونڈیں گے۔ اور اگر ضرورت پڑی۔" وہ چند لمحے رکا۔ "تو پوری دنیا سر پر اٹھا لیں گے"۔

میو کی کی آنکھوں میں دوبارہ آنسو آ گئے۔ مگر اس بار خوف کے نہیں۔ اعتماد کے۔ اور نہ جانے کیوں اس لمحے اسے پہلی بار محسوس ہوا کہ شاید وہ واقعی اکیلی نہیں تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

میو کی کی سانسیں ابھی تک بے ترتیب تھیں، مگر آہستہ آہستہ وہ خوف کی شدت کم ہونے لگی تھی۔ جریر نے اسے نرمی سے واپس لیٹایا، اس طرح کہ اس کا زخمی پاؤں کمبل کے نیچے آرام سے رکھ جائے اور جسم کو کوئی جھٹکا نہ لگے۔ میو کی نے مزاحمت کی کوشش کی مگر اس کی طاقت پہلے ہی

تھکن اور خواب کے اثر سے کمزور ہو چکی تھی۔ جریر خاموشی سے اس کے قریب بیٹھ گیا۔ چمنی کی آگ کی مدھم روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ اس نے آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر میو کی کے گیلے، الجھے ہوئے بالوں کو ماتھے سے ہٹایا۔ پھر اپنی جیکٹ کے کنارے سے نرمی کے ساتھ اس کے چہرے پر جمے پسینے کے قطرے صاف کرنے لگا۔ اس کی ہر حرکت میں غیر معمولی احتیاط تھی، جیسے کسی نازک چیز کو ٹوٹنے سے بچا رہا ہو۔

میو کی کا چہرہ اب دیوار کی طرف تھا۔ اس کی پلکیں آہستہ آہستہ جھکنے لگیں۔ جریر چند لمحے اسی طرح خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ اس کے چہرے پر وہی لڑائیوں والا سخت پن اب بھی موجود تھا، مگر آنکھوں میں ایک غیر معمولی نرمی آ گئی تھی۔ میو کی کی سانسیں اب نسبتاً پر سکون ہو چکی تھیں۔

اس کا جسم آہستہ آہستہ گرمی اور حفاظت کے احساس سے ڈھلنے لگا۔ وہ آہستہ سے کروٹ لے کر دیوار کی طرف ہو گئی، جیسے خود کو باقی دنیا سے الگ کر رہی ہو۔ کمبل اس کے گرد اچھی طرح لپٹا ہوا تھا، اور اس کی انگلیاں بے اختیار اس کے کونے کو تھامے ہوئے تھیں۔ جریر نے کمبل دوبارہ ٹھیک کیا تا کہ کہیں سے سردی اندر نہ آ سکے. خوف کی جگہ اب تھکن نے لے لی تھی۔ جریر وہیں فرش پر بیٹھا تھا۔ خاموش۔ مگر مکمل طور پر چوکس۔ اس کی نظریں کبھی دروازے کی طرف

Clubb of Quality Content

جاتیں، کبھی کھڑکی کی طرف، جیسے ہر لمحہ کسی نئے خطرے کا انتظار ہو۔اچانک اس نے محسوس کیا کہ میو کی کی انگلیاں آہستہ سے اس کی جیکٹ کی آستین کے کنارے کو پکڑے ہوئے تھیں۔ بہت ہلکی سی گرفت تھی۔ جیسے نینداور حقیقت کے درمیان کوئی نادیدہ رشتہ باقی رہ گیا ہو۔ جریر کی نظریں فوراً اس پر ٹھہر گئیں۔ میو کی نے آنکھیں نہیں کھولیں تھیں۔

وہ شاید ابھی بھی کسی آدھے خواب، آدھی حقیقت کی کیفیت میں تھی۔ لیکن اس کی انگلیاں مسلسل اس کی آستین کو چھوڑنے سے انکار کر رہی تھیں۔

جریر چند لمحے خاموش رہا۔ پھر آہستہ سے اس نے اپنی کلائی ہلائی، جیسے چاہتا ہو کہ گرفت کمزور ہو جائے مگر میو کی کی انگلیاں فوراً مزید مضبوط ہو گئیں۔اس کے ہونٹوں پر بہت ہلکی سی، نا قابل محسوس سی مسکراہٹ آگئی۔

"ابھی بھی ڈر رہی ہو۔" اس نے بہت آہستہ سے خود سے کہا۔

پھر اس نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ بس اسی طرح بیٹھا رہا۔ ایک عجیب سا سکون تھا۔ میو کی کی انگلیاں آہستہ آہستہ اسی آستین پر جم گئیں، اور اس کا سانس مزید گہرا اور باقاعدہ ہو گیا۔ کمرے میں صرف چمنی کی آواز باقی رہ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جریر پہلی بار صرف محافظ نہیں لگا تھا۔ بلکہ کسی کے قریب، بیٹھا ایک ایسا انسان بھی لگ رہا تھا جسے خود بھی اس خاموش رشتے کا احساس ہونے لگا تھا جو بغیر کہے بن رہا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*

دوسری طرف شہر سے بہت دور، ایک زیرِ زمین سیاہ لیب میں نیم اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ دیواریں دھات اور شیشے سے بنی تھیں اور ہر طرف نیلی اور سرخ لائٹس جھپک رہی تھیں۔ کمپیوٹر اسکرینوں پر ڈیٹا مسلسل بہہ رہا تھا، جیسے کسی زندہ دماغ کی دھڑکنیں۔ بیچ کمرے میں ڈاکٹر بلیک کھڑا تھا۔

اس کا کوٹ سیاہ تھا، چہرے پر تھکن اور غصے کی ملی جلی لکیریں تھیں، اور آنکھوں میں ایک عجیب سی جنونیت جل رہی تھی۔ اس کے سامنے بڑی اسکرین پر میوکی کا ڈیٹا فلو چل رہا تھا۔ نیورل سگنلز۔ میموری ٹریسز۔ لوکیشن ہسٹری۔ اور وہی چِپ کا سگنل، جو کبھی مستحکم، کبھی بے ترتیب ہو رہا تھا۔

ڈاکٹر بلیک نے مٹھیاں بھینچ لیں۔

"اس لڑکی پر ریشان کے روپ کے ذریعے بھی اثر نہیں پڑا"۔

اس کی آواز لیب کے خاموش ماحول میں گونجی۔ "آخر اس کے نیورل نیٹ ورک تک رسائی کیوں نہیں ہو رہی؟" وہ اسکرین کے قریب جھکا۔ "میں نے ہر پروٹوکول بائی پاس کر دیا ہے۔ ہر فائر وال توڑ دیا ہے۔" اس کی آواز اب بلند ہونے لگی تھی۔

"پھر بھی یہ چِپ مکمل کنٹرول میں کیوں نہیں آ رہی"؟۔

وہ اچانک پلٹا۔ اور سامنے کھڑے ہارپر اور ایلا کو گھورنے لگا۔

ہارپر خاموش تھا، مگر اس کے چہرے پر بے چینی واضح تھی۔

ایلا نے آہستہ سے کہا۔ "ہم نے اسے تقریباً ٹریس کر لیا ہے"۔

مگر ڈاکٹر بلیک نے اس کی بات کاٹ دی۔ "تقریباً"؟

اس نے غصے سے ہاتھ میز پر مارا۔ "مجھے 'تقریباً' نہیں چاہیے"۔

"مجھے مکمل کنٹرول چاہیے۔" لیب کی میز پر رکھا شیشے کا آلہ لرز کر گر گیا اور ٹکڑوں میں بکھر گیا۔ خاموشی چند لمحوں کے لیے اور گہری ہو گئی۔ ڈاکٹر بلیک کی سانسیں تیز تھیں۔ وہ دوبارہ اسکرین کی طرف مڑا۔ "یہ لڑکی۔" اس کی آواز اب دھیمی مگر خطرناک ہو گئی تھی۔ "یہ صرف ایک سبجیکٹ نہیں ہے۔" "یہ کلید ہے۔" وہ ہلکا سا ہنسا، مگر اس ہنسی میں خوشی نہیں تھی، صرف

جنون تھا۔ "اگر میں اس کے نیورل نیٹ ورک تک مکمل رسائی حاصل کر لوں۔ تو چِپ میرے کنٹرول میں ہو گی اور پھر۔" اس نے آنکھیں بند کر کے ایک لمحہ لیا۔

"پھر کوئی مجھے روک نہیں سکے گا"۔

ہارپر نے آہستہ سے کہا. "لیکن وہ مسلسل موو کر رہی ہے"۔

"اس کے ساتھ جریر ہے۔" یہ نام سنتے ہی ڈاکٹر بلیک کے چہرے پر سخت تیز غصے کی ایک اور لہر دوڑ گئی۔ "جریر۔" اس نے دانت بھینچ لیے۔ "وہ ہر بار درمیان میں آ جاتا ہے۔" وہ اچانک پلٹا۔

اور میز پر موجود ایک اور آلہ زور سے دیوار کی طرف پھینک دیا۔ شیشے کی آواز کے ساتھ وہ ٹکڑوں میں بکھر گیا۔

Clubb of Quality Content

"میں نے کہا تھا اسے زندہ رکھنا۔" اس کی آواز لیب میں گونج اٹھی۔ "مگر تم لوگ۔" اس نے ہارپر اور ایلا کو گھورا۔ "تم ہر بار اسے بچ نکلنے دیتے ہو"۔

ایلا ایک قدم پیچھے ہوئی۔ "ہم کوشش کر رہے ہیں"۔

"کوشش؟" بلیک نے طنزیہ ہنسی ہنسی۔ "کوشش کمزور لوگ کرتے ہیں۔" اس نے اسکرین کی طرف اشارہ کیا۔ "مجھے نتیجہ چاہیے۔" کمرے میں ایک لمحے کے لیے مکمل خاموشی چھا گئی۔

صرف مشینوں کی بیپ بیپ آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر بلیک آہستہ سے واپس اپنی کرسی کی طرف آیا۔ بیٹھتے ہوئے اس کی آواز دوبارہ دھیمی ہو گئی۔ "اگر وہ لڑکی میرے ہاتھ سے نکل گئی تو پروجیکٹ ختم ہو جائے گا۔" اس نے اسکرین کی طرف دیکھا۔ جہاں میو کی کا ڈیٹا ابھی بھی چل رہا تھا۔

"اور میں۔" اس نے آہستہ سے کہا۔ "یہ ہونے نہیں دوں گا"۔

اس کی آنکھوں میں اس بار غصہ نہیں تھا۔ بلکہ ایک سرد، حسابی خطرہ تھا۔ جیسے وہ اب شکار نہیں کر رہا تھا بلکہ جنگ کی تیاری کر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

*_*_*_*_*_*_*_*_*

صبح کی نرم دھوپ کھڑکی سے اندر آ رہی تھی۔ پہاڑی کاٹیج کے اندر ہلکی سی سنہری روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ باہر جھیل کا پانی خاموش تھا، جیسے رات کی تمام تھکن دھو چکا ہو۔

میو کی کی آنکھ آہستہ سے کھلی۔ پہلا احساس سردی کا نہیں تھا۔ بلکہ ایک عجیب سا سکون تھا۔ وہ ابھی بھی نیم نیند میں تھی جب اس نے محسوس کیا کہ اس کی انگلیاں کسی کپڑے کو تھامے ہوئے تھیں۔ آہستہ آہستہ اس نے نظریں نیچے کیں۔

وہ جریر کی آستین تھی۔ وہ ساری رات اسی طرح اس کی جیکٹ پکڑے ہوئے سو گئی تھی۔ میو کی کے چہرے پر ہلکی سی حیرت آئی۔ پھر فوراً اس نے ہاتھ کھینچ لیا۔

"اوہ نہیں۔" وہ آہستہ سے بڑبڑائی۔ جریر، جو فرش کے قریب بیٹھا ہوا تھا، فوراً آنکھیں کھول گیا۔ "صبح ہو گئی"؟

میو کی نے اسے گھورا۔ "تم یہیں بیٹھے رہے ہو ساری رات"؟

جریر نے کندھے اچکا دیے۔ "کام تھا"۔

"کیا کام"؟

"تمہیں بھاگنے سے روکنا"۔

میو کی نے تکیہ اس کی طرف مارنے کی کوشش کی، مگر پاؤں میں ہلکا درد اٹھا اور وہ رک گئی۔

جریر نے فوراً کہا۔ "بس، ہیروئن والی حرکتیں بند"۔

میو کی نے منہ پھیر لیا۔ "تم بہت اِریٹیٹنگ ہو"۔

"پتا ہے۔" یہ سن کر میو کی کو غصہ بھی آیا اور ہنسی بھی۔

Clubb of Quality Content

چند گھنٹوں بعد وہ دونوں کاٹیج سے نکل چکے تھے۔ گاؤں کی سڑکیں اب مکمل طور پر روشن تھیں۔ یہ جگہ "ہاکو باوادی" کے قریب ایک پہاڑی علاقہ تھا. شمالی جاپان کا ایک خوبصورت مگر نسبتاً سنسان حصہ، جہاں برفانی پہاڑ، لکڑی کے چھوٹے گھر اور لمبے پائن کے درخت ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ سڑک کنارے ایک پرانی گاڑی کا انتظام ہو چکا تھا۔ جریر ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔ میو کی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی تھی، اس کا پاؤں ابھی بھی احتیاط سے رکھا ہوا تھا۔

گاڑی آہستہ آہستہ پہاڑی راستوں سے نیچے جا رہی تھی۔ اسی دوران جریر کا فون وائبریٹ ہوا۔ اس نے فوراً کال اٹھائی۔ "جریر؟" دوسری طرف کیوان کی آواز تھی۔

میو کی فوراً سیدھی ہو گئی۔ "اوتوسان (والد")(

جب تک آپ کے سر پر آپ کے والد کا سایہ قائم ہے، دنیا کی کوئی آزمائش آپ کو توڑ نہیں سکتی۔

کیوان کی آواز میں سکون اور فکر دونوں تھے۔ "تم ٹھیک ہو"؟

میو کی کی آنکھوں میں فوراً پانی آ گیا۔

"میں ٹھیک ہوں اپا آپ ٹھیک ہیں"؟

"میں ٹھیک ہوں۔" ایک لمحے کی خاموشی چھائی۔ پھر کیوان نے دھیرے سے کہا۔ "ایک ہفتہ گزر گیا۔ تم سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ میں پاگل ہو رہا تھا۔" میوکی نے چونک کر جریر کی طرف دیکھا۔ "ہفتہ؟" جریر نے آہستہ سے ہاں میں سر ہلایا۔

"تمہارے اپا کے نمبر سے ابھی کال آئی ہے"۔

کیوان نے آگے کہا۔ "تم محفوظ ہو نا"؟

"ہاں جی میں ٹھیک ہوں اپا"۔

"میں آ رہا ہوں تمہارے پاس بہت جلد۔" کیوان نے مضبوط آواز میں کہا۔ اپنا خیال رکھنا۔" کال ختم ہو گئی۔

Clubb of Quality Content

میوکی چند لمحے خاموش رہی۔ پھر آہستہ سے جریر کی طرف دیکھا۔ "ہم واقعی ایک ہفتے سے غائب تھے"؟

جریر نے سیدھا راستے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "وقت ایسے حالات میں مختلف چلتا ہے۔" میوکی نے سر جھکا لیا۔

دوپہر تک وہ جریر کے آبائی شہر پہنچ چکے تھے۔یہ ایک پرانا مگر خوبصورت جاپانی شہر تھا۔کارو ئیزاوا کے قریب، جہاں جدید زندگی اور روایتی جاپانی کلچر ساتھ ساتھ چلتے تھے۔لکڑی کے گھر، صاف سڑکیں، اور دور پہاڑوں کی برف۔ جریر کا گھر شہر کے کنارے ایک خاموش گلی میں تھا۔ جیسے ہی گاڑی رکی، سامنے سے ایک نوجوان لڑکا بھاگتا ہوا آیا۔

"اونی چان"(بڑے بھائی کو پیار سے بلانے کا انداز تھا۔)وہ خوشی سے چیخا۔"آپ واپس آ گئے"؟

پھر اس کی نظر میو کی پر پڑی۔

وہ فوراً رکا۔"اوہ" پھر مسکراتے ہوئے بولا،"آپ کے ساتھ کوئی مہمان ہیں؟" جریر نے مختصر کہا۔"ہاں ایک دوست۔"لڑکا فوراً خوش ہو گیا۔"اوکاسان(امی) کو بتاتا ہوں." وہ دوڑتا ہوا اندر چلا گیا۔چند لمحوں بعد دروازہ کھلا۔ایک درمیانی عمر کی عورت باہر آئیں۔ جریر کی آنی(والدہ کی بہن)ان کے چہرے پر پہلے حیرت، پھر فکر اور پھر محبت آ گئی۔"جریر تم واپس آ گئے؟"ان کی نظریں فوراً میو کی پر گئیں۔

جریر نے نرمی سے کہا۔ "یہ میوکی ہے۔ راستے میں حادثہ ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر نے کہا آرام ضروری ہے۔" میوکی نے جھک کر سلام کیا۔

جریر کی والدہ فوراً آگے آئیں۔

"بیٹی اندر آ جاؤ، تم تھکی ہوئی لگ رہی ہو"۔

گھر کے اندر گرم روشنی، روایتی تاتامی فرش، لکڑی کی خوشبو، اور دیواروں پر سادہ جاپانی آرٹ تھا۔ میوکی آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ جریر اس کے ساتھ تھا، مگر فاصلہ رکھ کر تاکہ وہ خود سنبھل سکے۔ تبھی میوکی نے آہستہ سے کہا۔

"میں ٹھیک چل سکتی ہوں۔ بس آہستہ آہستہ۔" جریر نے اسے دیکھا۔ "پھر بھی احتیاط سے"۔

میوکی نے تھوڑا سا رک کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"صرف تمہارا تھوڑا سا ساتھ چاہیے"۔

جریر چند لمحے خاموش رہا۔ پھر اس نے ہلکے سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ "بس دکھاوا مت کرنا کہ تمہیں درد نہیں ہو رہا"۔

میو کی نے مسکرا کر کہا۔"اور تم دکھاوا مت کرو کہ تمہیں فکر نہیں ہے۔"دونوں ایک لمحے کے لیے خاموش ہو گئے۔

پھر میو کی نے آہستہ سے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔

اور پہلی بار اس سفر میں وہ بغیر لڑے، بغیر بھاگے، صرف ساتھ چل رہے تھے۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

گھر کے اندر ماحول اب بالکل بدل چکا تھا۔لکڑی کی خوشبو،نرم روشنی،اور باہر کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوا۔سب مل کر ایک عجیب سا پُر سکون احساس دے رہے تھے۔

جریر کی آنی اندر آئیں اور نرمی سے مسکرائیں۔

"تم دونوں نے لمبا سفر کیا ہے۔پہلے آرام سے کپڑے بدل لو"۔

میو کی نے تھوڑا سا جھجکتے ہوئے جریر کی طرف دیکھا۔"میں"؟

جریر نے فوراً بات کاٹ دی۔"ہاں۔ تمہیں آرام کی ضرورت ہے"۔

چند لمحوں بعد جریر کی والدہ ایک الگ کمرے سے روایتی جاپانی لباس لے آئیں۔ ہلکے گلابی رنگ کا خوبصورت یُکاتا، جس پر باریک پھولوں کے نقش تھے۔اس کے ساتھ ایک سادہ سا کمبل نما اوور کوٹ بھی تھا تاکہ ٹھنڈ سے بچاؤ رہے۔

انہوں نے نرمی سے میو کی کے ہاتھ میں دیا۔

"یہ پہن لو بیٹی۔ یہاں کے لوگ عموماً یہ ہی پہنتے ہیں"۔

میو کی نے حیرت سے کپڑے کو دیکھا۔ "یہ بہت خوبصورت ہے"۔

جریر کی آنی مسکرادیں۔ "تم اس میں اور بھی خوبصورت لگو گی۔ "یہ سن کر میو کی کے گال ہلکے سے سرخ ہو گئے۔ وہ آہستہ سے کمرے کے اندر چلی گئی۔ کچھ دیر بعد وہ باہر آئی۔

یُکاتا اس کے جسم پر نہایت خوبصورتی سے فٹ ہو رہا تھا۔ گلابی رنگ نے اس کے چہرے کی نرمی اور بھی بڑھا دی تھی۔اس کے بال ابھی بھی قدرے بکھرے ہوئے تھے، مگر اب وہ تھکن کے بجائے ایک خاموش خوبصورتی دکھا رہے تھے۔اس نے سیاہ اور سفید رنگ کے علاوہ اپنے اوپر کوئی اور رنگ محسوس کیا تھا۔ جریر پہلے صوفے کے پاس کھڑا تھا۔ جب اس نے نظر اٹھائی تو چند لمحوں کے لیے وہ بالکل خاموش ہو گیا۔اس کے چہرے کے تاثرات بدل نہیں رہے تھے، مگر اس

کی آنکھوں میں ایک ٹھہراؤ آگیا تھا۔ وہ واقعی اسے پہلی بار سفید اور سیاہ سے ہٹ کر کسی رنگ میں، نئے احساس کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔ میو کی نے اسے گھورا۔ "کیا دیکھ رہے ہو"؟

جریر فوراً سنبھلا۔ "کچھ نہیں"۔

"بولو"۔

"میں نے کچھ نہیں کہا"۔

میو کی نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ رخ موڑ لیا۔

"تم عجیب ہو۔" جریر نے آہستہ سے کہا۔

"تم ٹکاتا میں اور بھی زیادہ ٹیکنکل لگ رہی ہو"۔

"کیا مطلب"؟

"اب تم بھاگ بھی نہیں سکتی"۔

میو کی نے فوراً تکیہ اٹھانے کی کوشش کی، مگر پاؤں کا درد یاد آتے ہی رک گئی۔ جریر ہلکا سا مسکرایا۔ "دیکھا؟" اسی دوران جریر کی آنی اندر آئیں۔ انہوں نے جریر کو بھی ایک سادہ مگر

روایتی جاپانی لباس دیا۔ گہرے جامنی رنگ کا ٹُیکا تا، جس پر ہلکے سرمئی دھاریاں تھیں۔"تم بھی بدل لو"۔

جریر نے سر ہلایا۔ کچھ دیر بعد وہ بھی بدل کر آیا۔

اب دونوں ایک ہی انداز کے روایتی لباس میں تھے۔بس رنگ مختلف تھے۔ میو کی نے اسے دیکھا تو آنکھیں سکیڑ لیں۔

"اب تم بھی جاپانی لگ رہے ہو"۔

جریر نے سنجیدگی سے جواب دیا۔"میں ہوں ہی جاپانی"۔

"مگر تم زیادہ تر تھکے ہوئے باڈی گارڈ لگتے ہو"۔

جریر نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا۔

"اور تم زیادہ تر ٹیکنکل۔"میو کی ہنس پڑی۔ جریر کی آنی نے چائے اور سادہ جاپانی کھانا میز پر لگا دیا تھا۔

گھر کے اندر سکون تھا۔ باہر سورج ڈھل رہا تھا، اور پہاڑوں کے پیچھے نارنجی روشنی پھیل رہی تھی۔ میو کی آہستہ سے چلتی ہوئی جریر کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔اس نے آہستہ سے کہا۔

"یہ جگہ بہت پر سکون ہے۔" جریر نے کھڑکی کی طرف دیکھا۔

"یہی وجہ ہے کہ میں اکثر یہاں واپس آتا ہوں"۔

میوکی نے اسے دیکھا۔ "اور یہاں تم واقعی مختلف لگتے ہو"۔

"کیسے"؟

"زیادہ سنجیدہ ہو گئے ہو"۔

جریر نے ہلکا سا سانس لیا۔

"شاید پہاڑی جگہ لوگوں کو بدل دیتی ہے"۔

میوکی نے آہستہ سے چائے کا کپ اٹھایا۔

"یا شاید لوگ پہاڑوں میں آکر خود کو یاد کر لیتے ہیں"۔

جریر نے اس کی طرف دیکھا۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے آہستہ سے کہا۔ "تم زیادہ باتیں کرنا شروع ہو گئی ہو"۔

میوکی نے مسکرا کر کہا۔ "اور تم کم"۔

Clubb of Quality Content

دونوں ایک لمحے کے لیے خاموش ہو گئے۔ مگر اس خاموشی میں کوئی تناؤ نہیں تھا۔ صرف ایک ہلکی سی قربت تھی۔ جو شاید ابھی لفظوں میں نہیں آئی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

اگلے روز جب میو کی جب دوسرا اُپکا تا پہن کر باہر آئی تو گھر کے اندر ایک لمحے کے لیے سب کچھ جیسے رک سا گیا۔ نرم سا آسمانی شیڈ اس کی شخصیت میں ایک نیا سا تاثر ڈال رہا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ چل رہی تھی، زخمی پاؤں کی وجہ سے اس کے قدم پہلے سے زیادہ محتاط تھے، مگر اس سادگی میں بھی ایک عجیب سی خوبصورتی تھی۔

جریر کی نظر جب اس پر پڑی تو وہ چند لمحوں کے لیے بالکل خاموش ہو گیا۔ اس کے چہرے کے تاثرات نہیں بدلے، مگر اس کی آنکھوں میں ایک ٹھہراؤ آ گیا تھا۔ وہ آہستہ سے بڑبڑایا۔

"بالکل سنڈریلا لگ رہی ہو۔" اس کے ساتھ کھڑا چھوٹا لڑکا فوراً مسکرا اٹھا۔ "اوہ! ہیرو کا انتظار ہے پھر تو"۔

میو کی نے فوراً چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ "ہیرو"؟

جریر نے ہلکی سی نظر اس لڑکے پر ڈالی۔ "زیادہ فلمیں دیکھتا ہے۔ "لڑکا ہنستے ہوئے پیچھے ہٹا۔ "نہیں نہیں، سچ کہہ رہا ہوں"۔

میوکی آہستہ چلتے ہوئے بولی۔ "اتنی احتیاط کی ضرورت نہیں"۔

جریر فوراً بولا۔ "ضرورت تمہیں نہیں، مجھے ہے"۔

"تم ہر چیز کو اتنا سنجیدہ کیوں لیتے ہو؟" میوکی نے نظریں چرا کر کہا۔

"کیونکہ تم مذاق نہیں ہو"۔

میوکی ابھی چند قدم ہی چلی تھی کہ اچانک اس کا زخمی پاؤں ہلکا سا مڑ گیا۔ وہ فوراً توازن کھو بیٹھی۔

"آہ!" پلک جھپکتے ہی جریر آگے بڑھا اور اس کا بازو مضبوطی سے تھام لیا۔ میوکی ایک لمحے کے لیے اس کے قریب آگئی۔

جریر نے اسے سنبھالتے ہوئے سیدھا کیا۔ "دھیان سے چلو"۔

میوکی نے سانس بحال کرتے ہوئے اسے دیکھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔" جریر نے ایک بھنو اٹھائی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ظاہر نہیں ہو رہا"۔

اسی دوران وہی لڑکا زور سے ہنس پڑا۔ "لو یہی ہیرو ہے"۔

"خاموش رہو، ورنہ ولن بنا دوں گا تمہیں۔" جریر نے سرد لہجے میں کہتے اسے گھورا۔

میوکی نے ہلکی سی شرمندگی اور غصے کے ملے جلے انداز میں اس کی طرف دیکھا۔ "تم دونوں حد سے زیادہ ڈرامہ کرتے ہو"۔

جریر نے اسے چھوڑا نہیں تھا، بس آہستہ سے اس کا بازو تھامے رکھا۔ "یہ ڈرامہ نہیں، احتیاط ہے"۔

میوکی نے سر جھٹکا۔ "میں کمزور نہیں ہوں"۔

جریر نے بہت ہلکے سے کہا۔ "پتا ہے۔" مگر پھر بھی اس نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا۔

میوکی نے بہت آہستہ سے کہا۔

"میں گر بھی جاتی تو خود سنبھل لیتی"۔

"مگر میں نہیں چاہتا کہ تم گرنے کا موقع بھی دو"۔

میو کی نے بہت آہستہ سے کہا۔ "تم ہمیشہ ایسے کیوں کرتے ہو۔ جیسے تمہیں میری زیادہ فکر ہو"؟

"کیونکہ تم میری عادت بن رہی ہو۔" جریر وقفے کے بعد بولا۔

میو کی نے ایک لمحے کو اسے دیکھا۔اور پھر خاموش ہو گئی۔ وہ لڑکا خوشی سے بولا۔ "میں نے کہا تھا نا۔ ہیرو ہے۔" جریر نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا۔ "زیادہ خوش مت ہو۔" مگر اس کے لہجے میں پہلی بار سختی نہیں تھی۔

بس ایک ہلکی سی بے نیازی تھی جو کہیں اندر چھپی نرمی کو چھپا نہیں پا رہی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگلے دن شام کو اچانک گھر میں ہلچل مچ گئی۔ جریر کی آنی کی دوست کی بیٹی کی ان کے ہمسایہ میں شادی تھی، اور پورا گھر روایتی جاپانی شادی کی تیاری میں لگا ہوا تھا۔ گھر کو سرخ اور سفید رنگ کے پھولوں، کاغذی لالٹینوں اور بانس کی سجاوٹ سے سجایا جا رہا تھا۔ ہر طرف نرم روشنی اور خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ میو کی پہلی بار اس ماحول کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ "یہ شادی ایسے ہوتی ہے یہاں"؟

جریر نے آہستہ سے کہا۔"روایتی شنتو ویڈنگ۔"میو کی نے آنکھیں گھما کر کہا۔"یہ تو کسی فلم جیسا لگ رہا ہے"۔

جریر نے نرمی سے بتایا۔"فلم نہیں ہے۔جاپانی روایت ہے"۔

میو کی مسکرائی۔

شادی کا دن پورے کاروئیزاوا میں ایک خاص چمک لے آیا تھا۔گھر کے صحن میں سرخ اور سفید کاغذی لالٹینیں لٹک رہی تھیں، بانس کے آرچ کے نیچے پھولوں کی باریک قطاریں سجی تھیں، اور ہر طرف نرم روایتی موسیقی کی دھیمی سی آواز ماحول کو خواب جیسا بنا رہی تھی۔

جریر پہلے ہی تیار ہو کر صحن میں کھڑا تھا۔گہرا سرخ سفید ٹُکاتا،سیدھی کٹ اور کمر پر بندھی روایتی بیلٹ۔اس کی خاموش موجودگی میں بھی ایک وقار تھا۔وہ ہاتھ کمر کے پیچھے باندھے دور باغ کی طرف دیکھ رہا تھا، مگر اس کی توجہ کہیں اور تھی۔پھر دروازہ آہستہ سے کھلا۔میو کی باہر آئی۔

اور اس لمحے جیسے پورا ماحول چند پل کے لیے رک گیا۔

وہ آنی کی دی ہوئی روایتی جاپانی سرخ کیمونو میں تھی۔گہرے سرخ رنگ پر سنہری اور ہلکے گلابی پھولوں کی باریک کڑھائی، لمبی آستینیں ہلکی ہوا میں نرم لہروں کی طرح ہل رہی تھیں۔بال

آدھے بندھے ہوئے تھے،اور چند لٹیں اس کے چہرے کے گرد بکھری ہوئی تھیں۔وہ آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔

زخمی پاؤں کی وجہ سے قدم نازک تھے، مگر ہر قدم میں ایک غیر معمولی خوبصورتی تھی۔ جریر نے نظر اٹھائی۔اور پھر وہ اسی لمحے وہیں ٹھہر گیا۔اس کی آنکھیں میوکی پر جم گئیں۔

نہ کوئی سوچ،نہ کوئی فکر بس نرم نظر تھی۔ میوکی نے ہلکے سے مسکرا کر گم کر اس کی طرف دیکھا۔"کیسا لگ رہا ہے"؟

جریر چند لمحے خاموش رہا۔ پھر آہستہ سے بولا۔"تم سرخ سیب لگ رہی ہو اور جیسے جاپانی جھنڈا ہو"۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

میوکی نے فوراً آنکھیں سکیڑیں۔اور نے ایک لمحہ بھی نہیں لیا، سیدھا جواب دیا۔"تم خود کیا لگ رہے ہو۔۔۔ ترکش جھنڈا"۔

"یہ تعریف نہیں ہے۔" جریر نے فوراً آنکھیں سکیڑیں۔

میوکی نے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔"میں نے تعریف نہیں کی"۔

جریر نے ہلکی سی مسکراہٹ دبا کر کہا۔ "میں تو بس وہ ہوں جو تمہیں دیکھ کر ہر دفعہ کنفیوز ہو جاتا ہے"۔

میوکی نے فوراً جواب دیا۔

"اور میں وہ ہوں جو تمہیں دیکھ کر ہر دفعہ پچھتاتی ہے"۔

پھر میوکی آہستہ آہستہ صحن میں چلی گئی۔ سرخ کیمونو زمین پر ہلکی لہروں کی طرح پھیل رہا تھا۔
جریر ساتھ ساتھ چل رہا تھا، مگر تھوڑا پیچھے، جیسے اسے اسپیس دے رہا ہو۔

ایک چھوٹا لڑکا دوڑتا ہوا آیا۔ "واہ! شہزادی آگئی"۔

میوکی نے فوراً کہا۔ "میں شہزادی نہیں ہوں"۔

جریر نے لڑکے کو سرد لہجے میں کہا۔ "تم تو چپ کرو"۔

پھر وہ چند قدم آگے آیا، مگر اس کی نظر اب بھی میوکی پر ہی تھی جیسے باقی سب آوازیں پیچھے رہ گئی ہوں۔ آہستہ سے خود کلامی کی۔ "مائی لیڈی، تم کوئی عام شہزادی نہیں ہو۔ تم وہ جاپانی ملکہ ہو جس کے سامنے میری دنیا خاموش ہو جاتی ہے۔ جس طرف تم ہو، دل وہاں تک جانے کی اجازت مانگتا

ہے اور میں خود کو وہاں تک لے تو آتا ہوں، مگر ٹھہر جاتا ہوں۔ میں مجبور ہوں، اپنی حدوں کو جانتا ہوں اور تمہارے سامنے ان حدوں کو توڑنے کی ہمت بھی نہیں کرتا"۔

سب خاندان والے اکٹھے ہو رہے تھے۔ دلہن سفید شیر وگُو میں، اور دولہا روایتی سیاہ ہاکاما میں ملبوس تھا۔ جریر اور میو کی بھی ایک طرف کھڑے تھے۔ تصویر لینے والا سب کو قریب آنے کا کہہ رہا تھا۔ "بس تھوڑا اور قریب ہو جائیں"۔

اچانک ہجوم میں ہلکی سی دھکم پیل ہوئی اور ایک خاتون کے ہلکے سے دھکے سے میو کی بے توازن ہو کر آگے بڑھی۔

وہ سنبھلنے کے بجائے سیدھی جریر سے ٹکرا گئی. اتنا کہ اس کا کندھا جریر کے کندھے کے قریب چھو گیا۔ جریر فوراً طرف جھک کر اس کی طرف متوجہ ہوا، اس کی نظر میو کی پر جم گئی۔ اور میو کی بھی ایک لمحے کو رک گئی، نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

فوٹو گرافر نے اسی لمحے کہا۔ "بس یہیں ہلنا نہیں"۔

اور کیمرے کی چٹاخ آواز کے ساتھ ایک تصویر بن گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سنہری روشنی میں کھڑا وہ جوڑا، ایک دوسرے کے اتنے قریب کہ جیسے ساری دنیا کے شور میں صرف وہی دونوں باقی رہ گئے ہوں۔

شادی کی تقریب شروع ہو چکی تھی۔ روایتی تائیکو ڈرم کی آواز پورے ماحول میں گونج رہی تھی۔ لوگ تالیاں بجا رہے تھے، اور دلہن و دولہا روایتی رسومات ادا کر رہے تھے۔

میو کی ایک طرف بیٹھی سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ جریر کھڑا تھا۔ لیکن اس کی نظر بار بار میو کی پر آ رہی تھی۔ وہ تھکی ہوئی لگ رہی تھی، مگر پھر بھی سب کچھ دیکھ رہی تھی جیسے یاد رکھنا چاہتی ہو۔

اچانک وہ اٹھنے لگی۔ مگر پھر پاؤں میں درد آیا اور وہ رک گئی۔

جریر فوراً اس کے پاس آیا۔ "مائی لیڈی آرام کرنا چاہیے"۔

میو کی نے آہستہ سے کہا۔ "میں شادی دیکھنا چاہتی ہوں"۔

جریر نے چند لمحے اسے دیکھا۔ پھر آہستہ سے اس کے قریب ہو کر بولا۔ "تو پھر بیٹھ کر دیکھو۔" اور وہ خود اس کے لیے گرم کوٹ لینے اندر چلا گیا۔

شام ڈھل رہی تھی۔ شادی کے شور سے تھوڑا دور ایک لکڑی کی چھوٹی چھت تھی جہاں دونوں آ گئے تھے۔ نیچے لالٹینوں کی روشنی چمک رہی تھی۔ میو کی نے آہستہ سے کہا۔

"یہ سب بہت خوبصورت ہے"۔

جریر نے دور پہاڑوں کی طرف دیکھا۔ "ہمم"۔

میوکی نے اسے دیکھا۔ "تم اب اتنا کم کیوں بولتے ہو"؟

جریر نے ہلکا سا مسکرایا۔ "کیونکہ تم اب زیادہ بولتی ہو"۔

میوکی نے مسکرا کر کہا۔ "کیونکہ تم جیسے لوگ چپ رہیں تو دنیا بور ہو جائے"۔

جریر نے پہلی بار ہلکی سی مسکراہٹ دی۔

اور اسی لمحے ہوا میں اس کے سرخ کیمونو کی آستین ہلکی سی اڑی اور جریر کی نظر دوبارہ اس پر ٹھہر گئی۔ مگر فوراً ہٹالی۔

شادی کی تقریب کے اگلے حصے میں سب لوگ ایک خاص لکڑی کے ہال میں جمع تھے۔ اندر سفید اور سنہری کپڑے لٹکے ہوئے تھے، اور سامنے ایک شنتو پجاری آہستہ آہستہ منتر پڑھ رہا تھا۔ ہاتھ میں بانس کی چھوٹی شاخیں تھیں جنہیں ہلکے سے ہوا میں ہلاتے ہوئے وہ ماحول کو ''پاک'' کرنے کی رسم ادا کر رہا تھا۔ میوکی اور جریر ایک طرف کھڑے تھے۔ میوکی اب بھی سرخ کیمونو میں تھی، مگر اس کا انداز تھوڑا سا سنجیدہ ہو گیا تھا۔ جریر خاموش کھڑا سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

پجاری نے ایک چھوٹا سا کاغذی طلسم اٹھایا اور جھک کر دعا کی۔ "یہ رسم برکت اور حفاظت کے لیے ہے"۔

ایک بزرگ عورت نے جریر کے قریب آکر آہستہ سے کہا۔

"تم دونوں ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ یہ خوش قسمتی کی علامت ہے۔" میوکی فوراً ہچکچائی۔ "ہم ساتھ"؟

جریر نے اس کی طرف دیکھا۔ "مسئلہ ہے"؟

میوکی نے فوراً کہا۔ "نہیں بس یہ سب عجیب لگ رہا ہے"۔

جریر نے ہلکے سے کہا۔ "ہم خود بھی کافی عجیب ہیں۔ خیر ہے"۔

میوکی نے اسے گھورا مگر پھر بھی اس کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

پجاری نے دعا ختم کی اور سب پر ہلکے سے پانی کے چھینٹے کیے۔ میوکی فوراً پیچھے ہوئی۔ "اوہ"!

جریر نے طنزیہ کہا، "ڈری ہو"؟

میوکی نے فوراً جواب دیا۔ "نہیں، بس حیران ہوں کہ یہ لوگ ہر چیز پر پانی کیوں پھینکتے ہیں"۔

جریر نے پہلی بار ہلکی سی مسکراہٹ چھپائی۔

اب ایک روایتی لکڑی کی میز کے سامنے دلہن، دولہا اور قریبی رشتہ دار بیٹھے تھے۔ تین چھوٹے کپ رکھے گئے تھے، جن میں روایتی ساکے ڈالا گیا تھا۔ یہ رسم شادی کے بندھن کو مضبوط کرنے کے لیے کی جاتی تھی۔ میو کی ایک طرف کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی۔ جریر نے آہستہ سے کہا۔

"یہ رسم تین گھونٹوں کی ہوتی ہے"۔

میو کی نے حیرت سے پوچھا، "صرف تین"؟

"ہاں"۔

"یہ بہت عجیب شادی ہے"۔

جریر نے سنجیدگی سے جواب دیا، "تم نے ابھی تک ساری دنیا نہیں دیکھی۔" میو کی نے ہلکی سی مسکراہٹ دی۔

اسی وقت بزرگ نے سب کو اشارہ کیا کہ رسم شروع ہو رہی ہے۔ دولہا اور دلہن نے کپ اٹھایا۔ سب خاموش ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میوکی نے آہستہ سے جریر کی طرف دیکھا۔

"اگر تم شادی کرو گے تو بھی ایسے ہی کرو گے"؟

جریر فوراً چونکا۔ "میں"؟

"ہاں تم"۔

جریر نے ایک لمحے کے لیے سوچا۔ پھر آہستہ سے بولا،

"میں ابھی اس فیز میں نہیں ہوں"۔

میوکی نے فوراً چھیڑا۔ "یعنی کبھی بھی نہیں"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جریر نے اسے گھورا۔ "زیادہ سوال کرنے لگی ہو"۔

میوکی ہنس پڑی۔ اسی لمحے رسم کے دوران کپوں کا آخری حصہ مکمل ہوا۔ بزرگ نے مسکرا کر کہا۔ "اب یہ بندھن مقدس ہو گیا ہے"۔

میوکی نے آہستہ سے کہا۔ "یہ سب دیکھ کر لگتا ہے جیسے ہر چیز کتنی سیریس ہے"۔

جریر نے اس کی طرف دیکھا۔ "شادی سیریس ہی ہوتی ہے"۔

میو کی نے دھیرے سے جواب دیا۔

"یا پھر ہم اسے سیر یس بنا دیتے ہیں"۔

جریر کچھ لمحے خاموش رہا۔ پھر آہستہ سے بولا، "تم بہت باتیں سیکھ رہی ہو"۔

میو کی نے مسکرا کر کہا، "اور تم بہت کم بولنا سیکھ رہے ہو۔ شاید میری وجہ سے۔" جریر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

بس اس کی طرف دیکھتا رہا۔ اور اس بار اس نظر میں پہلے جیسی سختی نہیں تھی۔

*_*_*_*_*__*_*_*_*

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شادی کے ہنگامے اور اس رات کی بے چینی کے بعد اگلا دن بالکل مختلف تھا۔ کاروئزاوا کی فضا بدل چکی تھی۔ ہوا میں ایک نرم سی خنکی تھی اور آسمان پر ہلکے ہلکے بادل جمنے لگے تھے۔ پھر اچانک برف کے پہلے گالے گرے۔ ہلکے، نرم، جیسے آسمان خاموشی سے زمین کو چھو رہا ہو۔ میو کی صحن میں کھڑی تھی۔ سر پر ہلکا سا ڈیکا تا، اور ہاتھ کھول کر اوپر دیکھ رہی تھی۔ اس کی

آنکھوں میں حیرت تھی اور ایک ایسی خوشی جو بہت دنوں بعد آئی تھی۔ "برف!" اس نے ہلکی سی ہنسی کے ساتھ کہا۔ پھر مزید برف گرنے لگی۔ چند لمحوں میں پورا صحن سفید ہونے لگا۔ میوکی بے اختیار مسکرا دی۔

"یہ تو بہت خوبصورت ہے۔" وہ چند قدم آگے بڑھی، برف پر پاؤں رکھتے ہوئے جیسے ہر قدم ایک نئی خوشی ہو۔

اسی وقت جریر کا چھوٹا کزن بھاگتا ہوا باہر آیا۔ "اوہ! برفباری شروع ہو گئی۔" وہ فوراً ہنستے ہوئے میوکی کے پاس آ گیا۔

"چلو باہر کھیلتے ہیں۔" میوکی نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔ "کھیلنا؟" لڑکے نے زور سے سر ہلایا۔ "ہاں تم ہمیشہ اتنی سنجیدہ کیوں رہتی ہو؟ آج کھل کر خوش ہو"۔

میوکی نے خود کو چھوا، جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔ "میں سنجیدہ؟" لڑکا ہنسا۔ "ہاں ہمیشہ ایسے جیسے تم کسی مشن پر ہو۔" میوکی نے فوراً احتجاج کیا۔ "میں ایسی ہی ہوں"۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ خود بھی ہنس پڑی۔ اور اس کی ہنسی برف کی ہوا میں گھل گئی۔ اسی دوران جریر دور برآمدے میں کھڑا تھا۔ ہاتھ جیب میں، اور نظر سیدھی میو کی پر تھی۔ وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ اور اس بار وہ وہی میو کی نہیں لگ رہی تھی جو ہمیشہ لڑائی، خوف اور خطرے میں گھری رہتی تھی۔

یہ کوئی اور ہی تصویر تھی۔ سرخ کیمونو کی جگہ سادہ سردیوں کی چادر، بالوں میں برف کے چھوٹے ذرے اور چہرے پر ایسی زندگی جو شاید وہ پہلے کبھی مکمل طور پر دیکھ نہیں پایا تھا۔ اس کا کزن دوڑتا ہوا آیا۔ "بھائی۔ تم بھی آؤ"۔

جریر نے ہلکا سا سر ہلایا۔ "نہیں۔" لیکن اس کی نظر اب بھی میو کی پر تھی۔ میو کی نے برف سے ایک چھوٹا سا گولہ بنایا اور ہنستے ہوئے اسے پھینک دیا۔ "ارے یہ کیا تھا؟" لڑکا چیخا۔

میو کی ہنس پڑی۔ "یہ کھیل ہے۔" اور پھر اس نے دوبارہ برف اٹھالی۔ جریر نے آہستہ سے خود سے کہا۔ "یہی تو اصل ہے"۔

وہ چند لمحے خاموش رہا۔ پھر پہلی بار وہ برآمدے سے نیچے آیا۔ آہستہ قدموں سے۔ اور میو کی کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔

میو کی نے اسے دیکھا۔ "تم بھی آ گئے"؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جریر نے سرد ہوا میں سانس لیتے ہوئے کہا، "تم بہت شور کر رہی ہو۔" میو کی نے فوراً ایک اور برف کا گولہ اس کی طرف پھینکا۔ "اب کرو ذرہ شکایت"۔

جریر کے کپڑوں پر برف لگی۔ وہ ایک لمحے کو رکا اور پھر ہلکے سے بولا۔ "تم واقعی لاجواب ملکہ ہو"۔

میو کی ہنس پڑی۔ "اور تم ہمیشہ باز سے ہو"۔

اب جریر نے اس کی طرف دیکھا۔ اور اس بار اس کی آنکھوں میں وہی بس ایک خاموش سا سکون تھا۔ جیسے وہ پہلی بار صرف اس کی حفاظت نہیں کر رہا تھا بلکہ اسے جیتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*

Clubb of Quality Content

جریر اس کے بالکل قریب تھا، مگر نظریں بار بار باہر کی طرف جا رہی تھیں۔ اچانک اس کے فون میں ہلکی سی وائبریشن ہوئی۔ اس نے اسکرین دیکھی۔ ایک مختصر سا انکوڈڈ میسج تھا۔

بس ایک لائن "They are here."۔

جریر کے چہرے کے تاثرات فوراً بدل گئے۔ اس کی آنکھیں سخت ہو گئیں۔ اس نے ایک لمحے میں ارد گرد کا جائزہ لیا. وہ فوراً میو کی کے قریب آیا۔

"چلو۔"میو کی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"کیا ہوا؟ابھی تو برف باری شروع ہوئی ہے"۔

جریر نے آہستہ مگر سخت لہجے میں کہا۔

"ابھی نہیں۔ہم یہاں سے نکل رہے ہیں"۔

میو کی نے اس کے چہرے کو دیکھا۔

"جریر کیا بات ہے ؟"اس لمحے جریر نے جواب نہیں دیا۔بس اس کا بازو تھام کر اسے آہستہ سے پیچھلی سمت لے جانے لگا۔

ہال کے پچھلے حصے میں ایک خاموش لکڑی کا راستہ تھا جو باغ کی طرف جاتا تھا۔لالٹینوں کی روشنی یہاں کم تھی،اور ہوا زیادہ ٹھنڈی محسوس ہو رہی تھی۔میو کی نے بازو چھڑانے کی کوشش کی۔"تم کچھ چھپا رہے ہو"۔

جریر نے مختصر جواب دیا۔"بعد میں"۔

"یہ تمہارا ہر بار کا جواب ہوتا ہے"۔

جریر نے رک کر اسے دیکھا۔اس کی زمرد آنکھیں اب مکمل طور پر چوکنا ہو چکی تھیں۔"کیونکہ ہر بار وقت نہیں ہوتا"۔

اسی لمحے دور ہال کے اندر ایک زوردار شور ہوا۔پھر ایک لمحے میں سب کچھ بدل گیا۔روشنی جھپکنے لگی۔اور پھر ایک اور آواز شیشے ٹوٹنے کی۔میو کی فوراً پلٹی۔"یہ کیا"؟

جریر نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔"اب سوال نہیں۔کرو صرف چلو۔"مگر تبھی سامنے سے دو سائے نمودار ہوئے۔

ہارپر۔اور ایلا۔وہ دونوں بالکل عام کپڑوں میں تھے مگر آنکھوں میں وہی پرانی سردی تھی۔

ہارپر نے آہستہ سے کہا۔"تم نے سوچا تھا تم چھپ سکتے ہو"؟

میو کی کا دل زور سے دھڑکا۔"یہ کون ہیں"؟

جریر نے بغیر پلٹے کہا،"وہی جن سے میں تمہیں بچا رہا تھا"۔

ایک لمحے میں ایلا نے ہاتھ اٹھایا۔اور قریبی لائٹس بجھ گئیں۔

اندھیرا چھا گیا۔

جریر نے فوراً میو کی کو اپنی طرف کھینچا۔"آنکھیں بند رکھو"۔

میو کی نے گھبرائے بغیر کہا۔ "جریر میں ڈر نہیں رہی ہوں"۔

اور پھر جریر اسی لمحے اس نے اسے گھما کر ایک لکڑی کے ستون کے پیچھے کر دیا۔ پھر خود آگے بڑھ گیا۔

اندھیرے میں صرف آوازیں تھیں۔ قدموں کی اور کسی پوشیدہ جنگ کی۔ میو کی ستون کے پیچھے کھڑی تھی۔ مگر اس بار وہ اکیلی نہیں تھی۔ اور جریر سامنے کھڑا تھا۔ بالکل اسی طرح جیسے وہ ہمیشہ ہوتا تھا۔ خاموش مگر خطرناک حد تک تیار۔

*_*_*_*_*_*_*_*

برف تیزی سے گر رہی تھی اور کاروئزاوا کا صحن سفید چادر میں بدل چکا تھا۔ مگر اس سفید سکون کے بیچ اب ایک خطرناک خاموشی پھیل چکی تھی۔

ہار پر، ایلا اور ان کے دو ساتھی آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے۔ ان کے قدم برف میں دھنس رہے تھے، مگر ان کی آنکھوں میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں تھی۔

جریر فوراً میو کی کے سامنے آ گیا۔ "پیچھے رہو"۔

اس کی آواز مکمل چوکنا تھی۔

مگر میو کی ایک قدم بھی پیچھے نہیں گئی۔ "میں اب پیچھے نہیں رہوں گی۔ " یہ کہتے ہی ماحول بدل گیا۔

ایلا نے پہلا حملہ کیا۔ تیز، سیدھا، جارحانہ۔ مگر میو کی پہلے ہی سائیڈ پر ہو چکی تھی۔ اس نے ایلا کی کلائی پکڑ کر اس کی رفتار کو اس کے خلاف استعمال کیا اور اسے گھما کر برف پر گرا دیا۔ "آہ!" ایلا برف پر پھسل گئی۔

ہارپر فوراً آگے بڑھا۔ "تم سمجھتی کیا ہو"؟

وہ اس کی طرف لپکا۔ جریر بھی حرکت میں آ گیا، مگر میو کی پہلے سے ہی تیار تھی۔ اس نے ہارپر کے حملے کو بچتے ہوئے اس کے بازو کو لیوریج بنایا اور اسے گھما کر زمین پر پٹخ دیا۔

ایک اور آدمی پیچھے سے آیا۔ جریر نے فوراً اس کا راستہ روکا۔ ایک تیز حرکت، کندھے کا استعمال، اور وہ آدمی برف پر لڑکھڑا گیا۔ اب میدان واضح ہو چکا تھا. جریر اور میو کی ایک طرف، ہارپر، ایلا اور ان کے ساتھی دوسری طرف تھے۔ برف مسلسل گر رہی تھی۔ مگر لڑائی تیز ہو رہی تھی۔ ایلا دوبارہ کھڑی ہوئی، اس کی سانس تیز تھی۔ "یہ عام لڑکی نہیں کچھ اور ہے"۔

وہ غصے سے چیخی اور میو کی پر جھپٹی۔اس بار حملہ زیادہ خطرناک تھا۔ مگر میو کی بھی تیار تھی۔اس نے ایلا کی کلائی کو روکا،ایک قدم اندر گئی،اور اس کا بیلنس توڑ کر اسے گھٹنے کے بل گرادیا۔ہارپر نے موقع دیکھ کر میو کی پر پیچھے سے حملہ کیا۔"میو کی۔" جریر کی آواز گونجی۔وہ فوراً بھاگا، مگر میو کی نے خود ہی پلٹ کر ہارپر کے وار کو روک لیا۔اس کی آنکھوں میں پہلی بار مکمل اعتماد تھا۔

"تم ہمیشہ وقت پر پہنچ جاتے ہو۔" اس نے سرد آواز میں کہا اور ہارپر کو ایک جھٹکے سے پیچھے دھکیل دیا۔ جریر چند لمحے رک گیا۔وہ صرف دیکھ رہا تھا۔میو کی حرکت کر رہی تھی۔ تیز، صاف، کنٹرولڈ۔ایلا دوبارہ آگے آئی،اس بار دو ساتھیوں کے ساتھ۔اب لڑائی تین طرفہ ہو چکی تھی۔ایک لمحے میں برف اڑنے لگی۔ جریر نے ایک آدمی کو بے اثر کر دیا۔میو کی نے ایک بار پھر ایلا کے ہاتھ سے ہتھیار چھین لیا۔اور ہارپر جریر کے سامنے آگیا۔دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔

"تم ہمیشہ بیچ میں آتے ہو۔" ہارپر نے دانت بھینچے۔

جریر نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"اور تم ہمیشہ دیر سے سمجھتے ہو"۔

ایک تیز جھپٹ۔ مکوں کا تبادلہ۔ برف پر قدم پھسل رہے تھے۔ جریر نے ہارپر کو سائیڈ میں دھکیل دیا، اور وہ برف پر جا گرا۔ دوسری طرف میوکی اور ایلا دوبارہ آمنے سامنے تھیں۔

ایلا نے غصے سے کہا۔ "تم سمجھتی ہو تم جیت گئی ہو"؟

میوکی نے سانس برابر کرتے ہوئے جواب دیا۔ "میں کھیل نہیں کھیل رہی۔ "ایک آخری تیز حرکت اور ایلا زمین پر تھی۔ خاموشی چھا گئی۔ صرف برف گر رہی تھی۔ ہارپر آہستہ سے اٹھا، مگر اس بار اس کے انداز میں لڑائی نہیں تھی۔ صرف شکست تھی۔ وہ پیچھے ہٹنے لگا۔ "یہ ختم نہیں ہوا"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جریر نے اسے دیکھا۔ "ابھی شروع بھی نہیں ہوا تھا"۔

ہارپر اور اس کے ساتھی پیچھے ہٹ گئے۔ برف دوبارہ سکون میں آ گئی۔ میوکی کھڑی تھی، سانس ابھی بھی تیز تھی، مگر ہاتھ کانپ نہیں رہے تھے۔ جریر اس کے سامنے آ گیا۔ دونوں ایک لمحے کے لیے خاموش تھے۔ اور اگلے ہی لمحے وہ حرکت میں آئی۔ تیز۔ غیر متوقع۔ ایلا نے حملہ کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا، مگر میوکی پہلے ہی ایک سائیڈ پر ہو چکی تھی۔ اس نے ایلا کی کلائی کو گھما کر اس کا بیلنس توڑ دیا اور اسے برف پر گرا دیا۔ ایک سیکنڈ بھی نہیں لگا۔ جریر چند لمحے کے لیے

ساکت رہ گیا۔ "کیا؟" ہارپر نے فوراً آگے بڑھنے کی کوشش کی، مگر میو کی پہلے ہی تیار تھی۔ اس نے صرف ایک معمولی چال نہیں چلی بلکہ اس کی کلائی کو سہارے اور دباؤ کے نقطے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے اسے دیوار کے قریب دھکیل دیا۔

دوسرا آدمی آگے بڑھا۔ مگر میو کی نے جھک کر اس کا وار بچا لیا اور اس کے گھٹنے کے پیچھے ایک تیز ضرب لگائی۔ وہ لڑکھڑا کر زمین پر گر گیا۔ پورا منظر بدل چکا تھا۔ جریر اب بھی کھڑا تھا مگر اس کے چہرے پر پہلی بار واقعی حیرت تھی۔

"یہ؟" وہ آہستہ سے بولا۔

"یہ سب تم نے کب سیکھا تھا؟" میو کی نے برف جھاڑی۔

"جب ہائی اسکول میں تھی اپا نے سکھایا تھا"۔

"اور تم نے کبھی استعمال نہیں کیا"؟

میو کی نے اسے سیدھا دیکھا۔

"تم نے کبھی مجھے ضرورت محسوس نہیں ہونے دی"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ جملہ ہوا میں ٹھہر گیا۔ جریر خاموش ہو گیا۔ پہلی بار اسے احساس ہوا یہ صرف وہ نہیں تھا جو حفاظت کر رہا تھا۔ یہ دونوں تھے جو ایک دوسرے کی زندگی میں برابر کھڑے تھے۔

*_*_*_*_*_*_*_*

برفباری کے بعد کا سکون ابھی مکمل ختم نہیں ہوا تھا، مگر اگلے ہی دن کاروئزاوا کی فضا میں ایک اور طوفان اٹھ چکا تھا۔ اس بار برف کا نہیں، بلکہ خبروں کا تھا۔ جریر کے گھر کے اندر ٹی وی چل رہا تھا۔ اسکرین پر ایک ہی خبر بار بار چل رہی تھی۔

“BIG BUSINESS SCANDAL Tender Fraud Allegations Against Local Project Team”

نیچے میوکی اور جریر کی تصاویر چل رہی تھیں۔ وہی لمحہ جب میوکی برف میں لڑکھڑائی تھی اور جریر نے اسے تھام لیا تھا۔

"Is this relationship part of a business strategy?"

میوکی کا چہرہ پیلا پڑ گیا۔

"People are saying this whole accident scene was staged."

میو کی صدمے میں جم گئی۔ "یہ۔۔۔یہ کیا ہے"؟

جریر نے فوراً ریموٹ بند کیا۔ مگر اب دیر ہو چکی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

کارویزاوا کے اس چھوٹے سے شہر میں ایک مسئلہ ابھی ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ دوسرا طوفان کھڑا ہو چکا تھا۔

میڈیا کی خبریں، افواہیں اور ٹینڈر والا اسکینڈل پورے علاقے میں پھیل چکا تھا۔ لوگ اب کھل کر باتیں کر رہے تھے، اور ہر طرف ایک بے یقینی سی فضا تھی۔

اسی شور کے بیچ ایک پرانی ویڈیو دوبارہ منظرِ عام پر آ گئی۔

اسکرین پر ایک پریس کانفرنس چل رہی تھی۔ کچھ مہینے پہلے کی۔ روشنی کم تھی، مگر الفاظ واضح تھے۔

ایک سرکاری ہال، مائیکروفونز، اور پیچھے کمپنی کا لوگو تھا۔

ریوتاتا کیشی کھڑا تھا۔ حریف کمپنی کا سربراہ، اس ویڈیو میں کھڑا تھا۔ اور اس کے ساتھ ایک سینئر آفیسر کسی پروجیکٹ کی بات کر رہا تھا۔ "کروڑوں مالیت کا خفیہ ٹھیکہ، ڈیٹا میں خفیہ ہیرا پھیری اور خفیہ تنصیب کے متعلق خواہ اس رپورٹ میں موجود ہیں۔" جیسے الفاظ سنائی دے رہے تھے۔

میوکی اور جریر دونوں نے وہ ویڈیو پہلی بار نہیں دیکھی تھی مگر اس بار فرق یہ تھا کہ اسے ایڈیٹ کر کے اس طرح پھیلایا گیا تھا جیسے وہ دونوں بھی اسی نیٹ ورک کا حصہ ہوں۔ وہاں کے سکرینز پر یہ کلپ بار بار چل رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

"یہ وہی کمپنی ہے"۔

"یہی لوگ تھے نا جو باہر سے آئے تھے"؟

"لگتا ہے سب پلان تھا"۔

میوکی صدمے میں کھڑی تھی۔

"یہ پرانی ویڈیو ہے۔" جریر نے اسکرین کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں مگر اسے ابھی استعمال کیا جا رہا ہے"۔

اسی وقت ایک گاڑی آکر رکی۔ دھول اڑی۔ اور اس میں سے کیوان، رین اور ہانا نکلے۔ دونوں کے چہرے سنجیدہ تھے۔ ہانا فوراً میوکی کے پاس آئی۔ "ہم نے بھی یہ سب دیکھا ہے تم ٹھیک ہو؟" میوکی نے آہستہ سے سر ہلایا۔

"میں ٹھیک ہوں مگر سب کچھ خراب ہو رہا ہے"۔

کیوان نے جریر کی طرف دیکھا۔

"یہ صرف میڈیا نہیں ہے یہ منصوبہ بند حملہ ہے"۔

جریر نے سرد آواز میں کہا۔ "میں جانتا ہوں"۔

اسی وقت رین بولا۔ اس کے ہاتھ میں کچھ فائلیں تھیں۔

وہ سانس بحال کرتے ہوئے بولا۔ "یہ پرانی پریس کانفرنس اس میں ریوتا تاکیشی کا نام صرف تم لوگ پر منصوبہ بندی کے لیے استعمال ہوا تھا مگر اب اس نے بدلے کے لیے تم دونوں سے جوڑ دیا ہے"۔

میوکی نے حیرت سے کہا۔ "لیکن کیوں"؟

رین نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "کیونکہ تم لوگ اس پروجیکٹ کے سب سے اہم مرحلے کے قریب آ چکے ہو"۔

خاموشی چھا گئی۔ ہوا میں ایک سرد لہر تھی۔ کیوان نے آہستہ سے کہا۔ "میں نے پہلے بھی کہا تھا یہ صرف ایک بزنس کیس نہیں ہے"۔

ہانا نے میوکی کو دیکھا۔ "اور اب یہ صرف تم دونوں کا مسئلہ بھی نہیں رہا۔" جریر چند لمحے خاموش کھڑا رہا۔ پھر آہستہ سے بولا۔ "تو پھر اب ہم کیا ہیں"؟

رین نے سیدھا جواب دیا۔ "ہدف۔" یہ لفظ فضا میں بھاری ہو گیا۔

میوکی نے جریر کی طرف دیکھا۔ "پہلے برف تھی پھر لڑائی پھر افواہیں اور اب یہ سب؟" جریر نے اس کی طرف دیکھ کر آہستہ سے کہا۔ "ہر بار وہ ہمیں ایک قدم پیچھے دھکیلتے ہیں"۔

پھر اس کی آنکھیں سخت ہو گئیں۔ "مگر ہم ابھی گرے نہیں ہیں۔" کیوان نے سر ہلایا۔ "نہیں مگر اب اگلا قدم بہت اہم ہے"۔

ہانا نے آہستہ سے کہا۔ "کیونکہ اس بار دشمن صرف بندوق سے نہیں معلومات سے حملہ کر رہا ہے"۔

میو کی نے آہستہ سے سانس لیا۔"تو پھر ہمیں سچ دکھانا ہوگا۔" جریر نے اس کی طرف دیکھا۔اور پہلی بار اس نے بغیر ہچکچاہٹ کے کہا۔"ہاں اور اس بار ہم چھپیں گے نہیں"۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

ٹوکیو میں واقع تعز گروپ کے ہیڈکوارٹر کی پینتیسویں منزل پر فضا غیر معمولی طور پر بھاری تھی۔ شیشے کی دیواروں والے کانفرنس روم میں بڑے بڑے شیئر ہولڈرز، بورڈ ممبرز اور قانونی مشیر جمع تھے۔دیوار پر لگی بڑی سکرین پر کمپنی کے شیئرز کا گراف مسلسل نیچے جا رہا تھا۔سرخ لائن ہر گزرتے منٹ کے ساتھ مزید نیچے گر رہی تھی۔کمرے میں خاموشی تھی۔خطرناک خاموشی۔ایک شیئر ہولڈر نے فائل میز پر پھینکی۔"صرف تین دن میں کمپنی کی مارکیٹ ویلیو کا اتنا نقصان؟" دوسرے نے غصے سے کہا۔"اور میڈیا ہر گھنٹے ان دونوں کی تصاویر چلا رہا ہے۔" سکرین پر وہی تصویر تھی۔

برف میں لڑکھڑاتی میو کی۔اور اسے سنبھالتا ہوا جریر تھا۔

جیسے کوئی رومانوی منظر ہو۔ مگر میڈیا اسے "کارپوریٹ سازش" کے ثبوت کے طور پر پیش کر رہا تھا۔ ایک اور شیئر ہولڈر نے سخت لہجے میں کہا۔ "یہ سال کا سب سے بڑا ٹینڈر تھا۔ ہم نے اربوں ین کی سرمایہ کاری کی ہے۔ اگر کمپنی کی ساکھ گری تو سب کچھ ختم ہو جائے گا"۔

کمرے کے سرے پر بیٹھا فرزان خاموشی سے سب سن رہا تھا۔

اس کے سامنے رپورٹس کا ڈھیر لگا تھا۔ چہرہ پر سکون تھا۔ مگر آنکھوں میں بے چینی واضح تھی۔ آخر ایک بزرگ سرمایہ کار کھڑا ہوا۔ "میری تجویز ہے۔" وہ رک گیا۔ پھر صاف الفاظ میں بولا،

"جریر اور میوکی کو فوراً اس پروجیکٹ سے ہٹا دیا جائے"۔

کمرے میں سرگوشیاں پھیل گئیں۔ "بالکل"۔

"کمپنی کو بچانا ضروری ہے"۔

"افراد سے زیادہ اہم ادارہ ہوتا ہے"۔

فرزان نے آہستہ سے سر اٹھایا۔ "اور اگر وہ بے قصور ہوں تو"؟

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ سرمایہ کار نے جواب دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مارکیٹ بے قصور یا قصوروار نہیں دیکھتی۔مارکیٹ صرف اعتماد دیکھتی ہے"۔

اسی وقت سینکڑوں کلومیٹر دور کاروئزاوا میں جریر ایک لکڑی کے گھر کی بالکونی میں کھڑا تھا۔باہر برف گر رہی تھی۔نیچے صحن میں خاموشی تھی۔مگر اس کے فون پر مسلسل خبریں آرہی تھیں۔"تعز گروپ کے شیئرز میں مزید کمی،"

"سرمایہ کاروں کا ہنگامی اجلاس"،"ٹینڈر اسکینڈل میں نئے انکشافات" جریر نے فون بند کر دیا۔اسی وقت پیچھے سے میو کی آگئی۔وہ اب بھی گرم شال لپیٹے ہوئے تھی۔چہرے پر فکر صاف نظر آرہی تھی۔"حالات مزید خراب ہو گئے ہیں"؟

جریر نے مختصر جواب دیا۔"ہاں"۔

"کتنے"؟

"اتنے کہ بورڈ شاید ہمیں ہٹانے کا سوچ رہا ہے"۔

میو کی چند لمحے خاموش رہی۔پھر دھیرے سے بولی۔"اور میری وجہ سے۔" جریر فوراً مڑا۔"یہ تمہاری وجہ سے نہیں ہے"۔

"مگر سب لوگ یہی کہہ رہے ہیں"۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"لوگ بہت کچھ کہتے ہیں"۔

میو کی نظریں جھکا گئی۔اسی لمحے جریر کا فون بجا۔ سکرین پر نام ابھرا۔ جریر نے فوراً کال اٹھائی۔ سکرین پر رامس کا چہرہ نمودار ہوا۔اس کے پیچھے ایک مصروف کنٹرول روم نظر آرہا تھا۔ فائلیں، مانیٹرز اور دوڑتے ہوئے لوگ۔ واضح تھا کہ وہاں بھی ہنگامی صورتحال تھی۔ رامس نے سیدھا سوال کیا۔ "تم دونوں ٹھیک ہو؟" جریر نے سر ہلایا۔ "ابھی تک۔" رامس نے میو کی کو دیکھا۔ "اور تم؟" میو کی نے کمزور سی مسکراہٹ دی۔ "زندہ ہوں"۔

رامس کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔ "فرزان سر پر شدید دباؤ ہے۔ شیئر ہولڈرز پاگل ہو رہے ہیں۔ اور میڈیا ریوتا تا کیشی کے ہاتھ میں کھیل رہا ہے"۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

جریر نے سرد لہجے میں کہا۔ "مجھے اندازہ ہے"۔

رامس چند لمحے خاموش رہا۔ پھر بولا۔ "جریر اگر بورڈ تمہیں نوکری سے معطل کر دے تو؟" ہوا جیسے رک گئی۔ میو کی نے فوراً جریر کی طرف دیکھا۔ جریر کا چہرہ نہیں بدلا۔ "تو کر دے۔" رامس نے حیرت سے پوچھا۔ "بس"؟

"میو کی کی جان زیادہ اہم ہے۔" یہ سن کر میو کی چونک گئی۔

"جریر!" مگر وہ خاموش رہا۔ رامس سکرین کے دوسری طرف جریر کو دیکھتا رہا۔ پھر آہستہ سے مسکرایا۔ "تم واقعی بدل گئے ہو۔" جریر نے جواب نہیں دیا۔ اسی وقت ٹوکیو میں فرزان کانفرنس روم کی کھڑکی کے سامنے کھڑا تھا۔ نیچے شہر کی روشنیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ اس کے فون پر نئی رپورٹ آئی۔

"Shares down another 4.8%"

اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ ایک طرف کمپنی تھی۔ ہزاروں ملازمین، اربوں ین کا منصوبہ اور دوسری طرف جریر اور میو کی جن پر وہ ہمیشہ اعتماد کرتا آیا تھا۔ کمرے کے پیچھے سے آواز آئی۔ "سر؟" فرزان نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔

"میٹنگ دوبارہ شروع کریں۔" اور دل ہی دل میں سوچا۔ شاید اصل جنگ اب شروع ہوئی ہے۔

*_*_*_*_*_*__*_*_*

ٹوکیو کی رات گہری ہو چکی تھی۔ تعز گروپ کے ہیڈ کوارٹر کی اوپری منزل پر اب بھی روشنیاں جل رہی تھیں۔ بورڈ روم تقریباً خالی ہو چکا تھا، مگر میز پر بکھری رپورٹس، گرتے شیئرز کے

Clubb of Quality Content

گراف اور میڈیا کی سرخ سرخ ہیڈلائنز اب بھی ایک ہی بات بتا رہی تھیں۔ بحران۔ فرزان شیشے کی دیوار کے سامنے کھڑا شہر کی روشنیوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں تازہ رپورٹ تھی۔ ایک اور فیصد کمی۔ ایک اور نیوز چینل کا حملہ۔ ایک اور الزام۔ مگر اس بار اس کے چہرے پر پریشانی کے بجائے فیصلہ نظر آ رہا تھا۔ دروازہ کھلا۔ اس کا اسسٹنٹ یوتو اندر آیا۔

"سر بورڈ چاہتا ہے کہ صبح دوبارہ میٹنگ رکھی جائے۔" فرزان آہستہ سے مڑا۔ "میٹنگ نہیں۔" یوتو رک گیا۔ "سر؟" فرزان نے میز پر رپورٹ رکھ دی۔ "پریس کانفرنس بلاؤ۔" کمرے میں چند لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی۔ "پریس کانفرنس"؟

"جی۔" یوتو کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سر، اس وقت میڈیا ہمارے خلاف ہے۔ اگر ایک غلط لفظ بھی نکل گیا تو" فرزان نے اس کی بات کاٹ دی۔ "اسی لیے میں خود بات کروں گا۔" اس کی آواز پر سکون تھی۔ مگر اتنی مضبوط کہ مزید کسی دلیل کی گنجائش نہ رہی۔ یوتو نے حیرانی سے پوچھا۔ "آپ خود سامنے آئیں گے"؟

فرزان نے سیدھا جواب دیا۔"جب جہاز طوفان میں پھنس جائے تو کپتان سب سے آخر میں نہیں چھپتا۔"کمرے میں خاموشی پھیل گئی۔یوتو نے پہلی بار محسوس کیا کہ فرزان نے فیصلہ کر لیا ہے۔

دوسری طرف کاروئزاوا میں جریر بالکونی میں کھڑا تھا جب اس کے فون پر یوتو کی کال آئی۔جریر نے فوراً کال اٹھائی۔"ہاں"؟

یوتو کی آواز سنجیدہ تھی۔

"فرزان صاحب نے صبح پریس کانفرنس بلائی ہے"۔

جریر چند لمحے خاموش رہا۔

"وہ خود میڈیا سے بات کریں گے"؟

"جی"۔

برف اب بھی خاموشی سے گر رہی تھی۔

جریر نے دور سفید پہاڑوں کی طرف دیکھا۔

"انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے"۔

Clubb of Quality Content

یوتو نے آہستہ سے کہا۔

"میں نے بھی یہی کہا تھا۔ مگر وہ کسی کی سن نہیں رہے"۔

اسی وقت میو کی بھی قریب آگئی۔اس نے جریر کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر پوچھا۔"کیا ہوا"؟

جریر نے فون اسپیکر پر کر دیا۔یوتو کی آواز کمرے میں گونج گئی۔"صبح فرزان صاحب پوری ذمہ داری اپنے اوپر لینے والے ہیں۔"میو کی کا رنگ اڑ گیا۔"کیا"؟

یوتو نے دھیمی آواز میں کہا۔"وہ کمپنی، شیئر ہولڈرز اور میڈیا کے سامنے خود کھڑے ہوں گے"۔

جریر نے فوراً کہا۔"نہیں"۔

یوتو خاموش ہو گیا۔ جریر کی آواز اب پہلے سے زیادہ سخت تھی۔"وہ میری وجہ سے نشانہ نہیں بنیں گے۔میں صبح ٹوکیو آ رہا ہوں۔"یہ کہہ کر اس نے کال ختم کر دی۔میو کی نے فوراً اس کی طرف دیکھا۔"تم واپس جا رہے ہو"؟

جریر کی زمردی آنکھوں میں وہی پرانا عزم واپس آ چکا تھا۔

Clubb of Quality Content

"ہاں"۔

"اور اگر میڈیا نے تمہیں گھیر لیا تو"؟

جریر نے مختصر جواب دیا۔ "تو گھیر لے"۔

"اگر بورڈ نے تمہیں نکال دیا تو"؟

"تو نکال دے۔" میو کی چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔

"اور اگر سب کچھ تمہارے خلاف چلا گیا تو"؟

جریر خاموش ہو گیا۔ پھر آہستہ سے بولا۔

"کم از کم ایک بات کا افسوس نہیں ہو گا"۔

"کون سی"؟

جریر نے اس کی طرف دیکھا۔ "کہ میں نے سچ سے بھاگنے کی کوشش نہیں کی۔" کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ اور باہر برف مسلسل گرتی رہی مگر اب اگلی صبح صرف ایک نئی صبح نہیں تھی۔ وہ ایک جنگ کا آغاز تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

--*-*--*-*-*-*-**

لکڑی کے روایتی گھر کا بڑا ہال خاموش تھا۔ باہر برف مسلسل گر رہی تھی، مگر اندر فضا میں ایک عجیب سا تناؤ پھیل چکا تھا۔ کمرے کے درمیان رکھی میز پر ایک بڑا ٹیبلٹ رکھا تھا جس پر ویڈیو کانفرنس چل رہی تھی۔ سکرین کے ایک طرف ٹوکیو کا جدید کانفرنس روم نظر آرہا تھا۔ شیشے کی دیواروں، روشنیوں اور ڈیجیٹل سکرینوں کے درمیان آئران، رامس، یوتو اور کمپنی کے قانونی و میڈیا ماہرین بیٹھے تھے۔

دوسری طرف کا روئزا واکا روایتی گھر تھا۔ جریر، میوکی، کیوان، ہانا، رین اور جریر کی آنی ایک ہی جگہ موجود تھے۔

ہر کوئی جانتا تھا کہ اگلے چوبیس گھنٹے فیصلہ کن ہونے والے ہیں۔ سب سے پہلے آئران بولی۔ اس کے سامنے کئی رپورٹس کھلی ہوئی تھیں۔ "تم دونوں کسی صورت میڈیا کے سامنے نہیں آؤ گے۔" اس کی آواز میں غیر معمولی سنجیدگی تھی۔

"کیوں؟"میو کی نے حیرت سے پوچھا۔آئران نے ایک فائل کھولی۔"کیونکہ اگلا حملہ کردار پر ہو گا"۔

کمرے میں خاموشی چھاگئی۔آئران نے سکرین پر چند خبریں دکھائیں۔"آج صبح سے سوشل میڈیا پر نئی مہم شروع ہو چکی ہے۔وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ تم دونوں نے ذاتی تعلقات استعمال کر کے ٹینڈر حاصل کیا"۔

میو کی کا چہرہ زرد پڑ گیا۔جریر کی آنکھیں سرد ہو گئیں۔

اسی وقت رامس بھی بات میں شامل ہوا۔

"اور اگر تم دونوں میڈیا کے سامنے گئے تو وہ سوال نہیں کریں گے۔وہ حملہ کریں گے۔غیر اخلاقی تعلقات،اختیارات کا غلط استعمال،کارپوریٹ فراڈ،ہر الزام تمہارے سامنے پھینکا جائے گا۔"جریر نے مختصر جواب دیا۔"تو پھینکنے دو۔"رامس نے فوراً کہا۔"نہیں۔یہ جنگ جذبات سے نہیں جیتی جاتی"۔

اسی دوران کمپنی کا میڈیا اسٹریٹیجسٹ آگے جھکا۔وہ کافی دیر سے خاموش بیٹھا تھا۔اس نے فائل بند کی۔

"میرے پاس ایک تجویز ہے۔"سب کی نظریں اس کی طرف اٹھ گئیں۔اس نے آہستہ سے کہا۔"یہ دونوں وہاں کیوں گئے تھے"؟

رامس نے جواب دیا۔"جریر کے خاندان کے پاس۔اور ایک خاندان کی پہچان کی شادی میں۔" ماہر نے سر ہلایا۔"بالکل۔"پھر اس نے اگلا جملہ کہا۔اور کمرے کی فضا بدل گئی۔

"تو پھر ہم سچ کے قریب رہتے ہوئے بیانیہ بدل دیتے ہیں"۔

"کیسے ؟"آئران نے پوچھا۔ماہر نے سیدھا جواب دیا۔

"آج ہی ان دونوں کی قانونی شادی رجسٹر کروادی جائے"۔

خاموشی۔مکمل خاموشی۔ایسی خاموشی کہ باہر گرتی برف کی آواز بھی سنائی دینے لگی۔میوکی کا سانس رک گیا۔جریر کی نظریں پہلی بار سکرین سے ہٹیں۔کیوان سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔"کیا کہا آپ نے"؟

ماہر نے پوری سنجیدگی سے جواب دیا۔

"کل پریس کانفرنس میں اعلان کر دیا جائے کہ یہ دونوں ایک نجی خاندانی تقریب کے لیے جریر کے آبائی شہر گئے تھے"۔

"ان کے خاندان اس تعلق سے واقف تھے۔ کوئی خفیہ تعلق نہیں تھا۔ کوئی سکینڈل نہیں تھا۔ صرف ایک نجی خاندانی معاملہ تھا جسے میڈیا نے غلط رنگ دیا"۔

کیوان کا رنگ بدل گیا۔ اس نے فوراً امیو کی طرف دیکھا۔

پھر جریر کی طرف۔ پھر دوبارہ سکرین کی طرف۔ "نہیں۔" اس کی آواز میں ایک باپ کی گھبراہٹ تھی۔ "یہ میری بیٹی کی زندگی ہے۔ یہ کوئی میڈیا اسٹریٹیجی نہیں"۔

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

جریر کی آنی بھی چونک گئی تھیں۔ انہوں نے دھیرے سے کہا۔ "شادی صرف مسئلہ حل کرنے کا طریقہ نہیں ہوتی"۔

ماہر نے احترام سے سر جھکایا۔ "میں سمجھتا ہوں"۔

"مگر کاروباری اعتبار سے یہ سب سے مؤثر حل ہے"۔

اسی لمحے رین نے پہلی بار مداخلت کی۔ وہ کافی دیر سے خاموش بیٹھا سب سن رہا تھا۔ اس نے بازو باندھے۔

پھر آہستہ سے کہا۔ "مجھے لگتا ہے ہم غلط سمت میں جا رہے ہیں۔" سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ رین نے میوکی اور جریر کی طرف دیکھا۔ "یہ معاملہ نہ کمپنی کا ہے۔ نہ میڈیا کا۔ اور نہ ہمارا۔" پھر اس نے واضح انداز میں کہا۔ اگر ایسا کوئی فیصلہ ہونا ہے۔ تو یہ صرف ان دونوں کا حق ہے"۔

کمرے میں دوبارہ خاموشی چھا گئی۔ میوکی نے نظریں جھکا لیں۔ اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے سب لوگ اس کی زندگی کے بارے میں بات کر رہے ہوں مگر اس سے کوئی نہیں پوچھ رہا۔ ہانا نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑا۔ "چلو"۔

میوکی نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔ ہانا نے نرمی سے کہا۔ "تازہ ہوا کی ضرورت ہے۔" دونوں اٹھ گئیں۔

باہر صحن میں برف اب بھی گر رہی تھی۔ سفید زمین پر ان کے قدموں کے نشان بنتے جا رہے تھے۔ گھر کے اندر اب بھی بحث جاری تھی۔ مگر یہاں صرف خاموشی تھی۔ ہانا نے کچھ دیر بعد آہستہ سے پوچھا۔ "تم ٹھیک ہو"؟

میوکی نے دور پہاڑوں کی طرف دیکھا۔ پھر دھیرے سے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے نہیں معلوم۔" اس کی آواز میں الجھن تھی۔

"ایک طرف کمپنی، دوسری طرف خاندان اور درمیان میں ہم"۔

ہانا خاموش رہی۔

اندر ہال میں ٹیبلٹ کی سکرین پر اب بھی بحث جاری تھی۔ کیوان کے چہرے پر فکر تھی۔ آئران کی پیشانی پر شکنیں تھیں۔ رامس گہری سوچ میں تھا۔ اور جریر وہ خاموش بیٹھا تھا۔ مگر اس کی زمردی آنکھوں میں صاف دکھائی دے رہا تھا کہ یہ بحث اب کاروبار کی حد پار کر چکی ہے۔ کیونکہ پہلی بار موضوع صرف ایک پروجیکٹ نہیں تھا۔

موضوع ان کا رشتہ تھا۔

*_*_*_*_*_*_**_*

برف اب پہلے سے زیادہ آہستہ آہستہ گر رہی تھی۔ صحن کی لکڑی کی باڑھ پر سفید تہہ جم چکی تھی، اور دور پہاڑ دھند میں آدھے چھپے ہوئے تھے۔ گھر کے اندر بحث ابھی بھی جاری تھی، مگر باہر صرف خاموشی تھی۔ میو کی لکڑی کی ریلنگ کے ساتھ کھڑی تھی۔ اس کی سانس سرد ہوا میں دھند بن رہی تھی۔ ذہن میں ایک ساتھ بہت سی آوازیں گونج رہی تھیں۔ کمپنی، میڈیا، پریس

کانفرنس، جریر، کیوان۔ ہانا اس کے پانی لے کر آئی۔ کچھ لمحے دونوں خاموش رہیں۔ پھر ہانا نے اچانک کہا۔ "تو کر لو نا نکاح۔" میوکی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ "کیا"؟

ہانا نے کندھے اچکائے۔ "مسئلہ حل ہو جائے گا"۔

میوکی بے اختیار ہنس پڑی۔ "تم واقعی پاگل ہو"۔

"میں سنجیدہ ہوں"۔

"اور میں نہیں ہوں۔" میوکی نے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔

"ہانا، وہ میرا اچھا دوست ہے۔ بہت اچھا دوست۔" وہ چند لمحے رکی، پھر آہستہ سے بولی۔ "اور ویسے بھی وہ مجھ سے چھ سال چھوٹا ہے"۔

ہانا نے فوراً آنکھیں گھمائیں۔ "چھ سال"؟

"ہاں"!

"میوکی، تم ایسے بول رہی ہو جیسے چھ دہائیاں چھوٹا ہو"۔

میوکی نے اسے گھورا۔ "بات مت گھماؤ"۔

ہانا ہنس دی۔ پھر ذرا سنجیدہ ہو کر اس کے قریب آگئی۔

"کل فرزان پریس کانفرنس کرنے والا ہے"۔

"ہاں، تو"؟

"تو میں کہہ رہی ہوں، اگر واقعی کوئی فیصلہ کرنا پڑے"۔

اس نے میو کی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو جریر برا انتخاب نہیں ہے"۔

"کہتے ہیں ایک لڑکا اور لڑکی کبھی صرف دوست نہیں ہو سکتے۔ شاید اس لیے کہ بعض رشتے دوستی کے نام سے کہیں آگے ہوتے ہیں۔ وہ محبت کے دعوؤں سے نہیں، احساس کی گہرائی سے پہچانے جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسا رشتہ ہوتا ہے جہاں لفظ کم اور سمجھ زیادہ ہوتی ہے، فاصلے زیادہ ہوں تو بھی دل قریب رہتے ہیں، اور فکر ہر تعلق سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ ایسے رشتے ناموں کے محتاج نہیں ہوتے، یہ صرف احساس کے رشتے ہوتے ہیں"۔

"ہانا۔" میو کی کا چہرہ فوراً سنجیدہ ہو گیا۔

"کیا"؟

"میں اس کی عزت کرتی ہوں"۔

"مجھے پتا ہے"۔

"بہت عزت کرتی ہوں"۔

"یہ بھی پتا ہے"۔

"اور اسی لیے ایسی باتیں مت کرو"۔

ہانا نے گہرا سانس لیا۔

پھر دھیرے سے بولی۔"مسئلہ یہی ہے میو کی"۔

"کیا"؟

"تم صرف عزت دیکھتی ہو"۔

ہوا کا ایک جھونکا آیا۔ برف کے چند ذرے دونوں کے بالوں پر آ گرے۔ہانا نے نظریں دور پہاڑوں پر جما دیں۔

"تمہیں معلوم بھی ہے وہ تمہارے لیے کیا کیا کرتا رہا ہے"؟

میو کی خاموش ہو گئی۔

"وہ تمہارا باڈی گارڈ بن کر گھومتا رہا"۔

"وہ تمہارا محافظ بنا رہا"۔

"تم پریشان ہوتی ہو تو اس کی نیند اڑ جاتی ہے"۔

"تم غائب ہو جاؤ تو وہ دنیا الٹ دیتا ہے"۔

میو کی پلکیں آہستہ سے جھک گئیں۔

ہانا کی آواز نرم ہو گئی۔ "تمہیں یاد ہے"؟

"تمہارے ایک فون پر وہ میلوں کا سفر کر کے تمہارے سامنے آ کھڑا ہوتا تھا"۔

"تمہارے لیے پہاڑ سے کود گیا"۔

"بلڈنگ سے چھلانگ لگا دی"۔

"گولیوں کے سامنے کھڑا ہو گیا"۔

"تمہارے والد کے سامنے گھٹنے ٹیکے تمہاری حفاظت کے لیے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور ہر بار ایسے ظاہر کرتا رہا جیسے یہ کوئی بڑی بات ہی نہیں"۔

میو کی کے دل میں عجیب سی چبھن اٹھی۔ وہ فوراً بولی۔

"کیونکہ وہ میرا دوست ہے"۔

ہانا نے پہلی بار اس کی طرف سیدھا دیکھا۔

"صرف دوست"؟

"ہاں"!

"واقعی"؟

میو کی نے نظریں چرا لیں۔ "اس نے کبھی ایسی کوئی بات نہیں کی"۔

"کون سی"؟

"وہی جس کی تم بات کر رہی ہو"۔

ہانا آہستہ سے مسکرائی۔ "ہر شخص لفظوں سے نہیں بولتا میو کی۔ کچھ لوگ اپنے عمل سے بولتے ہیں"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میو کی خاموش ہو گئی۔ چند لمحے صرف برف گرتی رہی۔

پھر اس نے دھیرے سے کہا۔ "نہیں"۔

"وہ صرف ایک دوست ہے"۔

"وہ شخص جو تمہارے دکھوں کو تمہاری زبان سے پہلے پڑھ لے، تمہارے ماضی کے زخموں کو تمہارے خلاف کبھی استعمال نہ کرے، تمہارے ٹوٹنے پر تمہیں سنبھال لے، اور تمہاری خاموشی میں بھی تمہاری کیفیت سمجھ جائے۔ وہ صرف ایک دوست نہیں ہوتا، وہ دل کا سکون بن جاتا ہے۔

وہ چاہے کسی دوسرے شہر میں ہو یا کسی اور ملک میں، اس کی پہلی فکر تمہاری خیریت ہوتی ہے۔ لاکھ مصروف ہو، مگر تمہارا ایک پیغام اسے تم تک لے آتا ہے۔ وہ تمہیں کبھی جج نہیں کرتا، نہ تمہارے ماضی پر سوال اٹھاتا ہے، نہ تمہاری کمزوریوں پر طعنے دیتا ہے۔

وہ تمہارے خاندانی مسائل، کام کی پریشانیاں، زندگی کی الجھنیں اور برسوں سے دل میں چھپے زخم پوری توجہ سے سنتا ہے۔ اپنی مصروفیات، اپنی تھکن اور اپنے ذہنی دباؤ کے باوجود تمہارے لیے

وقت نکال لیتا ہے۔ وہ بار بار یہی کہتا ہے، "مائی لیڈی، ہمت کرو۔ مضبوط بنو۔ تم یہ سب پار کر لو گی"۔

حیرت کی بات یہ نہیں کہ وہ تمہاری فکر کرتا ہے، حیرت یہ ہے کہ وہ یہ فکر کسی اور کے لیے نہیں کرتا۔ وہ صرف تم سے پوچھتا ہے، "کھانا کھایا؟ آرام کیا؟ اپنا خیال رکھا؟ پروجیکٹ مکمل ہوا؟" کیونکہ بعض رشتے لفظوں سے نہیں، فکر سے پہچانے جاتے ہیں۔

اور اگر زندگی کے کسی کٹھن موڑ پر تمہارے پاس کوئی دوسرا سہارا نہ ہو، تو ایسے شخص کے ساتھ نکاح کر لینا کوئی غلط فیصلہ نہیں۔ اس بے رحم دنیا میں، جہاں تنہا عورت کو ہر قدم پر آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہ انسان جو تمہاری زندگی کی ہر ٹریجڈی جانتا ہو، تمہارے ہر آنسو کی وجہ سے واقف ہو، تمہاری عزت، حفاظت اور سکون کو اپنی ذمہ داری سمجھتا ہو۔ وہ کبھی تمہیں دھوکا نہیں دے گا۔

کیونکہ بعض لوگ محبت کا اظہار "میں تم سے محبت کرتا ہوں" کہہ کر نہیں کرتے، بلکہ تمہیں ہر روز سنبھال کر، تمہاری فکر کر کے، اور تمہیں مضبوط بنا کر کرتے ہیں۔ ایسے لوگ قسمت والوں کو ملتے ہیں، اور اگر مل جائیں تو انہیں صرف ایک رشتہ نہیں، اللہ کی ایک خاص رحمت سمجھنا چاہیے"۔

"میں نے ایسا کبھی نہیں سوچا، بس کرو۔" میو کی الجھ گئی۔

ہانا نے ہار ماننے والے انداز میں ہاتھ اٹھا دیے۔ "اچھا، مان لیا"۔

"شکریہ"۔

"تو پھر دوسرا آپشن ہے"۔

میو کی نے چونک کر دیکھا۔ "کون سا"؟

ہانا پوری سنجیدگی سے بولی۔ "فرزان"۔

ایک لمحے کی خاموشی۔ پھر "کیا؟" میو کی تقریباً چیخ پڑی۔

ہانا اپنی ہنسی بمشکل روک رہی تھی۔ "کیا مسئلہ ہے"؟

"وہ پچپن سال کے ہیں"۔

"تو کیا ہوا"؟

"ہانا"!

"مجھے تو پینتیس کے لگتے ہیں"۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میو کی نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لیے۔

"تم واقعی پاگل ہو چکی ہو"۔

ہانا اب کھل کر ہنس رہی تھی۔

"اچھا خاصا ہینڈ سم آدمی ہے"۔

"بس کرو"!

"بڑا بزنس مین"۔

"ہانا"!

"امیر بھی ہے"۔

"ہانااا"!

دونوں کی ہنسی برفیلے صحن میں گونج گئی۔کافی دیر بعد جب ہنسی تھمی تو میو کی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہمارا کوئی جوڑ نہیں بنتا"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیوں"؟

"جنریشن گیپ"!

ہانا پھر ہنس پڑی۔ "تم دونوں کو ساتھ کھڑا کرو تو کوئی نہیں کہے گا۔" میوکی نے برف کا ایک چھوٹا گولا بنا کر اس کی طرف پھینک دیا۔ "خاموش"!

ہانا بچتے ہوئے پیچھے ہٹی۔ مگر پھر اس کے چہرے پر نرمی آگئی۔ اس نے آہستہ سے کہا۔ "مذاق اپنی جگہ مگر ایک بات سچ ہے"۔

میوکی نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ "کیا"؟

ہانا نے دھیرے سے جواب دیا۔ "دنیا میں بہت کم لوگ ہوتے ہیں جو تمہاری زندگی کو اپنی زندگی سے زیادہ اہم سمجھتے ہیں"۔

میوکی کی سانس ایک لمحے کو رک گئی۔ "اور جریر۔" ہانا کی نظریں گھر کی کھڑکی کی طرف اٹھ گئیں، جہاں دور سے جریر کی جھلک نظر آ رہی تھی۔ "ان چند لوگوں میں سے ایک ہے"۔

اس بار میو کی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ صرف خاموش کھڑی رہی۔ اور پہلی بار اس نے خود سے یہ سوال پوچھا کہ آخر کیوں ہر خطرے، ہر خوف، ہر مشکل کے وقت جریر ہمیشہ اس کے سامنے آکھڑا ہوتا تھا۔

*_*_*_*_*_*_"_"_"_*

شام ڈھل رہی تھی۔ کاروئیزاوا کی برف پوش وادی سنہری روشنی میں نہا رہی تھی۔ گھر کے صحن میں لکڑی کی باڑ کے ساتھ جریر اور رین کھڑے تھے۔ دور پہاڑوں کی چوٹیاں سورج کی آخری کرنوں سے چمک رہی تھیں اور سرد ہوا آہستہ آہستہ درختوں کی شاخوں کو ہلا رہی تھی۔ گھر کے اندر ابھی بھی ویڈیو کال والی بحث کا اثر موجود تھا، مگر یہاں نسبتاً سکون تھا۔ رین نے جیبوں میں ہاتھ ڈالے جریر کی طرف دیکھا۔

"تمہیں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے"۔

"کس بارے میں؟" جریر نے بھنویں اٹھائیں۔

"اسی شادی والے معاملے پر"۔

جریر نے ہلکی سی آہ بھری۔

اسی لمحے اس کی نظر غیر محسوس انداز میں دروازے کی طرف گئی۔ وہاں سے میوکی اور ہانا باہر آ رہی تھیں۔

میوکی شاید ان دونوں کی بات سننے کا ارادہ نہیں رکھتی

تھی، مگر پھر رین کے الفاظ سن کر اس کے قدم سست ہو گئے۔ جریر نے اسے دیکھ لیا۔ مگر ایسے ظاہر کیا جیسے کچھ دیکھا ہی نہ ہو۔ رین سنجیدگی سے بولا۔ "تم اتنی محنت کے بعد خود کو اس مصیبت میں نہیں ڈال سکتے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بالکل۔" جریر نے سر ہلایا۔

"تو پھر؟" رین نے سیدھا سوال کر دیا۔

"کیا تم میوکی کو پسند نہیں کرتے"؟

ہوا جیسے چند لمحوں کے لیے رک گئی۔ دروازے کے قریب کھڑی میوکی بھی بے اختیار ساکت ہو گئی۔ ہانا نے فوراً اس کا بازو پکڑ لیا۔ "رکو۔" میوکی نے آنکھیں پھیلا دیں۔ "ہانا"!

"خاموش رہو"۔

ادھر جریر نے ہونٹ بھینچے۔ چہرے پر عجیب سی سنجیدگی لانے کی کوشش کی۔ مگر اگلے ہی لمحے ہنسی دباتے ہوئے بولا۔

"مسئلہ پسند کرنے یا نہ کرنے کا نہیں ہے"۔

"تو مسئلہ کیا ہے؟" رین نے بازو باندھ لیے۔

جریر نے دونوں ہاتھ اٹھا دیے۔ "بات یہ ہے جناب میں نے آج تک کسی لڑکی کو رشتہ تو دور۔" وہ ڈرامائی انداز میں رکا۔

"کھانے پر بھی نہیں لے کر گیا"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رین نے پلک جھپکی۔ جریر نے دل پر ہاتھ رکھا۔

"اور آپ لوگ کہہ رہے ہیں کہ سیدھا نکاح نامہ بنوانے چلے جاؤ"۔

"یہ ظلم ہے"۔

دروازے کے پاس کھڑی میو کی بے اختیار رک گئی۔ ہانا نے فوراً اپنا منہ دبا لیا تاکہ ہنسی نہ نکل جائے۔ جریر اب پوری اداکاری کے موڈ میں آ چکا تھا۔ وہ صحن میں آہستہ آہستہ چلنے لگا۔

"میرے بھی کچھ چھوٹے چھوٹے خواب تھے"۔

رین نے ماتھا پکڑ لیا۔ "لو جی، شروع ہو گیا۔" جریر نے اسے نظرانداز کیا۔ "میں سوچتا تھا"۔

"پہلے کوئی لڑکی ڈھونڈوں گا"۔

"پھر اسے کھانے پر لے جاؤں گا"۔

"پھر اسے جانوں گا"۔

" سمجھوں گا"۔

"اس کی پسند ناپسند معلوم کروں گا"۔

اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔ اور ایک لمحے کے لیے اس کے ذہن میں کل کی تصویر ابھری۔ سرخ جاپانی لباس میں گھومتی ہوئی میوکی۔ برف کے ذروں میں مسکراتی ہوئی۔

اس نے فوراً خود کو سنبھالا۔

"پھر میں ایک خوابوں جیسا اظہارِ محبت کروں گا"۔

رین نے آنکھیں گھمائیں۔ "خوابوں جیسا اظہارِ محبت"؟

"جی ہاں۔" جریر نے پورے اعتماد سے کہا۔

"اور وہ سرخ لباس پہنے ہو گی"۔

دروازے کے پاس کھڑی میو کی کے کان سرخ ہو گئے۔ہانا نے فوراً اُس کی طرف دیکھا۔میو کی نے گھور کر جواب دیا۔"کچھ مت کہنا۔"ادھر جریر مسلسل بولے جارہا تھا۔

"پھر میں اس کے جذبات سمجھوں گا"۔

"وہ میرے جذبات سمجھے گی"۔

"ہم دونوں مل کر شادی کی تیاری کریں گے"۔

"کسی خوبصورت مقام پر شادی"۔

"جگہ کا انتخاب"۔

"کھانوں کا انتخاب"۔

"مہمانوں کی فہرست"۔

"سجاوٹ کا انتخاب"۔

"پھول کون سے ہوں گے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"روشنی کیسی ہو گی"۔

"اور پھر میں اسے۔۔۔"اس نے ڈرامائی انداز میں دل پر ہاتھ رکھا۔

"ایک خوابوں جیسی انگوٹھی پہناؤں گا"۔

پھر اچانک افسردہ سا چہرہ بنالیا۔"میں نے تو انگوٹھی بھی نہیں سوچی ابھی تک اور آپ لوگ سیدھا نکاح نامہ لے آئے"۔

اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر لمبی آہ بھری۔

"ہائے میرے ارمان"۔

"ہائے میرے جذبات"۔

"ہائے میری محبت بھری منصوبہ بندی"۔

رین نے ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کی۔

"یہ سب عام طور پر لڑکیوں کے شوق ہوتے ہیں"۔

جریر فوراً سیدھا ہو گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"معاف کیجیے گا"۔

"کیا لڑکوں کے جذبات نہیں ہوتے"؟

رین ہنس پڑا۔ جریر مسلسل بولتا رہا۔

"شادی ایک ہی بار ہوتی ہے"۔

"انسان کو حق ہے خواب دیکھنے کا"۔

"مجھے بھی حق ہے"۔

"میں بھی انسان ہوں"۔

دروازے کے پیچھے کھڑی میوکی نے آہستہ سے سر موڑا۔ پھر ہانا کی طرف دیکھ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا۔ "دیکھا؟ یہ ڈرامہ باز!" ہانا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔ مگر وہ جانتی تھی جریر یہ سب مذاق میں نہیں کر رہا۔ وہ جان بوجھ کر ماحول ہلکا بنا رہا تھا۔ وہ جان بوجھ کر شادی کی بات کو مزاح میں بدل رہا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ پچھلے چند ہفتوں میں میوکی نے جتنا خوف، درد، حملے، میڈیا کے الزامات اور دباؤ برداشت کیا ہے۔ اس کے بعد وہ اس پر ایک اور بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ صحن میں جریر ابھی بھی اپنی "مظلوم دلہے" والی تقریر جاری رکھے ہوئے تھا۔ اور

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دروازے کے پاس کھڑی میو کی بے اختیار مسکرا رہی تھی۔ شاید کئی دنوں بعد دل سے۔ اور یہی وہ چیز تھی جو جریر دراصل چاہتا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*

صحن سے واپس آنے کے بعد میو کی کافی دیر تک خاموش رہی تھی۔ گھر کے اندر سب لوگ اپنی اپنی گفتگو میں مصروف تھے، مگر کیوان اپنی بیٹی کے چہرے پر پھیلی الجھن صاف پڑھ سکتا تھا۔ رات گہری ہو چکی تھی۔ چمنی میں جلتی لکڑیوں کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔ کیوان نے آہستہ سے میو کی کی طرف دیکھا۔ "میرے ساتھ باہر چلو۔" میو کی نے سر اٹھایا۔ چند لمحے بعد دونوں گھر کے پچھلے حصے میں بنے لکڑی کے برآمدے میں آ کھڑے ہوئے۔ برف اب بھی خاموشی سے گر رہی تھی۔ دور پہاڑ سفید چادر اوڑھے کھڑے تھے۔ کچھ دیر دونوں خاموش رہے۔ پھر کیوان نے دھیرے سے پوچھا۔

"تم کیا چاہتی ہو، میو کی"؟

"جی؟" میو کی چونک گئی۔

"میں نے پوچھا تم کیا چاہتی ہو"؟

اس بار اس کی آواز میں ایک باپ کا لہجہ تھا، کسی کمپنی کے سربراہ یا سائنسدان کا نہیں تھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔"میوکی نے نظریں جھکا لیں۔

کیوان ہلکا سا مسکرایا۔"یہ جواب تم پانچ سال کی عمر سے دیتی آ رہی ہو۔"میوکی بے اختیار مسکرا دی۔ مگر اگلے ہی لمحے اس کی مسکراہٹ ماند پڑ گئی۔"سب لوگ میرے بارے میں بات کر رہے ہیں"۔

"ہاں"۔

"شادی کر لو۔ نکاح نامہ بنوالو۔ کمپنی بچ جائے گی۔ مسئلہ حل ہو جائے گا۔"اس نے آہستہ سے سر اٹھایا۔"مگر کسی نے یہ نہیں پوچھا کہ میں کیا چاہتی ہوں"۔

کیوان خاموشی سے سنتا رہا۔ پھر اس نے نرمی سے کہا۔

"اس لیے تو پوچھ رہا ہوں"۔

میوکی نے دور برف گرتے دیکھی۔

"میں جریر کی بہت عزت کرتی ہوں"۔

کیوان نے سر ہلایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے معلوم ہے"۔

"میں اڈ پر بھروسہ کرتی ہوں"۔

"یہ بھی معلوم ہے"۔

"میں اپنی جان بھی اس کے حوالے کر سکتی ہوں"۔

کیوان نے بیٹی کے چہرے کی طرف دیکھا۔

اس جملے میں کتنی سچائی تھی، وہ محسوس کر سکتا تھا۔

"لیکن؟" میو کی خاموش ہو گئی۔ کافی دیر خاموش رہی۔ پھر آہستہ سے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"لیکن شادی"۔۔۔

"شادی صرف کسی مسئلے کا حل تو نہیں ہوتی ناپاپا"؟

کیوان نے گہرا سانس لیا۔ "نہیں"۔

"شادی کسی پریس کانفرنس کا جواب نہیں ہوتی"۔

"نہ کسی سکینڈل کی صفائی"۔

"اور نہ کسی کمپنی کی حکمت عملی"۔

میو کی کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔"پھر سب کیوں ایسے بات کر رہے ہیں جیسے یہ کوئی معاہدہ ہو؟"کیوان کے چہرے پر اداسی آگئی۔"کیونکہ وہ سب مسئلہ حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں"۔

"اور بعض اوقات لوگ مسئلہ اتنا دیکھتے ہیں کہ انسان بھول جاتے ہیں۔"چند لمحے خاموشی رہی۔پھر کیوان نے اچانک پوچھا۔"اگر میڈیا نہ ہوتا؟"میو کی نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔"اگر کمپنی نہ ہوتی"؟

"اگر یہ سارا دباؤ نہ ہوتا؟"وہ آہستہ سے بولا۔

"تو کیا تم جریر کے بارے میں مختلف سوچتی"؟

میو کی کا دل ایک لمحے کو رک سا گیا۔ہوا سرد تھی۔مگر اچانک اس کے گال گرم ہو گئے۔اس نے فوراً نظریں چرا لیں۔

"اپاوہ میرا بہترین دوست ہے۔لیکن وہ بہت بہترین ڈیزرو کرتا ہے۔"کیوان ہلکا سا مسکرایا۔"یہ جواب نہیں ہے"۔

"اور میرے پاس جواب بھی نہیں ہے۔"میو کی نے دھیرے سے کہا۔ کیوان نے اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھا۔ بالکل ویسے جیسے بچپن میں رکھا کرتا تھا۔"میں تمہیں کسی فیصلے پر مجبور نہیں کروں گا۔نہ آج۔نہ کل۔نہ کبھی"۔

میو کی کی آنکھوں میں نمی تیر گئی۔"واقعی"؟

"واقعی۔"کیوان نے نرمی سے کہا۔

"اگر تم انکار کرو گی تو میں سب کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا"۔

"اور اگر ہاں کہو گی۔"وہ چند لمحے رکا۔"تو صرف اس وقت جب وہ تمہارا دل چاہے، کسی دباؤ کی وجہ سے نہیں"۔

Clubb of Quality Content

میو کی کی آنکھوں سے ایک آنسو نکل آیا۔"آپ ہمیشہ سب کچھ اتنا آسان کیوں بنا دیتے ہیں؟"کیوان ہنس پڑا۔"کیونکہ میں تمہارا باپ ہوں۔"پھر اس نے آسمان کی طرف دیکھا جہاں برف کے ذرے خاموشی سے گر رہے تھے۔"اور ایک باپ اپنی بیٹی کو دنیا کے ہر مسئلے سے بچانے کی کوشش تو کرتا ہے لیکن نصیب کی سختیوں سے نہیں بچا سکتا"۔

اس نے میو کی کی طرف دیکھا۔"مگر کم از کم اسے یہ ضرور یاد دلا سکتا ہے کہ اس کی زندگی کا فیصلہ صرف اسی کا حق ہے"۔

میو کی خاموش کھڑی رہی۔اس کے دل میں پہلی بار تھوڑا سا سکون اترنے لگا تھا۔مگر ایک سوال اب بھی کہیں موجود تھا۔

جس کا جواب شاید اسے خود سے بھی لینا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

رات گزر چکی تھی۔گھر کے اندر خاموشی تھی۔دور کہیں برف کے ذرے چھتوں اور درختوں پر گر رہے تھے،اور چمنی کی مدھم آنچ کمرے میں ایک نرم سی گرمی بکھیر رہی تھی۔جریر کھڑکی کے پاس کھڑا باہر دیکھ رہا تھا۔اس کے ذہن میں گزشتہ چند دنوں کے تمام واقعات ایک طوفان کی طرح گھوم رہے تھے۔میڈیا، کمپنی، حملے، میو کی،اور پھر وہ عجیب سا منصوبہ جس میں سب لوگ اس کی اور میو کی کی زندگی کے بارے میں فیصلے کر رہے تھے۔اسی دوران دروازہ آہستہ سے کھلا۔اس کی آنی اندر آئیں۔ان کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا لکڑی کا ڈبہ تھا۔جریر نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔"آنی؟"وہ خاموشی سے اس کے سامنے آ کر بیٹھ گئیں۔پھر ڈبہ اس کی طرف

بڑھا دیا۔ "یہ لو۔" جریر نے ڈبہ کھولا۔ اور جیسے ہی اس کی نظر اندر گئی۔ وہ ساکت رہ گیا۔ اندر ایک انگوٹھی رکھی تھی۔

چاندی کے باریک حلقے پر گہرے نیلے رنگ کا ایک خوبصورت نگینہ جڑا ہوا تھا۔ ایسا نیلا رنگ جیسے گہرے سمندر کی تہہ۔ جیسے شام کے وقت سمندر پر پھیلتا ہوا آسمان۔ جیسے میو کی کی یاد آنے لگے۔ جریر نے آہستہ سے انگوٹھی اٹھائی۔ "یہ تو"۔۔۔

ان کی آنکھوں میں نمی آگئی۔ "یہ تمہاری ماں کی نشانی تھی"۔

جریر خاموش ہو گیا۔ "وہ ہمیشہ کہتی تھیں۔" انہوں نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "ایک دن یہ انگوٹھی اس لڑکی کو دینا جو تمہارے دل میں گھر بنا لے"۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ جریر نے نظریں جھکا لیں۔

اس کے ہاتھ میں پکڑی انگوٹھی ہلکی روشنی میں چمک رہی تھی۔ پھر اس کی والدہ نے آہستہ سے کہا۔ "بیٹا لوگ شادی کے کاغذات بنا سکتے ہیں۔ معاہدے لکھ سکتے ہیں۔ مگر رشتے دل بناتے ہیں۔" انہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ "اگر واقعی کوئی فیصلہ کرنا ہے تو پہلے میو کی سے پوچھو"۔

جریر کی پلکیں جھک گئیں۔ پھر اس نے خاموشی سے سر ہلا دیا۔ دوسری طرف ہانا تیزی سے میوکی کے کمرے میں داخل ہوئی۔ "چلو۔" میوکی نے چونک کر سر اٹھایا۔ "کہاں"؟

"باہر"۔

"کیوں"؟

ہانا کے ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ آ گئی۔

"کیونکہ ایک ضدی آدمی تمہیں بلوا رہا ہے"۔

میوکی کی دھڑکن بے اختیار تیز ہو گئی۔ "جریر"؟

"اور کون؟" ہانا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"تم دونوں کو ایک دوسرے سے بات کرنی چاہیے"۔

کچھ دیر بعد میوکی اکیلی برفیلے راستے پر چل رہی تھی۔

ہوا خاموش تھی۔ درخت سفید چادر اوڑھے کھڑے تھے۔ اور سامنے وہی پل تھا۔ وہی لکڑی کا پل۔ میوکی کے قدم اچانک رک گئے۔ اس کی سانس تھم گئی۔ یہی پل اس نے خواب میں دیکھا تھا۔ وہی برف۔ وہی خاموشی۔ وہی منظر۔ اور وہی شخص۔ پل کے دوسرے کنارے پر جریر کھڑا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تھا۔ لمبا قد۔ سیاہ کوٹ۔ کندھوں پر گرتے برف کے ذرے۔ اور زمردی آنکھیں جو ہمیشہ کی طرح سیدھی اس کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ میو کی چند لمحے ساکت کھڑی رہی۔ اسے واقعی محسوس ہوا جیسے خواب حقیقت بن گیا ہو۔ جریر آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھا۔

اس بار اس کے چہرے پر وہ معمول کی سنجیدگی نہیں تھی۔

بلکہ عجیب سا سکون تھا۔ وہ اس کے سامنے آکر رک گیا۔ کافی دیر دونوں خاموش رہے۔ پھر جریر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "میرا خیال ہے میں دنیا کا سب سے ناکام رومانوی انسان ہوں۔" میو کی بے اختیار ہنس پڑی۔ "یہ اچانک کیا ہوا"؟

جریر نے جیب سے وہ چھوٹا ڈبہ نکالا۔ "کیونکہ میں نے سوچا تھا۔" وہ آہستہ سے بولا. "پہلے تمہیں کھانے پر لے جاؤں گا"۔

"پھر تمہیں جانوں گا"۔

"پھر اپنے دل کی بات کروں گا"۔

"پھر ایک خوبصورت منصوبہ بناؤں گا"۔

"پھر شاید۔" اس نے ہلکی سی شرمندہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"کسی دن ہمت کر کے تمہیں پسند کرنے کا اعتراف بھی کر دوں گا۔" میو کی سانس رک گئی۔ برف خاموشی سے گرتی رہی۔ جریر نے نظریں اس کی آنکھوں میں جما دیں۔ "مگر زندگی نے ہمارے لیے کوئی آسان راستہ نہیں چنا۔ ہر بار گولیاں تھیں۔ ہر بار خطرہ تھا۔ ہر بار تم تھیں۔" وہ چند لمحے رکا۔ پھر دھیرے سے بولا۔ "اور ہر بار مجھے احساس ہوا کہ اگر تمہیں کچھ ہو گیا"۔

"تو شاید میری دنیا ویسی نہیں رہے گی۔" میو کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔ جریر نے ڈبہ کھولا۔ نیلے نگینے والی انگوٹھی برف کی سفیدی میں چمک اٹھی۔ "یہ میری ماں کی نشانی ہے۔" اس کی آواز پہلے سے زیادہ نرم تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اور اگر آج میں تم سے کچھ پوچھنے آیا ہوں"۔

"تو کسی کمپنی کے لیے نہیں"۔

"کسی پریس کانفرنس کے لیے نہیں"۔

"کسی معاہدے کے لیے نہیں"۔

وہ ایک قدم اور قریب آیا۔ "صرف اپنے لیے"۔

میو کی دھڑکن اتنی تیز ہو چکی تھی کہ اسے خود سنائی دے رہی تھی۔ جریر نے آہستہ سے کہا۔

"مائی لیڈی"۔

"میں نہیں جانتا مستقبل کیسا ہو گا"۔

"میں نہیں جانتا کل ہمارے خلاف کون کھڑا ہو گا"۔

"مگر میں یہ جانتا ہوں"۔

اس کی زمردی آنکھیں برف میں چمک اٹھیں۔

"کہ ہر راستے پر میں تمہارے ساتھ چلنا چاہتا ہوں"۔

"ہر خطرے میں۔ ہر خوشی میں۔ ہر موسم میں"۔

پھر اس نے انگوٹھی اپنی ہتھیلی پر رکھی۔

اور پہلی بار بالکل بے خوف ہو کر بولا۔

"مائی لیڈی، کیا تم میری زندگی کا حصہ بننا پسند کرو گی"؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پل کے نیچے برفیلے پانی کی آواز گونج رہی تھی۔آسمان سے برف گررہی تھی۔اور میو کی کو یوں محسوس ہوا۔جیسے اس کا وہ پراسرار خواب آخرکار حقیقت بن گیا ہو۔

--*-*-*-*-*-*

پل پر خاموشی چھا گئی۔آسمان سے برف کے نرم نرم ذرے گررہے تھے۔نیچے بہتا دریا سرد ہوا کے ساتھ ایک مدھم سی آواز پیدا کر رہا تھا۔اور اس سب کے درمیان میو کی جریر کے سامنے کھڑی تھی۔اس کی ہتھیلی میں وہ نیلے نگینے والی انگوٹھی چمک رہی تھی۔جریر کی آنکھوں میں امید تھی۔اور میو کی کی آنکھوں میں الجھن۔کافی دیر وہ خاموش رہی۔پھر اس نے آہستہ سے سانس لی۔"جریر۔"اس کی آواز نرم تھی۔"مجھے لگتا ہے۔ہمارے درمیان کسی بھی فیصلے تک پہنچنے میں وقت لگ سکتا ہے۔"جریر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔میو کی نے نظریں جھکا لیں۔برف کے چند ذرے اس کے سیاہ بالوں پر آکر ٹھہر گئے۔"ہم دونوں بہت مختلف لوگ ہیں"۔

"ہماری زندگیاں الگ ہیں"۔

"سوچنے کا انداز الگ ہے"۔

"اور۔۔۔" وہ چند لمحے رکی۔ "میرے دل میں ابھی ایسا کوئی جذبہ نہیں ہے۔" ہوا ایک لمحے کو تھم سی گئی۔ میو کی نے ہمت کر کے اس کی طرف دیکھا۔ "لیکن میں تمہاری بہت قدر کرتی ہوں۔ بہت عزت کرتی ہوں۔ اور شاید جتنی کسی کی کبھی نہیں کی۔" اس کی آنکھوں میں سچائی تھی۔ وہ جھوٹ بولنے والوں میں سے نہیں تھی۔ جریر چند لمحے خاموش رہا۔ پھر اس کے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔ ایسی مسکراہٹ جس میں ناراضی نہیں تھی۔ صرف سمجھ تھی۔ اس نے آہستہ سے سر ہلایا۔ "مائی لیڈی میں جانتا ہوں"۔

میو کی نے حیرت سے اسے دیکھا۔ جریر نے آسمان کی طرف دیکھا جہاں برف مسلسل گر رہی تھی۔ پھر دھیرے سے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں تم سے آج محبت کا جواب لینے نہیں آیا"۔

"اور نہ ہی میں تم سے کوئی وعدہ مانگ رہا ہوں"۔

اس کی نظریں دوبارہ اس پر آٹکیں۔ "یہ نکاح اگر ہوا بھی تو سب سے پہلے تمہاری حفاظت کے لیے ہوگا۔" اس کی آواز میں عجیب سا سکون تھا۔ "اس سے زیادہ میں تم سے کچھ نہیں چاہتا۔" میو کی کی آنکھیں بے اختیار نم ہو گئیں۔

کافی دیر بعد اس نے آہستہ آہستہ اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ سفید برف کے درمیان اس کی ہتھیلی ہلکی سی کانپ رہی تھی۔ جریر کی سانس ایک لمحے کو رک گئی۔ مگر اس نے فوراً انگوٹھی نہیں پہنائی۔ بلکہ پہلے اس کی طرف دیکھا۔ بہت غور سے۔ جیسے اس لمحے کو ہمیشہ کے لیے یاد رکھنا چاہتا ہو۔ پھر اس نے نرمی سے کہا۔ "ایک بات پہلے کہہ دوں"؟

میوکی نے خاموشی سے سر اٹھایا۔ جریر کی زمردی آنکھیں برف کی سفیدی میں اور بھی گہری لگ رہی تھیں۔ اس نے آہستہ سے اس کے بڑھائے ہوئے ہاتھ کے قریب اپنا ہاتھ لایا۔ مگر ابھی پکڑا نہیں۔ "میں یہ ہاتھ صرف دکھاوے کے لیے نہیں پکڑ رہا"۔

میوکی کی پلکیں لرز گئیں۔ جریر کی آواز پہلے سے بھی دھیمی ہو گئی۔ "اور نہ ہی صرف کسی پریس کانفرنس کے لیے"۔

اس نے پہلی بار اس کی ہتھیلی اپنے ہاتھ میں لی۔ انتہائی احتیاط سے۔ جیسے کوئی قیمتی امانت ہو۔ "اگر کبھی تم نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کی اجازت دی۔" وہ دھیرے سے بولا۔

"تو یہ ہاتھ میں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔" میوکی کی سانس بے ترتیب ہو گئی۔ دل عجیب طرح دھڑکنے لگا۔ جریر نے انگوٹھی اٹھائی۔ اور نہایت نرمی سے اس کی انگلی میں پہنا دی۔ نیلا نگینہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

برف کی روشنی میں چمک اٹھا۔ بالکل ویسے ہی جیسے سمندر پر پڑتی ہوئی چاندنی۔ چند لمحوں تک دونوں کچھ نہ بول سکے۔ صرف ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ پھر میو کی نے دھیرے سے اپنی انگلی کی طرف دیکھا۔ انگوٹھی واقعی خوبصورت تھی۔ مگر شاید اس لمحے کی خوبصورتی اس سے بھی زیادہ تھی۔ برف گرتی رہی، پہاڑ خاموش رہے، اور زندگی اپنے فیصلے لکھتی رہی۔

کچھ لوگ قسمت سے ملتے ہیں، کچھ ذمہ داری بن جاتے ہیں، اور کچھ دل کی دھڑکنوں میں گھر کر لیتے ہیں۔

عنبری آنکھوں اور زمردی نگاہوں کے درمیان، شاید محبت نہیں، بلکہ ایک ایسا وعدہ جنم لے رہا تھا جو وقت سے بھی زیادہ مضبوط تھا۔ اس نے آہستہ سے کہا۔ "تم واقعی عجیب آدمی ہو"۔

جریر ہلکا سا ہنسا۔ "یہ تو میں بچپن سے ہوں"۔

میو کی کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔ کئی دنوں بعد بغیر خوف کے۔ بغیر کسی خطرے کے۔ بغیر کسی دھمکی کے۔ اور برف گرتی رہی۔ پل خاموش کھڑا رہا۔ دریا بہتا رہا۔ اور دو لوگ جو ابھی محبت کا نام لینے سے بھی ہچکچا رہے تھے۔ پہلی بار ایک ہی راستے پر کھڑے تھے۔

--*-*-*-*-*-*-*

پل کے اوپر برف اب بھی خاموشی سے گر رہی تھی۔

میو کی انگلی میں نیلے نگینے والی انگوٹھی چمک رہی تھی، اور وہ چند لمحوں سے خاموش کھڑی اسے دیکھے جا رہی تھی۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا۔ پلکوں پر برف کے ننھے ننھے ذرے ٹھہرے ہوئے تھے۔ جریر نے محسوس کیا کہ سرد ہوا تیز ہونے لگی ہے۔ اس نے کچھ کہے بغیر اپنے گلے سے مفلر کھولا۔ پھر انتہائی احتیاط سے اسے میو کی کے گرد لپیٹ دیا۔ مفلر کی گرمی اور جریر کے ہاتھوں کی نرمی ایک ساتھ محسوس ہوئی تو میو کی نے آہستہ سے سر اٹھایا۔ "تمہیں سردی لگے گی"۔

جریر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا۔ "مجھے عادت ہے۔" پھر مفلر کا ایک سرا درست کرتے ہوئے بولا۔ "اور ویسے بھی مجھے زیادہ فکر اس شخص کی ہوتی ہے جو خود اپنی فکر نہیں کرتا"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میو کی بے اختیار مسکرا دی۔ پھر اس کی نظریں دوبارہ جریر کے ہاتھوں پر جا ٹھہریں۔ وہی ہاتھ جو کئی بار اسے گرنے سے بچا چکے تھے۔ جو گولیوں اور خطرات کے درمیان ڈھال بن کر کھڑے ہوئے تھے۔ جو آج بھی اسی احتیاط سے اس کا خیال رکھ رہے تھے جیسے وہ کوئی بہت قیمتی امانت ہو۔ کچھ لمحے خاموشی رہی۔ مگر یہ خاموشی عجیب نہیں تھی۔ اس میں سکون تھا۔ قربت تھی۔ اور وہ احساس بھی جسے دونوں میں سے کوئی ابھی نام نہیں دے رہا تھا۔ جیسے دو دل آہستہ آہستہ ایک

دوسرے کی موجودگی کے عادی ہوتے جا رہے ہوں۔ جیسے قسمت خاموشی سے ان کے درمیان کوئی نیا باب لکھ رہی ہو۔ میوکی نے نظریں جھکا لیں۔ دل میں ایک عجیب سی نرمی اتر رہی تھی۔ وہ محبت نہیں کہہ سکتی تھی۔ شاید ابھی نہیں۔ مگر یہ بھی سچ تھا کہ جریر کی موجودگی اب اسے پہلے جیسی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ پہلے وہ اسے صرف ایک محافظ سمجھتی تھی۔ پھر ایک دوست۔ اور اب اب وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اس رشتے کو کیا نام دے۔ صرف اتنا جانتی تھی کہ جب جریر قریب ہوتا تھا تو خوف کم ہو جاتا تھا۔ دل پر سکون ہو جاتا تھا۔ اور دنیا پہلے سے کچھ زیادہ محفوظ محسوس ہونے لگتی تھی۔ جریر خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پڑتی برف۔ مفلر میں چھپا آدھا چہرہ۔ اور وہ نظریں جو بار بار جھک جاتی تھیں۔ اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔ شاید محبت ہمیشہ بڑے بڑے اقراروں سے شروع نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی وہ ایک مفلر اوڑھانے سے شروع ہوتی ہے۔ کبھی کسی کا انتظار کرنے سے۔ کبھی کسی کی حفاظت کرتے کرتے۔ اور کبھی ایک ایسے ہاتھ کو تھام لینے سے جسے چھوڑنے کا دل نہ چاہے۔ پل سے کچھ فاصلے پر درختوں کے پیچھے ہانا اور رین کھڑے تھے۔ دونوں نے آدھا جسم برفیلے تنے کے پیچھے چھپا رکھا تھا۔ ہانا نے موبائل اوپر کیا۔ کلک!

ایک تصویر۔ پھر دوسری۔ پھر تیسری۔ رین نے دبی آواز میں کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے لگتا ہے ہم جاسوسی کر رہے ہیں"۔

ہانا ہنسی روکنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

"یہ جاسوسی نہیں، ثبوت جمع کرنا ہے"۔

"کس چیز کا"؟

"خوش و خرم جوڑے کا"۔

رین نے قہقہہ دبایا۔اسی لمحے اس نے ایک اور تصویر کھینچی جس میں جریر میو کی کے گرد مفلر درست کر رہا تھا۔

"اوہ، یہ تو بہترین آئی ہے۔"ہانا نے تصویر دیکھی اور فوراً ہنس پڑی۔"واہ!""کل میڈیا کو یہی دیکھنا چاہیے"۔

رین نے شرارتی انداز میں سر ہلایا۔"بالکل"۔

"اب انہیں اداس، خوفزدہ، اسکینڈل والے چہرے نہیں ملیں گے"۔

"اب انہیں خوش جوڑے کی تصویریں ملیں گی۔"ہانانے موبائل سینے سے لگالیا۔"اور یہ والی تصویر۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔"مجھے لگتا ہے جریر زندگی بھر ڈیلیٹ کروانے کی کوشش کرے گا۔"دونوں ہنس پڑے۔

جبکہ دور پل پر جریر اور میوکی کو ابھی تک اندازہ نہیں تھا کہ ان کے خاموش، خوبصورت لمحے کے گواہ صرف برف کے ذرے ہی نہیں تھے۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

رات اتر چکی تھی۔کاروئیزاوا کی وادی برف کی سفید چادر میں لپٹی ہوئی تھی۔جاپانی طرز کے روایتی گھر رنگ برنگی لالٹینوں کی روشنی سے جگمگا رہے تھے۔لکڑی کے راستوں کے کنارے چھوٹی چھوٹی روشنیاں رکھی تھیں جو برف پر پڑ کر خواب جیسا منظر بنا رہی تھیں۔ہوا میں تازہ چائے اور چیری کے پھولوں کی خوشبو گھلی ہوئی تھی۔جریر کے خاندان اور گاؤں کے لوگ روایتی جاپانی لباس میں موجود تھے۔آج کی تقریب سادہ تھی مگر دلوں کے لیے بے حد خاص۔میوکی اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔اس نے سرخ اور سنہری رنگ کا خوبصورت جاپانی عروسی کیمونو پہن رکھا تھا۔آستینوں پر سنہری دھاگوں سے اڑتے ہوئے سارس بنے ہوئے تھے اور کمر پر بندھا ہوا چوڑا ریشمی اوبی ہلکی روشنی میں چمک رہا تھا۔اس کے بال نفاست سے

سجائے گئے تھے اور ان میں چھوٹے سفید پھول لگے ہوئے تھے۔ ہانا اس کے برابر بیٹھی مسکرا رہی تھی۔ "آج بھی یقین نہیں آ رہا۔" میو کی نے آئینے میں خود کو دیکھا۔ پھر دھیرے سے بولی، "مجھے بھی نہیں"۔

ہانا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ "ڈر رہی ہو؟" میو کی نے چند لمحے سوچا۔ پھر مسکرا دی۔ "پہلے جتنا نہیں"۔

دوسری طرف جریر نے سیاہ اور گہرے نیلے رنگ کا روایتی جاپانی ہاکاما اور کمونو پہن رکھا تھا۔ اس کے چوڑے کندھے اور لمبا قد اس لباس میں اور نمایاں لگ رہے تھے۔ رین نے اسے دیکھ کر سیٹی بجائی۔ "واہ آج تو واقعی دولہا لگ رہے ہو"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جریر نے بے بسی سے سر ہلایا۔ "شکریہ، شاید"۔

"شاید؟" رین ہنس پڑا۔

"بھائی، تمہاری زمردی آنکھوں نے آدھی تقریب تو پہلے ہی جیت لی ہے۔" جریر نے جواباً صرف مسکرا دیا۔ مگر دل کی دھڑکن معمول سے کہیں زیادہ تیز تھی۔ چند دیر بعد سب لوگ

لکڑی کے بڑے ہال میں جمع تھے۔ کھڑکیوں کے باہر برف گر رہی تھی۔اندر گرم روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

سامنے ایک سادہ مگر خوبصورت جگہ سجائی گئی تھی جہاں جریر اور میوکی کو بیٹھنا تھا۔جب میوکی اندر داخل ہوئی۔

تو ایک لمحے کے لیے پورا ہال خاموش ہو گیا۔ سرخ لباس میں وہ واقعی کسی جاپانی داستان کی شہزادی لگ رہی تھی۔ جریر نے سر اٹھایا۔اور پھر چند لمحوں کے لیے باقی سب کچھ بھول گیا۔ہانا نے فوراً رین کی کہنی میں کہنی ماری۔"دیکھا"؟

رین نے سر ہلایا۔"بیچارہ سانس لینا بھی بھول گیا ہے"۔

میوکی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اپنی جگہ تک پہنچی۔

اس کا زخمی پاؤں اب کافی بہتر تھا مگر پھر بھی جریر نے بے اختیار ہاتھ آگے بڑھایا۔ میوکی نے چند لمحے اسے دیکھا۔ پھر خاموشی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ایک چھوٹی سی مسکراہٹ دونوں کے درمیان گزر گئی۔قریب شروع ہوئی۔

اور سب کی حیرت کے بر عکس نکاح پڑھانے کے لیے خود کیوان آگے آیا۔ہال میں مکمل خاموشی چھا گئی۔ کیوان نے پہلے اپنی بیٹی کو دیکھا۔ پھر جریر کو۔اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔

شاید پہلی بار اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کی ننھی سی بیٹی واقعی بڑی ہو چکی ہے۔اس نے دھیرے سے کہا۔

"زندگی میں بہت کم لوگ ایسے ملتے ہیں جن پر انسان اپنی سب سے قیمتی چیز کا بھروسہ کر سکے۔"اس کی نظر میو کی پر گئی۔"اور میرے لیے میری بیٹی سے زیادہ قیمتی کچھ نہیں"۔

پھر اس نے جریر کی طرف دیکھا۔

"آج میں اسے تمہارے حوالے نہیں کر رہا۔"وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"بلکہ تم دونوں کو ایک دوسرے کے حوالے کر رہا ہوں"۔

ہال میں موجود کئی لوگوں کی آنکھیں نم ہو گئیں۔جب قبولیت کا وقت آیا تو میو کی کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

کیوان نے نرمی سے پوچھا۔

"میو کی ہانازا کی کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے"؟

میو کی نے چند لمحے جریر کی طرف دیکھا۔ وہی زمردی آنکھیں۔ وہی اطمینان۔ وہی شخص جس نے ہر خطرے میں اس کا ہاتھ تھاما تھا۔اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔ "قبول ہے"۔

کیوان کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ پھر اس نے جریر کی طرف دیکھا۔ "جریر؟" جریر نے بغیر ایک لمحہ ضائع کیے جواب دیا۔

"قبول ہے۔" ہال میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ تقریب کے بعد جریر نے آہستہ سے میو کی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ "مائی لیڈی"؟

میو کی ہنس پڑی۔ "یہ عادت نہیں جائے گی نا"؟

"کبھی نہیں۔" اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

میو کی نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ برف اب بھی گر رہی تھی۔ لالٹینیں روشن تھیں۔ خاندان کے لوگ خوش تھے۔

اور اس لمحے کسی کمپنی، کسی سازش، کسی دشمن یا کسی خوف کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ صرف دو لوگ تھے۔ جو ایک طویل اور مشکل سفر کے بعد آخر کار ایک ہی راستے پر کھڑے تھے۔ اور باہر

گرتی برف ایسے لگ رہی تھی۔ جیسے آسمان خود ان کی نئی شروعات پر خاموش مبارکباد نچھاور کر رہا ہو۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

باب: ہفتم

شن آین

(گہری کھائی)

کچھ گہرائیاں سمندروں میں نہیں ہوتیں

وہ دلوں میں جنم لیتی ہیں

جہاں ایک خبر

Clubb of Quality Content!

صدیوں کا سکون چھین لیتی ہے

وہ زندہ تھا مگر میں ٹوٹ گئی تھی

تب جانا

شن اَین صرف ایک گہری کھائی نہیں

کسی اپنے کو کھو دینے کے خوف کا نام بھی ہے

--*-*-*-*-*-*

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

صبح کی پہلی روشنی برف پوش پہاڑوں پر پھیل رہی تھی۔ رات کی تقریب اب ایک خوبصورت یاد بن چکی تھی۔ مگر حقیقت ان کا انتظار کر رہی تھی۔ چند گھنٹوں بعد شہر میں پریس کانفرنس تھی۔ میڈیا، شیئر ہولڈرز، الزامات، سوالات سب ان کے سامنے آنے والے تھے۔ جریر کی سیاہ گاڑی برفیلے راستے پر آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی۔ دونوں نے اب روایتی لباس تبدیل کر لیے تھے۔ جریر نے سفید اون کا گرم سویٹر اور گہرا کوٹ پہن رکھا تھا۔ میو کی نے بھی سفید رنگ

کا گرم ہائی نیک سوئیٹر، لمبا کوٹ اور سفید مفلر اوڑھ رکھا تھا۔ گاڑی کے شیشوں کے باہر سفید برف اور لمبے دیودار کے درخت پیچھے رہتے جا رہے تھے۔ اندر ہلکی سی گرمی تھی۔ اور خاموشی بھی۔ میوکی سامنے دیکھ رہی تھی۔ اس کی انگلی میں نیلے نگینے والی انگوٹھی سورج کی روشنی میں ہلکی ہلکی چمک رہی تھی۔ کافی دیر بعد اس نے آہستہ سے کہا.

"مجھے اب بھی یقین نہیں آ رہا۔"

جریر نے نظریں سڑک پر رکھتے ہوئے پوچھا.

"کس بات کا؟"

میوکی نے اپنی انگلی کی طرف دیکھا۔

"یہ سب۔"

"دو ہفتے پہلے میں دفتر میں تھی۔"

"پھر حملے ہوئے۔"

"پھر جنگل۔"

"پھر بھاگتے پھرنا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پھر میڈیا کا شور۔"

وہ ہلکا سا مسکرائی۔

"اور اب اچانک شادی شدہ ہوں۔"

جریر ہنس پڑا۔

"جب تم ایسے بتاتی ہو تو مجھے بھی عجیب لگتا ہے۔"

میوکی نے پہلی بار اسے غور سے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم پریشان نہیں ہو؟"

"کس بارے میں؟"

"پریس کانفرنس۔"

جریر نے کندھے اچکائے۔

"نہیں۔"

"بالکل نہیں؟"

"بالکل نہیں۔"

میوکی نے مشکوک نظروں سے دیکھا۔

"جھوٹ۔"

اس بار جریر واقعی ہنس پڑا۔

"اچھا تھوڑا سا۔"

"مجھے معلوم تھا۔"

"مجھے صرف ایک چیز کی فکر ہے۔"

میوکی کی نظریں اس کی طرف اٹھیں۔

"کیا؟"

جریر نے چند لمحے خاموش رہ کر جواب دیا۔

"کہ کہیں تم گھبرا نہ جاؤ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میوکی کے چہرے پر نرمی آگئی۔ وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ برف کے ذرے گاڑی کے شیشے سے ٹکرا کر پھسل رہے تھے۔

"میں پہلے گھبرا رہی تھی۔"

اس نے آہستہ سے کہا۔

"اور اب؟"

"اب۔۔۔" وہ چند لمحے رکی۔ پھر مسکرادی۔ "اب تھوڑا کم۔"

جریر نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا۔ "اچھی بات ہے۔"

Clubb of Quality Content

کچھ دیر بعد میوکی نے اچانک پوچھا۔

"تم واقعی وہ سب کرنا چاہتے تھے؟"

"کیا؟"

"کھانے پر لے جانا۔"

"پھر جانا۔"

"پھر سمجھنا۔"

"پھر اظہارِ محبت کرنا۔" جریر کو فوراً یاد آگیا کہ وہ رین کے سامنے کیا کیا بکواس کر چکا تھا۔اس نے کھانسی دبائی۔"اوہ۔"

میوکی کے ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ آگئی۔

"تو؟"

"تو کیا؟"

"وہ سب سچ تھا؟"

جریر نے آہستہ سے سٹیئرنگ مضبوطی سے پکڑا۔

"شاید۔"

"شاید؟"

"شاید ہاں۔"

میوکی خاموش ہو گئی۔

پھر ہلکے سے بولی،

"تم عجیب ہو۔"

"یہ بات تم روز کہتی ہو۔"

"کیونکہ تم روز ثابت کرتے ہو۔"

جریر ہنس دیا۔ گاڑی کے اندر پہلی بار ہلکا سا سکون پھیل گیا۔

چند لمحوں بعد جریر نے سنجیدگی سے کہا۔

"مائی۔"

"ہاں؟"

"آج وہاں جو بھی ہو۔"

"جو بھی سوال پوچھے جائیں۔"

"جو بھی الزام لگے۔"

اس نے ایک لمحے کے لیے اس کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم اکیلی نہیں ہو۔"

میو کی کی پلکیں جھک گئیں۔

جریر کی آواز پہلے سے نرم ہو گئی۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

"ہر سوال میں۔"

"ہر مشکل میں۔"

"اور ہر نتیجے میں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میو کی نے جواب نہیں دیا۔

صرف خاموشی سے اپنی انگلی میں موجود انگوٹھی کو دیکھا۔ پھر آہستہ سے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ جریر نے ایک لمحے کو حیران ہو کر دیکھا۔ میو کی نے نظریں چرائیں۔

"سڑک پر دھیان رکھو۔"

"میں رکھ رہا ہوں۔"

"اچھا ہے۔" مگر اس کے باوجود اس نے اپنا ہاتھ واپس نہیں کھینچا۔ جریر کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آگئی۔

اس نے اپنا ایک ہاتھ چند لمحوں کے لیے اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ گرم۔ مطمئن۔ پرسکون۔ گاڑی شہر کی طرف بڑھتی رہی۔ سامنے ایک مشکل دن ان کا انتظار کر رہا تھا۔ مگر اس لمحے برف سے ڈھکی سڑک پر سفر کرتے ہوئے۔ پہلی بار انہیں ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ شاید وہ اس سب کا سامنا کر سکتے ہیں۔ ایک ساتھ۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

شہر کے مرکز میں واقع تعز گروپ کے ہیڈ کوارٹر کے باہر صبح سے ہی میڈیا کا ہجوم جمع تھا۔ درجنوں نیوز چینلز۔ کیمرے۔ رپورٹرز۔ اور سوشل میڈیا کے نمائندے۔ ہر کسی کو انتظار تھا۔

آج فیصلہ ہونا تھا کہ چند دنوں سے چلنے والی افواہیں سچ تھیں یا جھوٹ۔ کانفرنس ہال کے اندر بھی غیر معمولی بے چینی تھی۔ شیئر ہولڈرز پہلی قطاروں میں بیٹھے تھے۔ بورڈ ممبران ایک دوسرے سے سرگوشیاں کر رہے تھے۔ سامنے بڑی سکرین پر کمپنی کا لوگو چمک رہا تھا۔ اور پہلی قطار میں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرزان خاموش بیٹھا تھا۔ سیاہ سوٹ میں ملبوس۔ چہرہ ہمیشہ کی طرح پر اعتماد۔ مگر آنکھوں میں بے چینی صاف نظر آ رہی تھی۔ اس کی نظریں بار بار دروازے کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ ایک رپورٹر بول اٹھا۔

"کیا واقعی جریر اور میو کی کے درمیان تعلقات تھے؟"

دوسرا فوراً بولا۔ "کیا ٹینڈر حاصل کرنے کے لیے یہ سب کیا گیا؟"

"کیا کمپنی نے سرمایہ کاروں کو دھوکہ دیا؟" ہال میں شور بڑھنے لگا۔ تبھی دروازہ کھلا۔ پورا ہال خاموش ہو گیا۔ سب سے پہلے کیوان اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے رین، ہانا اور آئران تھے۔ اور پھر دروازے پر دو سائے نمودار ہوئے۔ جریر اور میو کی۔ دونوں ساتھ۔ دونوں پر سکون۔ دونوں غیر معمولی طور پر پر اعتماد۔ جیسے ہی وہ اندر آئے۔ کیمروں کی فلیش لائٹس مسلسل چمکنے لگیں۔ پورا ہال سوالوں سے گونج اٹھا۔ مگر دونوں کے چہروں پر کوئی گھبراہٹ نہیں تھی۔ فرزان کی نظریں بے اختیار میو کی پر جا ٹھہریں۔ پھر جریر پر۔ پھر ان دونوں کے درمیان موجود خاموش قربت پر۔ اس کے ماتھے پر شکن ابھر آئی۔ دل میں ایک عجیب سا احساس جاگا۔ جیسے کچھ غلط ہونے والا ہو۔ جریر سیدھا مائیک کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ ہال خاموش ہو

گیا۔"آپ سب کا شکریہ۔"اس کی آواز مضبوط تھی۔" گزشتہ چند دنوں میں ہماری کمپنی، میری ذات اور میو کی کے بارے میں بہت سی افواہیں پھیلائی گئیں۔"

سکرین پر وہ تصویریں نمودار ہوئیں جنہیں میڈیا اسکینڈل بنا کر پیش کر رہا تھا۔پل والی تصویر۔ جریر کا میو کی کو سنبھالنا۔ برف میں ساتھ کھڑے ہونا۔اور وہ لمحہ جب جریر نے اسے گرنے سے بچایا تھا۔ہال میں سرگوشیاں شروع ہو گئیں۔ایک رپورٹر کھڑا ہو گیا۔"کیا آپ ان تعلقات کا اعتراف کرتے ہیں؟"

دوسرا بولا۔"کیا یہ کاروباری مفادات کے لیے تھا؟"

"کیا ٹینڈر حاصل کرنے کے لیے آپ دونوں نے ملی بھگت کی؟"

جریر نے سکون سے پانی کا گھونٹ لیا۔ پھر میو کی کی طرف دیکھا۔ میو کی نے ہلکا سا سر ہلایا۔ جریر مسکرایا۔ پھر اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک فائل نکالی۔ پورے ہال کی نظریں اسی پر جم گئیں۔"اس سے پہلے کہ آپ مزید سوال کریں۔"اس نے فائل کھولی۔"میں کچھ واضح کرنا چاہتا ہوں۔"

Clubb of Quality Content

سکرین پر ایک سرکاری دستاویز نمودار ہوئی۔ہال میں خاموشی چھا گئی۔چند لمحے کسی کو سمجھ ہی نہ آیا۔پھر پہلی قطار سے کسی کی حیرت زدہ آواز آئی۔"یہ تو۔۔۔"

"شادی کا اندراج ہے۔"پورا ہال ایک دم شور سے گونج اٹھا۔کیمروں کی فلیش لائٹس تیزی سے چمکنے لگیں۔رپورٹرز اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے۔"کیا؟"

"شادی؟"

"یہ کب ہوئی؟"جریر نے سکون سے جواب دیا۔"ہم دونوں چند دن قبل اپنے خاندانوں کی موجودگی میں شادی کر چکے ہیں۔"میو کی خاموشی سے اس کے برابر کھڑی تھی۔اس کی انگلی میں موجود نیلے نگینے والی انگوٹھی اس لمحے پہلی بار کیمروں میں واضح نظر آ رہی تھی۔سکرین پر اگلی تصویر آئی۔جاپانی روایتی لباس۔خاندان کے افراد۔کیوان۔ہانا۔رین۔اور شادی کی تقریب۔ایک کے بعد ایک تصویریں۔ایک کے بعد ایک ثبوت۔پورا ہال خاموش ہو گیا۔جو لوگ چند لمحے پہلے اسکینڈل کی بات کر رہے تھے۔اب حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔کیوان مائیک کے قریب آیا۔"میں اس شادی کا گواہ ہوں۔"

پھر اس نے مضبوط لہجے میں کہا۔"اور بطور میو کی کا والد میں اس رشتے کی تصدیق کرتا ہوں۔"

ہال میں موجود شیئر ہولڈرز کے چہروں پر اطمینان آنا شروع ہو گیا۔افواہوں کی بنیاد ٹوٹ چکی تھی۔ لیکن سب سے دلچسپ منظر پہلی قطار میں تھا۔فرزان خاموش بیٹھا تھا۔بہت خاموش۔اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔پھر میوکی پر۔پھر جریر پر۔پھر دوبارہ میوکی پر۔جیسے دماغ حقیقت قبول کرنے سے انکار کر رہا ہو۔اسے اچانک یاد آیا۔وہ لمحے جب میوکی اس کے ساتھ میٹنگز میں بیٹھی ہوتی تھی۔وہ ہنسی۔وہ بحثیں۔وہ منصوبے۔اور وہ امید جو شاید اس نے کبھی کسی سے بیان نہیں کی تھی۔اس کے ہونٹوں پر ایک مدھم سی مسکراہٹ آئی۔مگر آنکھوں میں ہلکی سی اداسی اتر گئی۔رین نے دور سے اسے دیکھا۔پہلی بار فرزان اپنی عمر سے کچھ زیادہ تھکا ہوا نظر آ رہا تھا۔ادھر مائیک کے سامنے جریر نے آخری جملہ کہا۔"ہم یہاں کسی افواہ کا جواب دینے نہیں آئے۔"اس نے میوکی کی طرف دیکھا۔پھر پورے ہال کی طرف۔

"ہم صرف سچ بتانے آئے ہیں۔"اسی لمحے میوکی نے بے اختیار اس کی طرف دیکھا۔اور پہلی بار پورے میڈیا کے سامنے

اس کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

فلیش لائٹس دوبارہ چمک اٹھیں۔اور اگلے ہی لمحے پورے ملک کی سرخی بن چکی تھی۔

"اسکینڈل نہیں۔۔۔ شادی! تعز گروپ کی نائب صدر میو کی اور جریر نے عوام کے سامنے اپنے رشتے کی تصدیق کر دی۔"

جبکہ پہلی قطار میں بیٹھا فرزان خاموشی سے اپنی سمندری آنکھیں جھکا چکا تھا۔ شاید پہلی بار اسے احساس ہوا تھا کہ وہ مقابلہ ہار گیا ہے اور یہ مقابلہ کاروبار کا نہیں، دل کا تھا۔

اس کی سمندری آنکھوں میں تنہائی کا ایسا بے کراں سمندر موجزن تھا، جس کی ہر لہر اپنے محبوب کی جدائی کا نوحہ پڑھ رہی تھی۔ وہ سامنے بیٹھا تھا، مگر اندر سے یوں بکھر چکا تھا جیسے کسی نے اس کے وجود سے جینے کی آخری وجہ بھی چھین لی ہو۔ اس کی خاموش آنکھیں چیخ چیخ کر کہہ رہی تھیں کہ بعض ہاریں انسان کو زندہ رہتے ہوئے بھی ویران کر دیتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

--*-*-*-*-*-*

کانفرنس ختم ہونے کے بعد بھی عمارت کے باہر میڈیا کا ہجوم کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ فلیش لائٹس مسلسل چمک رہی تھیں۔ رپورٹرز ایک کے بعد ایک سوال کر رہے تھے۔ کیوان، ہانا اور رین پہلے ہی واپس جا چکے تھے۔ کیوان کی طبیعت دوبارہ کچھ بوجھل ہو گئی تھی اور ہانا کو بھی اپنے بچوں کے پاس جانا تھا۔ رین جاتے جاتے جریر کو صرف ایک مختصر پیغام

بھیج گیا تھا۔ "اب تم دونوں خود سنبھالو۔" اب سیڑھیوں کے اوپر صرف میو کی کھڑی تھی۔ سفید لمبا گھٹنوں تک کوٹ۔ سفید اون کا مفلر۔ اور لمبے سرمئی بوٹ۔ سرد ہوا اس کے بالوں سے کھیل رہی تھی۔ میڈیا کے کیمروں کی روشنی میں وہ غیر معمولی طور پر خوبصورت لگ رہی تھی۔ شاید اس قدر کہ کئی رپورٹر چند لمحوں کے لیے سوال پوچھنا بھی بھول گئے۔

"میو کی صاحبہ"!

"شادی کب ہوئی؟"

"کیا آپ پہلے سے تعلق میں تھے؟"

"کیا آپ دونوں ساتھ رہیں گے؟"

میو کی پیشہ ورانہ انداز میں جواب دے رہی تھی۔ چہرے پر سکون۔ آواز میں اعتماد۔ مگر جریر کھڑا اس کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا۔ وہ تھک چکی ہے۔ صبح سے مسلسل کھڑی تھی۔ پاؤں ابھی مکمل طور پر ٹھیک بھی نہیں ہوا تھا۔ تبھی میو کی نے ایک قدم پیچھے لیا۔ اور اچانک اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ زخمی ٹانگ میں درد کی ایک تیز لہر دوڑی۔ اس کا توازن بگڑ گیا۔ قدم لڑکھڑایا۔ اور وہ سیڑھیوں سے نیچے گرنے ہی والی تھی کہ "مائی لیڈی!" جریر

تقریباً دوڑتا ہوا آگے آیا۔ایک لمحہ۔بس ایک لمحہ۔اور اگلے ہی لمحے میو کی خود کو زمین پر نہیں بلکہ جریر کے بازوؤں میں محسوس کر رہی تھی۔ایک بازو اس کی کمر کے پیچھے۔دوسرا گھٹنوں کے نیچے۔پورا وجود اس کی مضبوط گرفت میں محفوظ تھا۔چاروں طرف فلیش لائٹس دیوانہ وار چمکنے لگیں۔"ادھر دیکھیں"!

"ادھر"!

"سر،ایک تصویر"!

"مسکرائیے!" جریر نے کسی کی طرف نہیں دیکھا۔ایک بار بھی نہیں۔اس کی ساری توجہ صرف میو کی پر تھی۔"درد ہو رہا ہے؟" میو کی نے ہلکا سا منہ بنایا۔"تھوڑا۔"

"تھوڑا؟" جریر کی بھنویں فوراً سکڑ گئیں۔

"تم گرنے والی تھیں۔" وہ اسے اٹھائے ہوئے سیدھا عمارت کے اندر چل پڑا۔دفتر کے شیشے والے دروازے کھلتے گئے۔استقبالیہ پر موجود عملہ حیرت سے کھڑا ہو گیا۔لفٹ کے پاس کھڑے ملازمین ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔کسی نے مسکراہٹ چھپائی۔کسی نے فوراً موبائل نیچے کر لیا۔میو کی نے آہستہ سے سر اٹھایا۔"سب دیکھ رہے ہیں۔"

"دیکھنے دو۔"

"جریر۔۔۔"

"خاموش۔" وہ سیدھا لفٹ میں داخل ہو گیا۔ لفٹ کا دروازہ بند ہوتے ہی میو کی نے ہونٹ بھینچ لیے۔ "مجھے نیچے اتارو۔"

"نہیں۔"

"میں چل سکتی ہوں۔"

"ابھی دیکھا میں نے تمہیں کیسے چلتے ہوئے۔"

میو کی نے آنکھیں تنگ کیں۔

"صرف ایک لمحے کے لیے توازن بگڑا تھا۔"

جریر نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ "ہاں، اور صرف ایک لمحے کے لیے تم سیڑھیوں سے گرنے والی تھیں۔"

لفٹ اوپر جا رہی تھی۔ مگر دونوں کی بحث جاری تھی۔ آخر میو کی نے بوٹ کی طرف اشارہ کیا۔

Clubb of Quality Content

"ویسے ان بوٹس میں کیا مسئلہ ہے؟"

جریر نے فوراً جواب دیا۔

"ہمیں دفتر آنا تھا۔"

"تو یہ ایڑی والے بوٹ کیوں پہنے؟"

میوکی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کیونکہ اچھے لگ رہے تھے۔"

"اور اب نتیجہ دیکھ لو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میوکی نے بھنویں اٹھائیں۔

"شوہر کی طرح رعب مت جھاڑو۔"

لفٹ میں ایک لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔

پھر جریر تقریباً ہنس پڑا۔

"میری اتنی مجال؟"

اس نے سر ہلایا۔

"میں تم پر رعب جھاڑ سکوں؟"

اس کی آواز نرم ہو گئی۔

"میں تو صرف تمہاری فکر میں درخواست کر رہا ہوں۔"

میو کی چند لمحے خاموش رہی۔

جریر نے اسے مزید مضبوطی سے سنبھال لیا تاکہ اسے جھٹکا نہ لگے۔

"جب تک پاؤں مکمل ٹھیک نہیں ہو جاتا۔" وہ آہستہ سے بولا۔

"احتیاط کرو۔"

"ورنہ ہر دفعہ تمہیں ایسے اٹھانا پڑا تو۔۔۔"

اس نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔

"پوری کمپنی مجھے جورو کا غلام سمجھے گی۔"

میو کی بے اختیار ہنس پڑی۔ ہنسی روکنے کی کوشش کے باوجود۔ "تم ناممکن آدمی ہو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ نئی بات نہیں۔"

"اور تمہیں شرم بھی نہیں آتی۔"

"نہیں۔"

"بالکل نہیں؟"

"بالکل نہیں۔"

لفٹ کا دروازہ کھلا۔اور جریر اسے اٹھائے ہوئے سیدھا اپنے دفتر کی طرف چل پڑا۔پورا فلور خاموش تھا۔لوگ راستہ چھوڑ رہے تھے۔مگر ہر چہرے پر ایک ہی اظہار تھا۔حیرت۔اور مسکراہٹ۔دور کانفرنس روم کے شیشے کے پار فرزان ابھی تک کھڑا تھا۔اس نے سب کچھ دیکھا تھا۔میو کی کالڑکھڑانا۔جریر کا فوراً دوڑ کر آنا۔اسے بازوؤں میں اٹھالینا۔اور پھر دنیا کو بھول جانا۔فرزان کی انگلیاں آہستہ آہستہ مٹھی میں بند ہو گئیں۔دل کے اندر ایک عجیب سا خلا محسوس ہوا۔وہ جانتا تھا۔محبت کا اعلان ہمیشہ لفظوں سے نہیں ہوتا۔کبھی کبھی ایک شخص کے گرنے پر دوسرے کا یوں بے اختیار بھاگ آنا۔سب کچھ کہہ دیتا ہے۔ادھر جریر کے دفتر میں داخل ہوتے وقت جریر کی دھڑکن بھی معمول سے کہیں زیادہ تیز تھی۔مگر وجہ گرنے کا خوف نہیں

تھا۔وہ اس لمحے خود سے ایک حقیقت چھپا نہیں پا رہا تھا۔جب اس نے میو کی کو لڑ کھڑاتے دیکھا تھا۔تو چند سیکنڈ کے لیے واقعی اس کا دل رک گیا تھا۔اور یہی بات اسے سب سے زیادہ ڈرا رہی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

جریرا بھی میو کی کو اپنے دفتر کے اندر موجود آرام دہ صوفے پر بٹھا ہی رہا تھا کہ باہر پورے فلور پر ایک عجیب سی ہلچل شروع ہو گئی۔کسی نے تالیاں بجائیں۔پھر دوسری طرف سے آواز آئی۔"تقریر ختم"!

"اب دعوت دو"!

میو کی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔جریر نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا۔"اوہ نہیں۔۔۔"

اگلے ہی لمحے دروازہ کھلا۔سب سے پہلے آئران اندر داخل ہوئی۔اس کے پیچھے رامس تھا۔اور ان کے پیچھے پورا انتظامی عملہ۔ہر ایک کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں

Clubb of Quality Content

موبائل تھے۔ کچھ ابھی تک پریس کانفرنس کی تصویریں دیکھ رہے تھے۔ رامس نے دونوں ہاتھ جیبوں میں ڈالے اور سنجیدہ بننے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولا۔ "جناب۔"

" کمپنی کی طرف سے ایک باضابطہ شکایت درج کروانی ہے۔"

جریر نے پیشانی پکڑ لی۔ "اب کیا ہوا؟"

آئران فوراً بولی۔ "آپ دونوں نے شادی کر لی۔"

"ہمیں نہیں بتایا۔"

"یہ ناانصافی ہے۔"

کمرے میں قہقہے گونج اٹھے۔ میو کی بے اختیار مسکرا دی۔

رامس نے ہاتھ اٹھا کر اعلان کیا۔ "لٰہذا۔۔۔"

"تعز گروپ کے تمام ملازمین متفقہ طور پر مطالبہ کرتے ہیں کہ آج رات ایک شاندار عشائیہ دیا جائے۔"

"اور بل۔۔۔" اس نے معنی خیز نظروں سے جریر کو دیکھا۔

Clubb of Quality Content

"آپ ادا کریں گے۔"

"کیوں؟" جریر فوراً بولا۔

"کیونکہ آپ دولہا ہیں۔"

"یہ منطق کس کتاب میں لکھی ہے؟"

"اسی کتاب میں جس میں لکھا ہے کہ جورو کا غلام بل ادا کرتا ہے۔"

پورا دفتر ایک بار پھر ہنس پڑا۔ میوکی نے فوراً سر جھکا لیا تاکہ لوگ اس کی ہنسی نہ دیکھ سکیں۔ جریر نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا۔ "دیکھا؟"

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے۔"

میوکی نے معصوم بن کر پوچھا۔

"میری وجہ سے؟"

"ہاں۔"

"میں نے کیا کیا؟"

"تم گر گئیں۔"

"میں جان بوجھ کر نہیں گری تھی۔"

"لیکن نتیجہ دیکھ لو۔"

آئزان نے دونوں کی بات کاٹ دی۔

"نہیں نہیں۔"

"آج کوئی بحث نہیں۔"

"آج جشن ہو گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی دوران کمپنی کے مالیاتی شعبے کے ایک بزرگ ملازم نے مسکراتے ہوئے کہا۔"جناب جریر۔"

"پچھلے دس سال میں پہلی بار پوری کمپنی اتنی خوش ہے۔"

"آج انکار مت کیجیے گا۔"

کمرے میں موجود کئی ملازمین نے فوراً تائید کی۔

"بالکل"!

"دعوت"!

"دعوت"!

"دعوت"!

جریر نے چند لمحے سب کو دیکھا۔ پھر مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔ "اگر میں منع کر دوں تو؟"

رامس نے فوراً جواب دیا۔ "تو ہم میڈیا کو بتادیں گے کہ شادی کی سب تصویریں مصنوعی ذہانت نے بنائی تھیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس بار میو کی بھی ہنس پڑی۔ کھل کر۔ دل سے۔ شاید کئی ہفتوں بعد پہلی بار۔ جریر چند لمحے اسے دیکھتا رہ گیا۔ اس کی ہنسی۔

اس کے چہرے پر لوٹتی زندگی۔ وہ بے فکری جو اتنے عرصے سے کہیں کھو گئی تھی۔ پھر اس نے سر ہلا دیا۔ "ٹھیک ہے۔"

"آج رات عشائیہ میری طرف سے۔" پورے دفتر میں خوشی کی آوازیں گونج اٹھیں۔ تالیاں۔ قہقہے۔ مبارکبادیں۔ دور دروازے کے قریب کھڑا افاٹر زان خاموشی سے یہ

سب دیکھ رہا تھا۔اس کی گہری نیلی آنکھوں میں سمندر تو ہمیشہ سے تھا، مگر آج پہلی بار اس سمندر میں ڈوبتا ہوا ایک عاشق دکھائی دے رہا تھا۔ ہر نمی، ہر خاموشی، ہر ٹھہرا ہوا سانس اپنے محبوب کی جدائی کی گواہی دے رہا تھا۔ وہ مسکرا بھی دیتا تو شاید آنکھیں اس کا راز فاش کر دیتیں۔اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی۔ شاید دل میں درد ابھی موجود تھا۔ مگر اس کے باوجود میو کی کو اتنے دنوں بعد اس طرح ہنستے دیکھ کر اسے سکون محسوس ہوا۔اس نے خاموشی سے نظریں جھکائیں۔اور دل ہی دل میں کہا۔

"خوش رہو۔" پھر وہ آہستہ سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔اس کی سمندری آنکھوں میں اچانک ایک انجان چمک ابھری۔ وہ کیا سوچ رہا تھا، کوئی نہیں جانتا تھا۔

جو فیصلہ کر چکا تھا کہ اب قسمت نہیں وہ خود انجام لکھے گا۔ چاہے اس کے لیے اسے پوری دنیا ہی کیوں نہ بدلنی پڑے۔

۔اس کی سمندری آنکھوں میں اب تنہائی نہیں تھی۔ وہاں ایک خاموش طوفان جنم لے چکا تھا۔

ایسا طوفان جو یا تو سب کچھ بدل دینے والا تھا، یا سب کچھ تباہ کر دینے والا۔

یا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جبکہ اندر پوری کمپنی پہلی بار اپنے دو سب سے ضدی اور مشکل افسران کی شادی کا جشن منانے کی تیاری کر رہی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

شام ڈھل چکی تھی۔ شہر کی روشنیاں ایک ایک کر کے جاگ رہی تھیں۔ میو کی اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب دوپہر کو آیا ہوا پارسل آخر کار اس نے کھولا۔ ڈبے کے اندر موجود کپڑا دیکھ کر وہ چند لمحوں کے لیے خاموش رہ گئی۔ "یہ کیا ہے؟"

اس نے آہستہ سے خود سے کہا۔ ہانا پہلے ہی ویڈیو کال پر موجود تھی۔ "کھولو کھولو"!

"مجھے بھی دکھاؤ"!

میو کی نے لباس باہر نکالا۔ اور اگلے ہی لمحے خاموش ہو گئی۔ وہ ایک شاہانہ رائل بلیو گاؤن تھا۔ گہرا نیلا رنگ۔ بالکل رات کے آسمان جیسا۔ کپڑے پر نفیس چمکدار کڑھائی تھی جو روشنی پڑنے پر ستاروں کی طرح جگمگاتی تھی۔ گاؤن کی آستینیں باریک جالی دار تھیں۔ اور اس کا دامن ٹخنوں تک لہراتا ہوا اترتا تھا۔ ساتھ ایک خوبصورت ڈبے میں چاندی اور نیلمی پتھروں کا ہار، بالیاں اور

Clubb of Quality Content

بریسلٹ رکھے تھے۔اور ایک الگ ڈبے میں نیلے رنگ کی خوبصورت ہیلز۔ہانا کی چیخ تقریباً اسپیکر سے باہر نکل آئی۔"اوہ میرے خدا"!

"جریر نے یہ بھیجا ہے؟"

میو کی نے ڈبے میں موجود چھوٹا سا کارڈ اٹھایا۔اس پر صرف ایک سطر لکھی تھی۔"آئران نے دھمکی دی تھی کہ اگر تم سفید یا سیاہ لباس پہن کر آئیں تو سارا الزام مجھ پر آئے گا۔ جریر"

ہانا زور سے ہنس پڑی۔"بیچارہ"!

"ضرور رامس اور آئران نے اسے مجبور کیا ہو گا۔"

میو کی کے ہونٹوں پر بھی بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔اس نے آہستہ سے کپڑے پر ہاتھ پھیرا۔پتہ نہیں کیوں مگر دل عجیب سا گرم ہو گیا۔

رات آٹھ بجے جریر کی گاڑی گھر کے باہر آ کر رکی۔وہ نیلے سوٹ میں ملبوس تھا۔سفید قمیض۔گہری نیلی ٹائی۔اور حسبِ عادت ترتیب سے بنے ہوئے بال۔وہ گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔جبکہ اس کے ہاتھوں میں نیلے ٹیولپس کا ایک خوبصورت گلدستہ تھا۔اسٹریٹ لائٹس کی مدھم روشنی میں ان پھولوں کا رنگ اور بھی گہرا اور پراسرار لگ رہا تھا۔جریر کی

زمردی آنکھیں گھر کے دروازے پر ٹکی تھیں، جیسے وہ کسی کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہو۔ مگر اس کے چہرے پر معمول سے زیادہ سنجیدگی تھی۔ شاید اس لیے کہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ میو کی اس لباس میں کیسی لگے گی۔

گھر کا دروازہ کھلا۔ اور جریر نے بے اختیار سر اٹھایا۔ اور میو کی باہر آئی تو چند لمحوں کے لیے وقت جیسے ٹھہر گیا۔ پھر کئی لمحوں تک کچھ نہ کہہ سکا۔ سرد شام کی ہوا اندر داخل ہوئی۔ سیڑھیوں کے اوپر میو کی کھڑی تھی۔ گہرے رائل بلیو ویلویٹ گاؤن میں ملبوس۔ نرم مخملی کپڑا روشنی پڑنے پر ہلکی سی چمک پیدا کر رہا تھا، جیسے نیلگوں رات نے خود اس کے وجود کا روپ دھار لیا ہو۔ گاؤن اس کے وجود پر نہایت نفاست سے ڈھلا ہوا تھا اور اس کا لمبا دامن سیڑھیوں پر لہراتا ہوا نیچے اتر رہا تھا۔ گردن کے قریب باریک چاندی کی کڑھائی ستاروں کی مانند جگمگا رہی تھی۔ اس کے ریشمی سیاہ بال کھلے ہوئے تھے۔ نرم لہروں کی صورت کندھوں سے نیچے بکھرے ہوئے۔ چند شرارتی لٹیں اس کے رخساروں کو چھو رہی تھیں۔

اور ان کے درمیان اس کی عنبری آنکھیں تھیں۔ وہی آنکھیں جن میں ہمیشہ ضد، ہمت اور زندگی موجزن رہتی تھی۔ مگر آج ان میں ایک عجیب سی نرمی بھی تھی۔ میو کی نے آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترنا شروع کیں۔ ہیلز کی مدھم آواز خاموش رات میں گونج رہی تھی۔ جریر صرف

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسے دیکھ رہا تھا۔اور آج پہلی بار اس کی خوبصورتی کو محسوس کر رہا تھا۔ جریر نے نگاہیں چند لمحوں کے لیے دوسری طرف موڑ لیں۔ مگر پھر دوبارہ اسی کی طرف کھنچ گئیں۔ جیسے چاہ کر بھی ہٹ نہیں سکتی تھیں۔

سچ تو یہ تھا کہ اس لمحے اسے میڈیا یاد نہیں تھا۔دفتر یاد نہیں تھا۔ کمپنی یاد نہیں تھی۔ حتیٰ کہ وہ ڈنر بھی یاد نہیں تھا جس کے لیے وہ آیا تھا۔اسے صرف ایک چیز یاد تھی۔

اس کے سامنے کھڑی لڑکی جو اس کی بیوی تھی۔وہی بیوی جس نے اس کی زندگی کے خاموش حصوں میں بھی اپنی موجودگی کا رنگ بھر دیا تھا۔

جس کی عنبری آنکھوں میں وہ ہمیشہ ایک عجیب سا سکون بھی دیکھتا تھا اور ایک سوال بھی اور آج انہی آنکھوں میں ایک الگ ہی روشنی تھی۔نہ مکمل سکون، نہ مکمل بے چینی بلکہ دونوں کے بیچ کہیں ٹھہری ہوئی ایک کیفیت تھی۔

جیسے وہ کچھ جانتی ہو، کچھ محسوس کر رہی ہو، مگر لفظوں میں نہیں کہہ پا رہی ہو۔وہ اسے دیکھ رہا تھا۔

اور ہر بار کی طرح اس بار بھی نظر ہٹانا آسان نہیں تھا۔

کیونکہ وہ آنکھیں صرف دیکھتی نہیں تھیں۔ سید ھادل کے اندر اتر جاتی تھیں۔اور وہ، ہمیشہ ان ہی آنکھوں میں کہیں کھو جاتا تھا۔اس کے اندر ایک خاموش سااعتراف جاگا۔

کہ وہ اس کی بیوی صرف نام کی نہیں تھی۔ بلکہ اس کی زندگی کے ہر اس احساس کی نمائندہ تھی جسے وہ خود بھی پوری طرح سمجھ نہیں پاتا تھا۔وہ لڑکی اس کی کمزوری بھی تھی اور اس کی سب سے بڑی طاقت بھی بن چکی تھی۔

جس کی عنبری آنکھوں میں وہ کبھی اپنا سکون دیکھتا تھا۔ جس کی موجودگی ہمیشہ اس کے اندر ایک خاموش ہلچل پیدا کر دیتی تھی۔ وہ لڑکی جس کی عنبری آنکھیں جیسے عام رنگ نہیں رکھتیں تھیں، بلکہ اپنے اندر ایک الگ ہی دنیا سموئے ہوئے تھیں۔ کبھی اپنی بے چینی اور آج انہی آنکھوں میں ایک ایسی چمک تھی جو اسے اپنے ہی دل کے سامنے کھڑا کر رہی تھی۔

وہ لمحہ جیسے وقت کے اندر ٹھہر گیا ہو اور صرف وہ آنکھیں بول رہی تھیں۔ جریر بس اسے دیکھتا رہ گیا۔

جیسے چند لمحوں کے لیے واقعی سب کچھ بھول گیا ہو۔

دفتر۔ میڈیا۔ کمپنی۔ مسائل۔ سب کچھ۔

میو کی دروازے کے قریب ہی کھڑی تھی۔ نیلی گاؤن میں ملبوس، سرد رات کی روشنی اس کے گرد کسی خواب سا منظر بنا رہی تھی۔ جریر چند لمحوں تک وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا، جیسے وقت اچانک سست پڑ گیا ہو۔ پھر اس کے لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ ابھری اور وہ آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھنے لگا۔ سرد ہوا اس کے کوٹ کے دامن سے کھیل رہی تھی جبکہ اس کی زمردی آنکھیں مسلسل میو کی پر ٹکی ہوئی تھیں۔

جب وہ اس کے قریب پہنچا تو چند لمحے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا، جیسے آس پاس کی دنیا میں اور کچھ موجود ہی نہ ہو۔ پھر اس نے ہاتھوں میں تھامے نیلے ٹیولپس اس کی طرف بڑھا دیے۔ میو کی نے حیرت سے گلدستہ تھاما تو جریر کی آنکھوں میں ایک عجیب سی نرمی اتر آئی، جیسے وہ پھول نہیں بلکہ اپنے دل کا کوئی خاموش احساس اس کے حوالے کر رہا ہو۔ نیلے ٹیولپس کے پیچھے سے اس کی نظریں اب بھی میو کی کے چہرے پر ٹھہری ہوئی تھیں، اور اُس لمحے جریر کو یوں لگا جیسے سرد رات میں کھلا سب سے خوبصورت پھول اس کے سامنے کھڑا ہو۔

"پتہ ہے، ان نیلے ٹیولپس میں اور تم میں ایک بات مشترک ہے۔"

میو کی بھنویں اٹھائے گی۔ "کیا؟"

"دونوں پر سے نظر ہٹانا مشکل ہے۔"

اور پھر کافی دیر تک جریر کے منہ سے کوئی آواز نہ نکلی۔

آخر میوکی نے ایک بھنو اٹھائی۔ "کیا ہوا؟" جریر نے آنکھ جھپکی۔ جیسے خواب سے باہر آیا ہو۔ پھر فوراً نظریں دوسری طرف کر لیں۔ "کچھ نہیں۔"

میوکی نے ہونٹ دبائے۔ "اچھا۔۔۔"

جریر نے کھانسی دبائی۔ کچھ چیزیں بدلتی نہیں۔ بس وقت انہیں نئے معنی دے دیتا ہے۔

"میں صرف۔۔۔" وہ رک گیا۔ پھر سر ہلاتے ہوئے بولا۔ "مجھے لگ رہا ہے رامس اور آئران کو خریداری کے لیے بھیجنا میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔"

"کیوں؟"

جریر نے گہرا سانس لیا۔ پھر آہستہ سے کہا۔ "کیونکہ آج رات میں دنیا بھر کے لوگوں کو نظرانداز کر سکتا ہوں سوائے تمہارے۔"

میوکی چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔ پھر اس کے گالوں پر ہلکی سی سرخی آگئی۔ اسی لمحے جریر نے نیچے اس کی ہیلز کی طرف دیکھا۔ اور فوراً بھنویں سکڑ گئیں۔ "رکو۔"

"اب کیا ہوا؟"

"یہ ہیلز کتنے انچ کی ہیں؟"

میوکی نے حیرت سے کہا۔"جریر"!

"میں سنجیدہ ہوں۔"

"میں گرنے نہیں والی۔"

"یہی بات تم نے دفتر میں بھی کہی تھی۔"

میوکی نے آنکھیں گھمائیں۔"پانچ منٹ شادی کو ہوئے ہیں اور تم پہلے ہی محافظ موڈ میں چلے گئے ہو۔"

جریر نے دروازہ کھولتے ہوئے جواب دیا،

"پانچ منٹ؟"

"میوکی، میں تو دو سال سے محافظ موڈ میں ہوں۔"

اس بار میوکی واقعی ہنس پڑی۔

اور جریر چند لمحے پھر اسے دیکھتا رہ گیا۔ وہی ہنسی۔ وہی چمکتی ہوئی آنکھیں۔ اور وہی لڑکی جس نے جانے کب اس کی پوری دنیا کو اپنی طرف موڑ دیا تھا۔ جریر نے آخر کار ہاتھ آگے بڑھایا۔ "تشریف لائیں، مائی لیڈی۔"

میو کی نے جیسے ہی پہلی سیڑھی اترنے کے لیے قدم بڑھایا، اس کے لمبے رائل بلیو ویلویٹ گاؤن کا دامن ہلکا سا اس کی ہیل کے گرد لپٹنے لگا۔ وہ خود اسے سنبھالنے ہی والی تھی کہ جریر فوراً ایک قدم آگے بڑھا۔ بغیر کچھ کہے اس نے دوبارہ اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا۔ میو کی نے چند لمحے اس کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر خاموشی سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ جریر کی انگلیاں اس کی انگلیوں کے گرد بند ہو گئیں۔ مضبوط مگر بے حد محتاط۔ جیسے وہ اب بھی ڈر رہا ہو کہ کہیں اسے تکلیف نہ پہنچ جائے۔ "آرام سے۔" اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

پھر جھک کر گاؤن کا اگلا حصہ ہلکا سا اوپر اٹھا لیا تاکہ دامن سیڑھیوں میں نہ الجھے۔ میو کی ایک لمحے کے لیے ساکت رہ گئی۔ "جریر"!

اس کی آواز میں حیرت شامل تھی۔

"میں خود سنبھال سکتی ہوں۔"

جریر نے اوپر دیکھے بغیر جواب دیا،

"مجھے معلوم ہے۔"

"پھر؟"

"پھر بھی۔"

میو کی کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ یہی تو مسئلہ تھا۔ وہ ہمیشہ یہی کہتا تھا۔ "مجھے معلوم ہے۔"

اور پھر بھی ہر بار اس کی مدد کے لیے موجود ہوتا تھا۔

جریر ایک ایک سیڑھی پر اس کے ساتھ چل رہا تھا۔

ایک ہاتھ میں اس کا ہاتھ۔ دوسرے ہاتھ سے گاؤن کا دامن سنبھالے ہوئے۔ گویا یہ کوئی معمولی سا کام نہیں بلکہ دنیا کا سب سے اہم فرض ہو۔ اوپر لگے فانوس کی سنہری روشنی ان دونوں پر پڑ رہی تھی۔ ویلویٹ کے نیلے کپڑے پر روشنی لہریں بنا رہی تھی۔ اور میو کی بار بار جریر کو دیکھ رہی تھی۔ وہ مکمل سنجیدگی سے صرف اس بات پر توجہ دے رہا تھا کہ کہیں وہ پھسل نہ جائے۔

"تم ہر چیز کو اتنا سنجیدہ کیوں لے لیتے ہو؟"

میوکی نے آہستہ سے پوچھا۔

جریر نے سیڑھی کی آخری پائیدان پر پہنچ کر سر اٹھایا۔

ان کی نظریں ملیں۔ بہت قریب سے۔ اتنی قریب کہ میوکی اس کی زمردی آنکھوں میں اپنی جھلک دیکھ سکتی تھی۔

جریر چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔

پھر ہلکی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آئی۔

"کیونکہ تم ہر چیز کو اتنا غیر سنجیدہ لیتی ہو۔"

میوکی نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

اور دونوں رات کی روشن سڑکوں کی طرف روانہ ہو گئے۔

جبکہ جریر کے دل کی دھڑکن اب بھی معمول سے کہیں زیادہ تیز تھی۔

--*-*-*-*-*-*

گاڑی شہر کی روشن سڑکوں پر خاموشی سے آگے بڑھ رہی تھی۔ باہر رات کی روشنیاں شیشوں پر رنگ بکھیر رہی تھیں۔ان کے سامنے واقع فائیو اسٹار ہوٹل تک پہنچنے میں ابھی تقریباً چالیس منٹ باقی تھے۔ مگر جریر کا دھیان سڑک پر نہیں تھا۔ کم از کم مکمل طور پر نہیں۔ وہ وقفے وقفے سے میوکی کی طرف دیکھ لیتا۔اور ہر بار اس کا دل عجیب طرح سے دھڑک اٹھتا۔

جیسے دماغ اب بھی اس حقیقت کو قبول نہ کر پا رہا ہو کہ اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی یہی وہ لڑکی ہے جو چند گھنٹے پہلے اس کی انگوٹھی پہن چکی ہے۔ دوسری طرف میوکی سامنے لگے آئینے میں خود کو دیکھ رہی تھی۔ کبھی اپنے بال درست کرتی۔ کبھی کان کی بالی کو چھوتی۔ کبھی گاؤن کے کندھے پر ہاتھ پھیرتی۔اسے شاید احساس ہی نہیں تھا کہ کوئی اسے مسلسل دیکھ رہا ہے۔اچانک اس کے فون پر پیغام آیا۔

"ہانا۔" میوکی نے پیغام کھولا۔اور فوراً ہنس پڑی۔

"کیا ہوا؟" جریر نے پوچھا۔

میوکی نے فون اس کی طرف کر دیا۔ہانا کا پیغام تھا۔

"فوراً تصاویر بھیجو، ورنہ میں خود میڈیا والوں سے مانگ لوں گی۔"

جریر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ واقعی ایسا کر سکتی ہے۔"

"بالکل کر سکتی ہے۔"

میوکی نے فوراً موبائل کیمرہ کھولا۔ "رکو۔"

"کیا؟"

"تصویر لیتے ہیں۔"

جریر نے سٹیئرنگ مضبوطی سے پکڑا۔

"میں گاڑی چلا رہا ہوں۔"

"تو؟"

"تو لوگ عام طور پر اسی وجہ سے تصویر نہیں لیتے۔"

میوکی نے جواب دینے کے بجائے اپنا فون اٹھا لیا۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر آرام سے اس کی طرف جھکی۔ اتنا قریب کہ اس کے بالوں کی چند لٹیں جریر کے کندھے سے چھو گئیں۔

جریر کی سانس ایک لمحے کو رک گئی۔ "مائی لیڈی"!

"خاموش۔" وہ پوری سنجیدگی سے تصویر کا زاویہ درست کر رہی تھی۔

پھر اس نے اپنا سر اس کے کندھے کے قریب کیا۔ اور مسکراتے ہوئے تصویر لے لی۔ کلک۔ چند لمحوں کے لیے جریر واقعی ساکت رہ گیا۔ ہاتھ سٹیئرنگ پر تھے۔ نگاہ سامنے سڑک پر تھی۔ مگر دماغ کہیں اور۔ "ہو گئی۔" میوکی نے اطمینان سے کہا۔ ہر چیز اپنی جگہ مانگتی ہے اور کچھ رشتے بس خاموشی سے اپنی جگہ بنا لیتے ہیں۔ جریر نے گلا صاف کیا۔ "اچھا۔"

"ہانا کے لیے تھی۔"

"ہاں۔"

"صرف ہانا کے لیے۔"

"بالکل۔" میوکی نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

"تم اتنے عجیب کیوں ہو؟"

"میں؟"

"ہاں تم۔"

"میں تو گاڑی چلا رہا ہوں۔"

میو کی ہنس دی۔اور جریر نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ وہ سامنے سڑک دیکھ رہی تھی۔چند لمحوں بعد میو کی نے اپنے بیگ سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی۔ جریر نے ایک نظر ڈالی۔

"اب کیا؟"

"عطر۔"

"تم پہلے ہی لگا چکی ہو۔"

"وہ دوپہر کا تھا۔"

جریر نے بے بسی سے سر ہلایا۔ میو کی نے کلائی پر ہلکا سا عطر لگایا۔ پھر گردن کے قریب۔نرم سی خوشبو فوراً گاڑی میں پھیل گئی۔ جریر نے ایک گہرا سانس لیا۔اور فوراً پچھتایا۔

وہ خوشبو عجیب تھی۔نہ بہت تیز۔۔۔نہ بہت ہلکی۔ جیسے برفیلے موسم میں اچانک چیری کے پھول کھل جائیں۔

ایک لمحے کو اسے لگا جیسے گاڑی کی ہوا بھی نرم پڑ گئی ہو۔اس نے بے اختیار آنکھیں بند کیں، پھر فوراً خود کو سنبھال لیا۔

"تمہاری یہ خوشبو۔۔۔" وہ آہستہ سے بولا۔ "انسان کو چند سیکنڈ کے لیے اپنی منزل ہی بھلا دیتی ہے۔"

میو کی نے ابرو اٹھائی۔ "تعریف کر رہے ہو؟"

جریر نے خشک سا قہقہہ دبایا۔ "نہیں۔۔۔ شکایت۔ ڈرائیو نگ کے دوران اتنی اچھی خوشبو لگانا بھی ایک قسم کی سازش ہے۔"

میو کی کے ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ پھیل گئی۔

" تو پھر مطلب اثر ہو گیا؟"

جریر نے نظریں سڑک پر جمائے رکھیں۔ "بد قسمتی سے۔۔۔ ہاں۔"

میو کی خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔ "اتنی پسند آئی؟"

جریر نے ہلکی سی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بڑبڑایا۔ "خوشبو نہیں مسئلہ یہ ہے کہ جس پر یہ خوشبو سجتی ہے، اس سے نظریں ہٹانا مشکل ہو جاتا ہے۔"

میوکی نے اسے دیکھ لیا۔

"کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں۔"

"جھوٹ۔"

جریر نے نظریں سڑک پر جمائیں۔ "تم لوگوں کو اتنی خوشبو لگانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوتی ہے؟"

"کیونکہ اچھی لگتی ہے۔"

"یہی مسئلہ ہے۔"

"کیا؟"

"کچھ نہیں۔"

میوکی ہنسی روکنے لگی۔ اور جریر نے فیصلہ کیا کہ باقی سفر وہ صرف سڑک کو دیکھے گا۔ صرف سڑک کو۔ پھر اسے کچھ یاد آیا۔ میوکی اپنی نیلی گاؤن کی جھریاں درست کرتے ہوئے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ اس کے پاس والی سیٹ پر نیلے ٹیولپس کا گلدستہ رکھا تھا، جن کی مہک گاڑی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں پھیل رہی تھی۔ اچانک جریر نے ایک ہاتھ اسٹیئرنگ پر رکھتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اپنی کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔

"ایک منٹ۔"

میوکی نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔ "کیا ہوا؟"

جریر نے جواب دینے کے بجائے ایک چھوٹا سا نیوی بلیو مخملی ڈبہ اس کی طرف بڑھا دیا۔ "یہ تمہارے لیے ہے۔"

میوکی کی پلکیں بے اختیار جھپکیں۔ "میرے لیے؟"

"نہیں، ڈرائیور کے لیے۔"

جریر کے خشک لہجے پر وہ ہنس پڑی۔ "بہت مزاحیہ ہو تم۔"

"مجھے معلوم ہے۔"

اس نے ڈبہ کھولا تو اندر سنہری بیل کی شکل کا ایک نازک بریسلیٹ رکھا تھا، جس پر چھوٹے چھوٹے نیلگوں پتھر جگمگا رہے تھے، جیسے رات کے آسمان میں بکھرے ستارے۔ کچھ لمحوں کے

لیے میو کی خاموش رہ گئی۔ "جریر۔۔۔ یہ بہت خوبصورت ہے۔" "شاید اس کا اصل مالک ملنے کا انتظار کر رہا تھا۔" میو کی حیرت سے اسے دیکھے گی۔ "اور اب مل گیا؟"

جریر اس کی کلائی پر نظر ڈالتے ہوئے ہلکا سا مسکرایا۔

"ہاں۔اب بالکل ٹھیک لگ رہا ہے۔ "

جریر نے ایک نظر اس پر ڈالی اور گاڑی آہستہ کرتے ہوئے سڑک کے کنارے روک دی۔ "ہاتھ دو۔"

میو کی نے بے اختیار اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ جریر نے بڑی احتیاط سے اس کی کلائی تھامی اور بریسلیٹ باندھ دیا۔

Clubb of Quality Content

اس کی انگلیوں کا ہلکا سا لمس میو کی کے دل کی دھڑکن بے ترتیب کرنے کے لیے کافی تھا۔ بریسلیٹ اس کی سفید کلائی پر ایسے چمک رہا تھا جیسے نیلے ٹیولپس کی کوئی ننھی شاخ اس کے ہاتھ پر کھل گئی ہو۔ ہمارا رشتہ وقت تک محدود نہیں۔ یہ ایک ایسا تعلق ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گا، اور میں نہیں چاہتا کہ کبھی ایسا دن آئے جب تم مجھے بھول جاؤ۔۔۔ چاہے میں سامنے ہوں یا

نہیں، میں چاہتا ہوں میری یاد تمہارے ساتھ رہے۔اور اگر کبھی تم مجھے بھول بھی جاؤ، تو بس یہ یاد رکھنا کہ میں پھر بھی کہیں نہ کہیں تمہارے ساتھ رہوں گا۔"

جریر چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔

"اب ٹھیک ہے۔"

"کیا ٹھیک ہے؟"

اس کی زمردی آنکھوں میں ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

"اب تم واقعی ان بلیو ٹیولپس جیسی لگ رہی ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میو کی کے گالوں پر ہلکی سی سرخی دوڑ گئی۔

وہ نظریں چرا کر کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی مگر شیشے میں اب بھی جریر کی مسکراتی ہوئی پر چھائی نظر آرہی تھی،اور پہلی بار اسے محسوس ہوا کہ شاید یہ اچانک ہونے والی شادی اتنی اچانک بھی نہیں تھی جتنی وہ سمجھتی تھی۔

چالیس منٹ بعد گاڑی ایک شاندار ہوٹل کے سامنے آکر رکی۔

سنہری روشنیوں سے جگمگاتی عمارت۔ سرخ قالین۔ دروازے پر کھڑے استقبالیہ ملازمین۔ جریر فوراً گاڑی سے اترا۔اور حسبِ عادت پہلے میو کی والی طرف آیا۔ دروازہ کھولا۔ پھر ہاتھ آگے بڑھایا۔ میو کی نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"شکریہ۔"

"ہم ابھی سیڑھیاں بھی چڑھنے والے ہیں۔"

جریر نے یاد دلایا۔

"اوہ نہیں۔"

"اوہ ہاں۔"

میو کی ہنستے ہوئے نیچے اتری۔ مگر لمبے ویلویٹ گاؤن کا دامن دروازے میں ہلکا سا الجھ گیا۔ جریر فوراً گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ نہ جلدی میں۔ نہ جھنجھلاہٹ کے ساتھ۔ بلکہ پوری توجہ سے۔ اس نے گاؤن کا پھیلا ہوا حصہ درست کیا۔ دامن کو سیدھا کیا۔ تاکہ وہ آرام سے چل سکے۔ میو کی حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔ "تمہیں اتنی سمجھ کب سے آگئی؟"

اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ جریر نے اوپر دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زمردی آنکھوں میں ہلکی سی شرارت چمکی۔

"مسٹر ہاک بننے کے بعد۔"

میوکی ہنس پڑی۔

"واقعی؟"

"ہاں۔" وہ اٹھتے ہوئے بولا۔

"جب سے میری زندگی میں ایک ایسی خاتون آئی ہے جو ہر تیسرے دن گرنے کی کوشش کرتی ہے۔"

"میں اتنی بھی نہیں گرتی۔"

"دفتر۔"

"ایک بار۔"

"پل۔"

"وہ الگ تھا۔"

"سیڑھیاں۔"

"جریر"!

وہ ہنس پڑا۔ پھر آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔ "چلیں؟"

میو کی نے چند لمحے اسے دیکھا۔ پھر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ اور دونوں ایک ساتھ روشن دروازوں کی طرف بڑھ گئے۔ جیسے ارد گرد کی ساری چکاچوند، تمام شور اور دنیا کی تمام پیچیدگیاں چند لمحوں کے لیے پیچھے رہ گئی ہوں۔

*_*_*_*_*_*_*_*

ہوٹل کے عظیم الشان بال روم کے دروازے کھلتے ہی روشنیوں کا سیلاب ان پر پڑا۔ اندر سنہری فانوس جگمگا رہے تھے۔ ہلکی موسیقی فضا میں بکھری ہوئی تھی۔ شیشے کی دیواروں سے شہر کی رات نظر آ رہی تھی۔ اور تقریباً پوری کمپنی، کاروباری شراکت دار اور کئی معروف شخصیات وہاں موجود تھیں۔

جیسے ہی جریر اور میو کی اندر داخل ہوئے، گفتگوؤں کا شور چند لمحوں کے لیے مدھم پڑ گیا۔ کئی نظریں بے اختیار ان کی طرف اٹھ گئیں۔ جریر گہرے نیلے سوٹ میں غیر معمولی طور پر وجیہہ

لگ رہا تھا۔ جبکہ اس کے ساتھ چلتی میو کی اپنے رائل بلیو ویلویٹ گاؤن میں کسی شاہی تقریب کی ملکہ محسوس ہو رہی تھی۔ اس کا ہاتھ جریر کے بازو پر تھا۔ اور دونوں ایک ساتھ چل رہے تھے۔ جیسے برسوں سے اسی طرح تقریبات میں شریک ہوتے آئے ہوں۔ "یہ واقعی شادی شدہ لگتے ہیں۔"

کسی نے سرگوشی کی۔ "استقبالیہ کب ہے؟"

ایک کاروباری ساتھی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

جریر نے ایک لمحے کے لیے میو کی طرف دیکھا۔ پھر بولا۔

"ابھی تو ہم خود منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔"

"منصوبہ بندی؟"

"جی۔"

میو کی نے پہلی بار گفتگو میں حصہ لیا۔

"ہم دونوں کی مصروفیات دیکھتے ہوئے شاید پہلے تاریخ طے کرنا بھی ایک منصوبہ ہی ہوگا۔"

سب ہنس پڑے۔ دوسری طرف رامس فوراً بولا۔

"میں گواہی دیتا ہوں، ان دونوں کو ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ جمع کرنا خود ایک معجزہ ہے۔"

آئران نے فوراً اضافہ کیا۔

"اور اگر استقبالیہ ہوا تو میں سجاوٹ کی ذمہ دار ہوں۔"

"بالکل نہیں۔"

جریر فوراً بولا۔

"پچھلی بار تم نے دفتر کی سالگرہ پر پورا بجٹ پھولوں پر خرچ کر دیا تھا۔"

"وہ فن تھا۔"

"وہ مالی تباہی تھی۔"

قہقہے گونج اٹھے۔اور پہلی بار میو کی نے محسوس کیا کہ شاید وہ واقعی اس شام سے لطف اندوز ہو رہی ہے۔کچھ دیر بعد موسیقی بدل گئی۔رقص کے لیے ہال کے درمیان جگہ خالی کر دی گئی۔جوڑوں نے آہستہ آہستہ رقص شروع کر دیا۔یہ روایتی بال روم طرز کا رقص تھا جس میں کچھ دیر بعد ساتھی بدلتے رہتے تھے۔میو کی نے حیرت سے جریر کو دیکھا۔

"مجھے امید ہے تم یہ جانتے ہو۔"

جریر نے ابرو اٹھایا۔

"میں تمہارا محافظ رہا ہوں۔"

"یہ جواب نہیں ہے۔"

"میں زندہ بچ گیا ہوں۔"

"یہ بھی جواب نہیں ہے۔"

"تو پھر نہیں جانتا۔"

میوکی بے اختیار ہنس دی۔ رقص شروع ہوا۔ پہلے چند لمحوں تک جریر حیرت انگیز طور پر اچھا نبھاتا رہا۔ پھر ایک بار اس نے غلط قدم رکھا۔ "اوہ۔"

"میرے پاؤں پر قدم رکھا تم نے۔"

میوکی نے سرگوشی کی۔

"غلطی سے۔"

"یقیناً۔"

چند منٹ بعد جوڑیاں تبدیل ہوئیں۔

اور قسمت کا عجیب کھیل میو کی فرزان کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

فرزان کی نظریں بے اختیار میو کی کے چہرے پر ٹھہر گئیں۔جب اس نے ان عنبری آنکھوں میں جھانکا تو وقت جیسے ایک لمحے کو رک گیا۔ان نگاہوں کی حرارت،ان میں بسی مانوس سی نرمی۔۔۔سب کچھ اسے برسوں پیچھے لے گیا۔یوں محسوس ہوا جیسے تقدیر نے اس کی چھن جانے والی دنیا کا ایک دھندلا سا عکس پھر اس کے سامنے لا کھڑا کیا ہو۔چہرہ کسی اور کا تھا،مگر آنکھوں میں بسنے والی اپنائیت۔۔۔وہی تھی جسے وہ کبھی اپنی پوری کائنات کہا کرتا تھا۔

فرزان نے احترام سے سر جھکایا۔"اگر اجازت ہو؟"

میو کی نے مسکرا کر ہاتھ بڑھا دیا۔"ضرور۔"

دونوں آہستہ آہستہ رقص کے دائرے میں شامل ہو گئے۔

اس کے ہونٹوں پر ایک مدھم،ناقابلِ فہم مسکراہٹ ابھری۔اسی لمحے اس کے دل میں ایک خاموش خواہش نے جنم لیا۔شاید تقدیر نے اس سے سب کچھ چھین کر،برسوں بعد کسی انجان

Clubb of Quality Content

انداز میں ایک دروازہ پھر کھول دیا تھااور اس بار وہ اس دروازے کو اتنی آسانی سے بند ہونے نہیں دے گا۔

دور دوسری طرف آئران جریر کے ساتھ تھی۔"تم خوش ہو؟"

آئران نے اچانک پوچھا۔ جریر کی نظریں بے اختیار میو کی طرف چلی گئیں۔ وہ چند قدم دور فرزان کے ساتھ رقص کر رہی تھی۔ گاؤن کا نیلا دامن روشنی میں لہرا رہا تھا۔ عنبری آنکھوں میں برسوں بعد سکون دکھائی دے رہا تھا۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جریر بولا۔"خوش؟"

"ہاں۔"

اس نے ایک گہرا سانس لیا۔ پھر آہستہ سے کہا۔

"میں مطمئن ہوں۔"

آئران مسکرا دی۔

"یہ تمہارے لیے خوش ہونے سے بھی بڑا لفظ ہے۔"

جریر نے جواب نہیں دیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا آئران درست کہہ رہی تھی۔ دوسری طرف فرزان خاموشی سے میو کی کے ساتھ قدم ملا رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فرزان نے آہستگی سے نظریں جھکا لیں، مگر اس کی سمندری آنکھوں میں ایک خاموش فیصلہ اتر چکا تھا۔ وہ جانتا تھا، اس کے سامنے کھڑی لڑکی وہ نہیں تھی مگر اس کی روح میں کسی اپنے کی خوشبو ضرور بسی ہوئی تھی۔ اور بعض خوشبوئیں انسان کو وہ فیصلے لینے پر مجبور کر دیتی ہیں، جن کی بازگشت برسوں تک سنائی دیتی ہے۔

آخر اس نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

"آپ واقعی خوش ہیں؟"

میو کی چند لمحے خاموش رہی۔ پھر اس کی نگاہ غیر ارادی طور پر جریر کی طرف چلی گئی۔ "شاید۔۔۔" وہ دھیرے سے بولی۔

Clubb of Quality Content

"کافی عرصے بعد خود کو محفوظ محسوس کر رہی ہوں۔"

فرزان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی۔ اگرچہ دل میں ہلکا سا درد ابھی بھی موجود تھا۔ "یہ اچھی بات ہے۔" اس نے آہستہ سے کہا۔

اسی لمحے فرزان کے دل میں ایک خاموش خواہش نے جنم لیا۔ شاید قسمت نے اس سے سب کچھ چھین کر اسے دوبارہ کچھ لوٹانے کا راستہ چن لیا تھا۔

موسیقی دوبارہ بدلی۔اور جوڑیاں ایک بار پھر تبدیل ہونے لگیں۔اس بار میو کی سیدھی جریر کے سامنے آکر رک گئی۔چند لمحوں کے لیے دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔شور ختم ہو گیا۔لوگ غائب ہو گئے۔جیسے پورا ہال دھندلا پڑ گیا ہو۔جریر نے آہستہ سے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔میو کی نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ دیا۔دوسرا ہاتھ اس کی کمر کے قریب آیا۔نہایت احتیاط سے۔جیسے اب بھی ڈر ہو کہ کہیں اسے تکلیف نہ پہنچ جائے۔موسیقی کی تال پر دونوں آہستہ آہستہ حرکت کرنے لگے۔"اب بھی میرے پاؤں پر قدم رکھو گے؟"

میو کی نے سرگوشی کی۔جریر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔

"نہیں۔"

"اتنا اعتماد؟"

"اس بار میری توجہ مکمل ہے۔"

"واقعی؟"

"ہاں۔"

وہ آہستہ سے بولا۔

"کیونکہ اس بار سامنے تم ہو۔"

میو کی کا دل ایک لمحے کو دھڑکنا بھول گیا۔فانوسوں کی روشنی ان دونوں پر پڑ رہی تھی۔نیلا لباس۔نیلا سوٹ۔ہاتھوں میں ہاتھ۔اور پورے ہال کی نظریں ان پر تھیں۔رامس نے دور کھڑے ہو کر سر ہلایا۔"دیکھو ان دونوں کو۔"آئران نے مسکرا کر جواب دیا۔"شاہی جوڑا۔"اور واقعی اس لمحے وہ کسی کاروباری تقریب کے مہمان نہیں لگ رہے تھے۔بلکہ کسی داستان کے ملکہ اور بادشاہ محسوس ہو رہے تھے۔جو طوفانوں، جنگوں اور آزمائشوں سے گزر کر بالآخر ایک ہی روشنی کے نیچے آ کھڑے ہوئے تھے۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہال کی موسیقی آہستہ آہستہ ایک نرم، رومانوی دھن میں بدل گئی۔روشنی کچھ مدھم کر دی گئی تھی، صرف فانوسوں کی سنہری چمک باقی تھی جو شیشے کے فرش پر پانی کی لہروں کی طرح پھیل رہی تھی۔ہوا میں خوشبو، ہلکی سی ہنسی، اور شیشوں کی ٹکراہٹ شامل تھی۔اور اسی دائرے کے بیچ میں جریر اور میو کی پھر سے ایک ساتھ آ گئے۔جریر نے میو کی کا ہاتھ تھاما۔اس بار پہلے سے زیادہ اعتماد کے ساتھ۔مگر پھر بھی اس کے لمس میں وہی احتیاط تھی، جیسے وہ اسے ہر حال میں محفوظ رکھنا چاہتا ہو۔میو کی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔اور دونوں نے آہستہ آہستہ رقص

شروع کیا۔ ہر قدم موسیقی کے ساتھ ہم آہنگ تھا۔ جریر کی گرفت مضبوط مگر نرم تھی۔ میو کی کا گاؤن ہر موڑ پر ہلکے سے لہراجاتا تھا، جیسے نیلا سمندر اس کے گرد گھوم رہا ہو۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔ اور عجیب بات یہ تھی کہ اس لمحے کسی کو الفاظ کی ضرورت نہیں تھی۔ دور کنارے پر ایلا اور ہارپر بھی موجود تھے۔ ان کی نظروں میں وہی پرانی چمک تھی۔ وہ آہستہ آہستہ بھیڑ کے درمیان گھلتے جارہے تھے، مگر ان کی نظر مسلسل جریر اور میو کی پر تھی۔ ہارپر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "اب بھی بچا رہے ہو اسے؟"

ایلا نے سرد نظر سے رقص کرتے جوڑے کو دیکھا۔

"یہ صرف بچانا نہیں ہے۔"

"یہ قبضہ ہے۔" وہ دونوں آہستہ آہستہ حرکت کرتے ہوئے قریب آرہے تھے۔ ان کے قدم بھی موسیقی کے ساتھ تھے، مگر ارادے مختلف۔ دوسری طرف جریر نے میو کی کو تھوڑا سا گھمایا۔

اور پھر دوبارہ اپنی طرف کھینچا۔ میو کی نے ہلکی سی سانس لی۔ "تمہیں ڈانس آگیا آخر؟" جریر نے سیدھا جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں سیکھ رہا ہوں۔"

"کس سے؟"

"تم سے۔"

میو کی چند لمحے خاموش رہی۔

پھر ہلکی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آئی۔ان کے ارد گرد لوگ رقص کر رہے تھے۔ لیکن ان دونوں کے لیے جیسے دنیا تھم گئی تھی۔ صرف وہ دونوں تھے۔اور موسیقی۔اسی لمحے ایلا اور ہارپر قریب آ گئے۔وہ بھی رقص کے دائرے میں شامل ہو گئے۔ مگر ان کی موجودگی میں ایک سرد سی کشید گی تھی۔ہارپر نے جریر کو دیکھتے ہوئے آہستہ کہا۔"تم واقعی سوچتے ہو کہ تم اسے ہمیشہ بچا سکتے ہو؟"جریر نے ایک لمحے کے لیے بھی نظر نہیں ہٹائی۔وہ میو کی کے ساتھ قدم ملا رہا تھا۔پھر دھیمی مگر سخت آواز میں بولا۔"میں سوچتا نہیں ہوں۔"

"میں کرتا ہوں۔"

ایلا نے ہلکی سی مسکراہٹ دی۔

"ہر چیز پر کنٹرول ممکن نہیں ہوتا، جریر۔"

میو کی نے یہ جملہ سن لیا۔

اس کی آنکھیں تھوڑی سی سخت ہو گئیں۔

مگر اس نے رقص نہیں روکا۔ جریر نے آہستہ سے میو کی کمر پر گرفت مضبوط کی۔ "میں کنٹرول نہیں کر رہا۔"

"میں حفاظت کر رہا ہوں۔" موسیقی کا ٹمپیو تھوڑا بڑھا۔ اور چاروں ایک ہی دائرے میں آ گئے۔ ایک طرف جریر اور میو کی۔ دوسری طرف ایلا اور ہارپر۔ لوگ اب محسوس کرنے لگے تھے کہ ماحول بدل رہا ہے۔ یہ صرف ڈانس نہیں رہا تھا۔ یہ ایک خاموش مقابلہ بن گیا تھا۔ ایلا نے میو کی کو دیکھ کر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں اندازہ ہے وہ تمہیں کس حد تک لے جا رہا ہے؟"

میو کی نے پہلی بار براہ راست اسے دیکھا۔

اس کی آواز نرم مگر واضح تھی۔

"مجھے اندازہ ہے۔"

"پھر بھی؟"

میو کی نے جریر کی طرف ایک مختصر سی نظر ڈالی۔

پھر کہا۔ "پھر بھی میں یہاں ہوں۔"

جریر کے چہرے پر ایک ہلکی سی سکون بھری لہر آئی۔ ہارپر نے دانت بھینچ لیے۔ مگر وہ بھی رقص جاری رکھے ہوئے تھا۔ جریر نے آہستہ سے میو کی کو ایک گھماؤ دیا۔ اور پھر اسے واپس اپنی طرف لے آیا۔ اب ان کے درمیان فاصلہ تقریباً ختم تھا۔

"تم ٹھیک ہو؟" جریر نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

میو کی نے سر ہلایا۔ "ہاں۔"

"کیونکہ تم ساتھ ہو۔" یہ جملہ اتنا سادہ تھا۔ مگر جریر کے دل میں کہیں گہرائی تک اتر گیا۔ دور ایلا اور ہارپر کی نظریں اس لمحے ایک دوسرے سے ملیں۔ اور دونوں نے جان لیا کہ یہ جوڑا صرف ساتھ نہیں ہے۔ یہ ایک دوسرے کے لیے ڈھال بن چکا ہے۔

اور اس ڈھال کو توڑنا اتنا آسان نہیں ہوگا۔

--*-*-*-*-*-*-*

ناولز کلب

ہال کی روشنیاں اچانک مکمل طور پر بجھ گئیں۔اندھیرا اتنا گہرا تھا کہ جیسے پوری جگہ کو نگل گیا ہو۔چند سیکنڈ کے لیے صرف لوگوں کی بے ترتیب آوازیں سنائی دیں۔"کیا ہوا؟"

"لائٹس کیوں بند ہوئیں؟ایمرجنسی؟"

جریر کا دل ایک دم رک سا گیا۔اس کا ہاتھ فوراً آگے بڑھا۔

"مائی لیڈی؟"مگر جواب نہیں آیا۔صرف خاموشی تھی۔وہ تیزی سے اسی جگہ گیا جہاں وہ آخری بار اس کے ساتھ تھا۔مگر وہاں اب صرف خالی جگہ تھی۔دوسری طرف، کوریڈور میں میوکی آہستہ آہستہ ریسٹ روم کی طرف بڑھ رہی تھی۔اس کا ہاتھ دیوار کے ساتھ تھا۔اندھیرا مکمل تھا، صرف ہنگامی لائٹس کی ہلکی سرخی ماحول کو اور خوفناک بنا رہی تھی۔اچانک اس کے پیچھے قدموں کی آواز آئی۔وہ فوراً مڑی مگر اسی لمحے ایک ہاتھ نے اس کی حرکت کو روکنے کی کوشش کی۔میوکی نے مزاحمت کی کوشش کی۔"کون ہو تم؟"مگر آواز ادھوری رہ گئی۔اندھیرے میں صرف ایک تیز لمحہ اور پھر ایک جھٹکا۔

ہال کے اندر سے کسی نے دور سے دیکھا کہ ایک دروازہ تیزی سے بند ہوا۔بس اتنا ہی۔کوئی چیخ نہیں۔کوئی شور نہیں۔صرف ایک خاموشی جو خطرناک حد تک بڑھ گئی تھی۔اور جب لائٹس

واپس آئیں۔ میو کی وہاں نہیں تھی۔ جریر ایک لمحے کے لیے بالکل ساکت کھڑا رہ گیا۔ جیسے دماغ نے ابھی تک حقیقت قبول نہ کی ہو۔ پھر اس کی آنکھوں میں وہ خطرناک خاموشی آگئی۔ جو صرف اس وقت آتی تھی جب وہ کسی چیز کو کھونے کے لیے تیار نہیں ہوتا تھا۔ اور اس نے آہستہ سے کہا۔

"میو کی یہاں تھی۔"

"اب نہیں ہے۔"

*_*_*_*_*_*_*_*

اندھیرا رات کے ساتھ اور بھی گہرا ہو چکا تھا۔ ہوٹل کے پچھلے حصے میں موجود پارکنگ ایریا میں ایک سیاہ وین خاموشی سے کھڑی تھی۔ انجن بند تھا۔ مگر اندر موجود افراد کی سانسیں تیز تھیں۔ "جلدی کرو۔" ایک سخت آواز سنائی دی۔ ہارپر وین کے دروازے کے پاس کھڑا تھا۔ اور ایلا چند قدم دور نگرانی کر رہی تھی۔ میو کی کو زبردستی اندر لایا جا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے نہیں تھے، مگر اس کی مزاحمت کو مکمل طور پر قابو کیا جا رہا تھا۔ وہ مسلسل پیچھے مڑ کر دیکھنے

کی کوشش کر رہی تھی۔"جریر!"اس کی آواز دب گئی۔ہارپر نے سرد لہجے میں کہا۔"زیادہ شور مت کرو۔"ایلا نے گاڑی کے اندر جھانکا۔اس کی آنکھوں میں عجیب سی بے صبری تھی۔

"یہی پلان ہے۔"وہ آہستہ سے بولی۔

"ہم اسے لے جائیں گے اور جریر خود ہمارے پاس آئے گا۔"

ہارپر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔"وہ آئے گا ضرور۔"

"اور جب آئے گا تو تنہا آئے گا۔"

میوکی نے فوراً سر اٹھایا۔اس کی آنکھوں میں غصہ تھا۔

"تمہیں لگتا ہے اسے ہرانا اتنا آسان ہے؟"

ایلا نے جھک کر اس کے قریب آ کر کہا۔

"نہیں۔۔۔"

"اسی لیے تو ہم تمہیں استعمال کر رہے ہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میو کی کی سانس رک گئی۔ اسے وین کے اندر دھکیلا جا رہا تھا۔ دروازہ آہستہ آہستہ بند ہونے لگا۔ اسی لمحے دور ہال کے اندر جریر نے اچانک سر اٹھایا۔ اس کی نظر خالی جگہ پر جم گئی۔ جہاں کچھ دیر پہلے میو کی تھی اب وہاں صرف خاموشی تھی۔ جریر کا چہرہ یکدم بدل گیا۔ نرم پن غائب ہو گیا۔ اور اس کی آنکھوں میں وہی سخت برفیلہ خطرہ آگیا۔ جو صرف اس وقت آتا تھا جب کوئی اس کی حد عبور کرتا تھا۔ وہ آہستہ سے بولا۔ "میو کی۔۔۔ غائب ہے۔" اور پھر وہ باہر آیا۔ پارکنگ میں میو کی کی نیلی ہیلز گری ہوئی تھی۔ مطلب وہ ابھی نکلے تھے۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

ہائی وے کی طرف رات کا اندھیرا اور بھی بھاری ہو گیا تھا۔

سڑک پر لمبی لمبی روشنیاں تیزی سے پیچھے رہ رہی تھیں، جیسے وقت خود ان گاڑیوں کے ساتھ دوڑ رہا ہو۔ سیاہ وین سب سے آگے تھی۔ تیز، بے رحم، اور مسلسل ایک ہی سمت میں بھاگ رہی تھی۔ ہار پر اسٹیئرنگ پر جھکا ہوا تھا، اس کے چہرے پر سختی اور جلدی دونوں تھیں۔ "رفتار بڑھاؤ!" اس نے دانت بھینچ کر کہا۔ پچھلی سیٹ پر میو کی تھی۔ مگر اس کی آنکھوں میں وہ سکون نہیں تھا جو ہار مان لینے والوں میں ہوتا ہے۔ وہ ہر موڑ، ہر جھٹکے کے ساتھ باہر کی طرف دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ "وہ آئے گا۔"

ایلا نے آہستہ سے کہا۔

"اور جب آئے گا تو سیدھا جال میں۔"

اسی لمحے پیچھے دور ایک اور گاڑی کی ہیڈ لائٹس نمودار ہوئیں۔ وہ جریر تھا۔اس کی گاڑی ہائی وے پر ایسے آ رہی تھی جیسے کوئی چیز اب اس کے راستے میں رکاوٹ نہیں۔اس کی گرفت اسٹیئرنگ پر اتنی سخت تھی کہ انگلیاں سفید پڑ چکی تھیں۔اس کی زمردی آنکھوں میں صرف ایک چیز تھی۔راستہ۔

اور اس راستے کے آخر میں منزل میو کی تھی۔

"وہ آگے ہے۔"اس نے خود سے نہیں، جیسے ہوا سے کہا۔

"مجھے ملے گی۔"

اس کے فون پر مسلسل کالز آ رہی تھیں۔رامس کی۔آئران کی۔فرزان کی۔"ہم پولیس کو انفارم کر رہے ہیں۔"رامس کی آواز تیز تھی۔"سی سی ٹی وی ٹریس شروع ہو گیا ہے۔"آئران بول رہی تھی۔فرزان نے کنٹرول سنبھالتے ہوئے کہا۔"وہ ہائی وے کی طرف جا رہے ہیں، دو راستے ممکن ہیں۔ہم لوکیشن شارٹ کر رہے ہیں۔"لیکن جریر نے ایک لفظ نہیں سنا۔

اس کی دنیا سکڑ کر صرف ایک پوائنٹ پر آگئی تھی۔

"میو کی۔۔۔hold on."

ہائی وے پر اب دونوں گاڑیاں آمنے سامنے آرہی تھیں۔

رفتار خطرناک حد تک بڑھ چکی تھی۔روشنیوں کی لائنیں دھندلی ہو رہی تھیں۔ہوا شیشوں سے چیخ کر ٹکرا رہی تھی۔وین کے اندر ہارپر نے آئینے میں دیکھا۔اوراس کے چہرے پر پہلی بار تناؤ آیا۔"وہ پاگل ہے۔"ایلا نے مڑ کر دیکھا۔"نہیں۔"

"وہ بس دیر نہیں کرنا چاہتا۔"

جریر نے ایک ہاتھ سے اسٹیئرنگ سنبھالا ہوا تھا۔دوسرے ہاتھ سے اس نے گیئر بدلتے ہوئے ایک جھٹکے سے رفتار بڑھادی۔انجن کی آواز گرج بن گئی۔"تم کہیں نہیں جاسکتے۔"اس نے آہستہ سے کہا۔"میو کی میرے پاس ہو گی۔"اور پھر ایک لمحہ آیا۔

وین ایک بڑے ٹرک کے پیچھے لین بدل رہی تھی۔جریر کی گاڑی تیزی سے قریب آرہی تھی۔ہارپر نے فوراً چیخ کر کہا۔

"دائیں لے جاؤ ابھی!" مگر دیر ہو چکی تھی۔ جریر کی گاڑی نے پوری رفتار سے وہ خلا پکڑ لیا۔ اور ایک خطرناک اوورٹیک روشنیوں کا دھماکہ سا ہوا۔ دونوں گاڑیاں ایک لمحے کے لیے آمنے سامنے آ گئیں۔ اتنی قریب کہ شیشوں میں چہرے واضح نظر آنے لگے۔ میوکی کی آنکھیں جریر سے ملیں۔ بس ایک سیکنڈ۔ مگر وہ سیکنڈ کافی تھا۔ جریر کے چہرے پر سکون نہیں تھا۔ صرف فیصلہ تھا۔ "میں آ گیا ہوں۔" اس نے ہونٹوں میں کہا۔ وین کے اندر میوکی کی سانس رک گئی۔ ہارپر نے گاڑی کو زور سے موڑا۔ "یہ ہمیں روک دے گا۔" ایلا نے دانت بھینچے۔ "پھر اسے روکنے دو۔" لیکن جریر اب صرف پیچھے نہیں تھا۔ وہ برابر آ چکا تھا۔ اور اب یہ دو گاڑیوں کی نہیں رہی تھی۔ یہ ایک وعدے اور ایک خطرے کی جنگ تھی۔ ہائی وے کی رات اب مکمل طور پر جاگ چکی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

ہائی وے پر منظر ایک لمحے میں مکمل بدل گیا۔ جریر کی گاڑی اب وین کے بالکل پیچھے تھی۔ اتنی قریب کہ دونوں گاڑیوں کے درمیان ہوا بھی دبنے لگی تھی۔ ٹرک سامنے تھا۔ اور وین کے پاس بچنے کا صرف ایک ہی راستہ تھا۔ اوورٹیک۔ ہارپر نے دانت بھینچ کر اسٹیئرنگ موڑا۔ "ابھی!" وین اچانک ٹرک کے ساتھ ساتھ نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔ مگر اسی لمحے جریر

کی گاڑی نے رفتار اور بڑھا دی۔ ٹائر سڑک پر چیخے۔ روشنیوں کی لکیر ایک دھند بن گئی۔ اور پھر ایک جھٹکا۔ جریر کی گاڑی وین کے قریب آئی۔ لیکن اگلے ہی سیکنڈ میں گاڑی کا کنٹرول ایک لمحے کے لیے ٹوٹ گیا۔ گاڑی نے خطرناک طریقے سے گھومنا شروع کیا۔ ہارپر کی آنکھیں پھیل گئیں۔ "یہ۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟"

وین آگے نکل گئی۔ اور ٹرک بھی گزر گیا۔ مگر پیچھے۔ جریر کی گاڑی اب ہوا میں نہیں تھی۔ وہ سڑک سے ٹکرا کر الٹ رہی تھی۔ ایک، دو اور پھر مکمل پلٹاؤ۔ میو کی کی آنکھوں کے سامنے سب کچھ سلو موشن میں ہو گیا۔ گاڑی کا گھومنا، شیشوں کا ٹوٹنا،

روشنیوں کا بکھر جانا اور پھر ایک زوردار دھماکہ۔

"جریر!" اس کی چیخ پورے ہائی وے میں گم ہو گئی۔ ہارپر نے فوراً بریک لگائی۔ وین ایک طرف رک گئی۔ ایلا کا چہرہ سخت ہو گیا۔ "وہ مرنا نہیں چاہیے۔" اس کی آواز ٹھنڈی تھی۔ "وہ ہمیں چاہیے۔" تینوں گاڑی سے باہر نکلے۔ اور پیچھے بھاگے۔ ہائی وے پر دھول، دھواں اور خاموشی پھیل چکی تھی۔ جریر کی گاڑی الٹی پڑی تھی۔ فرنٹ حصہ مکمل ٹوٹا ہوا۔ شیشہ بکھرا ہوا۔ اور اندر ایک ساکت جسم۔ ہارپر نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور جھٹکے سے اندر جھانکا۔"وہ زندہ ہے۔"

اس نے حیرت اور غصے کے ملے جلے لہجے میں کہا۔اسی لمحے پیچھے پولیس کی گاڑیوں کی آوازیں آنے لگیں۔رامس اور فرزان اپنی گاڑی سے نکل آئے۔"یہاں! یہی ہیں۔"انہوں نے چیخ کر اشارہ کیا۔میوکی بھی دوڑتی ہوئی آئی۔اس کے قدم لرز رہے تھے۔اس کی آنکھیں صرف ایک جگہ تھیں۔الٹی گاڑی۔

"جریر۔۔۔"اس کی آواز ٹوٹ رہی تھی۔وہ گاڑی کے قریب پہنچی۔

اور ہار پر کے ہاتھ سے جھٹکے سے اندر جھانکا۔جریر بے ہوش تھا۔اس کے ماتھے سے خون بہہ رہا تھا۔لیکن اس کے چہرے پر اب بھی وہی ضدی سکون تھا۔جیسے وہ ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھا۔میوکی کی سانس رک گئی۔اس نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔"جریر۔۔۔اٹھو۔۔۔"اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

آنسو اس کے چہرے پر گر رہے تھے۔پیچھے پولیس آچکی تھی۔

اور شور بڑھ رہا تھا۔مگر میوکی کی دنیا صرف اسی ایک لمحے میں بند ہو چکی تھی۔وہ جھک کر اس کے قریب ہوئی۔اور لرزتی آواز میں بولی۔"تم نے کہا تھا۔۔۔تم مجھے نہیں چھوڑو

گے۔۔۔"خاموشی۔ صرف سڑک کی دھڑکن۔اور دور کہیں ایمبولینس کی آواز۔اور اسی لمحے میوکی کے ذہن میں ایک جھٹکا سا آیا۔ جیسے وقت پیچھے چلا گیا ہو۔ہائی وے غائب، روشنی غائب صرف ایک تصویر جریر کھڑا تھا۔زندہ۔ مسکراتا ہوا۔اور کہہ رہا تھا۔"میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔ہر جگہ۔"

میوکی کی آنکھیں پھیل گئیں۔"نہیں۔۔۔"وہ آہستہ سے بڑبڑائی۔

"تم جا نہیں سکتے۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔"اور وہ اسی ٹوٹی ہوئی گاڑی کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ جیسے وقت نے اس لمحے میں سانس لینا بند کر دیا ہو۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

چند لمحے پہلے جو رات روشنیوں، ہنسی اور موسیقی سے جگمگا رہی تھی...وہی رات اب اندھیرے میں ڈوب چکی تھی۔

چاند اب بھی آسمان پر تھا، مگر اس کی چاندنی جیسے کسی نے چھین لی ہو۔ستارے وہیں تھے، مگر ان کی چمک بے معنی لگ رہی تھی۔ہوائیں بھی اب پہلے جیسی نرم نہیں تھیں۔ان میں ایک بوجھ تھا،ایک سردی تھی، جیسے پوری فضا نے سانس روک لی ہو۔جس جگہ کچھ دیر پہلے خوشیوں کا

Clubb of Quality Content

شور تھا۔ وہاں اب سائرن کی آوازیں تھیں، چیخیں تھیں، اور بھاگ دوڑ تھی۔ زمین پر بکھری ہوئی روشنیوں کے ٹکڑے، ٹوٹا ہوا شیشہ، اور سڑک پر پڑی خاموشی سب کچھ بدل چکے تھے۔ میو کی اسی ٹوٹی ہوئی دنیا کے بیچ گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔ اس کے ہاتھ اب بھی جریر کے ہاتھ کو تھامے ہوئے تھے۔

مگر وہ ہاتھ اب بے جان سا لگ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو رکے نہیں۔ "یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" اس کی آواز ٹوٹ کر ہوا میں بکھر گئی۔ چند گھنٹے پہلے یہی رات ان کے لیے ایک نئی شروعات تھی۔ ایک رقص تھا، ایک وعدہ تھا، ایک ساتھ چلنے کا سفر تھا۔ اور اب وہی رات تاریکی میں دفن ہو چکی تھی۔ جریر کی سانسیں کمزور تھیں، مگر موجود تھیں۔ مگر میو کی کے دل میں اس لمحے صرف ایک ہی خوف تھا۔ کہ کہیں یہ خاموشی ہمیشہ کے لیے نہ ہو جائے۔ چاندنی رات، خوشیوں کی رات،

ستاروں کی گواہی میں بنی وہ محبت بھری شام، اب اندھیرے میں گم ہو چکی تھی۔ اور صرف ایک سوال باقی تھا۔ کیا یہ کہانی یہاں ختم ہو گئی تھی یا ابھی شروع ہونا باقی تھا۔

--*-*-*-*-*-*-*

میو کی سانسیں ابھی بھی بے ترتیب تھیں۔ہائی وے کا شور،ایمبولینس کی آوازیں،اور جریر کا ساکت وجود سب اس کے ذہن میں ایک بکھری ہوئی فلم کی طرح چل رہے تھے۔پھر اچانک ہر چیز دھندلانے لگی۔اس کے قدم خود بخود پیچھے ہٹنے لگے۔اور زمین جیسے بدل گئی ہو۔وہ دوبارہ اسی لیب میں تھی۔اندھیرا۔ٹھنڈی دھات کی بو۔اور دیواروں پر چلتی سرخ لائٹس۔میو کی نے گھبرا کر چاروں طرف دیکھا۔

"یہ۔۔۔یہ وہ جگہ ہے۔۔۔"اس کی آواز کانپ گئی۔سامنے شیشے کے پار دو سائے نظر آئے۔ایک طرف وہی ڈاکٹر تھا۔جو ہمیشہ تجربات اور کنٹرول کی بات کرتا تھا۔دوسری طرف ریشان کا پرانا ساتھی۔جو اب اس کے سامنے کھڑا تھا۔اور ان دونوں کے درمیان شدید بحث چل رہی تھی۔"تم نے حد پار کر دی ہے۔"ایک آواز گونجی۔"حد؟"ڈاکٹر نے سرد ہنسی کے ساتھ کہا۔

"یہ سائنس ہے،جذبات نہیں۔"

دوسرا شخص غصے میں آگے بڑھا۔

"تم نے انسانیت کو کھیل بنا دیا ہے۔"

میو کی شیشے کے پاس آ گئی۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

"یہ۔۔۔یہ کون لوگ ہیں۔"اچانک اس نے شیشے کے نیچے فرش پر کچھ دیکھا۔سرخ، چمکتا ہوا نہیں بلکہ گہرا، ساکت خون تھا۔

اس کی سانس رک گئی۔"نہیں۔"لیب کے اندر شور بڑھ گیا۔

مشینیں تیزی سے چلنے لگیں۔اور پھر ایک لمحہ ایسا آیا جس میں سب کچھ خاموش ہو گیا۔میو کی نے آنکھیں بند کر لیں۔

اور جب کھولی ایک شخص زمین پر تھا۔خاموش۔دوسرا ساکت کھڑا تھا۔اور ڈاکٹر اب بھی بے تاثر تھا۔میو کی کے ذہن میں ایک جھٹکا لگا۔"یہ کیا ہو رہا ہے۔"اس کی ٹانگیں کمزور ہو گئیں۔وہ دیوار سے لگ گئی۔"یہ جگہ۔۔۔حقیقت نہیں ہے۔"وہ خود سے بولی۔لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی لیب کے سائے دوبارہ حرکت میں آئے۔اور ڈاکٹر کی آواز گونجی۔میو کی نے فوراً پیچھے دیکھا۔"میں یہاں کیوں ہوں؟"

اس کی آواز اب خوف میں بدل چکی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

لیب کی سرخ مدھم روشنی اب بھی ٹمٹمارہی تھی۔ ہر چیز جیسے کسی ٹوٹے ہوئے خواب کا حصہ لگ رہی تھی۔ زمین پر ریشان گرا ہوا تھا۔ خاموش۔ سانسیں دھیمی اور چہرے پر وہی الجھن جس نے اسے اندر سے توڑ دیا تھا۔ میو کی اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ آنکھوں میں آنسو تھے مگر سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ روئے یا سوال کرے۔ وہ آہستہ سے جھکی۔ "آپ۔۔۔ کون ہیں؟" اس کی آواز رُک رُک کر نکل رہی تھی۔ "میں آپ کو پہچان کیوں نہیں پارہی؟"

ریشان نے بمشکل آنکھیں کھولیں۔ اس کی نظر دھندلی تھی۔ جیسے حقیقت اس کے ہاتھ سے بھی نکل رہی ہو۔ اس نے کمزور آواز میں کہا۔ "تم۔۔۔ یہاں سے چلی جاؤ۔۔۔"

میو کی چونکی۔ "کیا؟"

"نہیں۔۔۔ میں آپ کو یہاں چھوڑ کر نہیں جاسکتی۔۔۔"

ریشان نے ہلکی سی سانس لی۔ اس کی آواز ٹوٹ رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ناو۔۔۔نا۔۔۔و۔۔۔یہ۔۔۔" جاو۔۔۔ابھی۔۔۔" میو کی کے چہرے پر الجھن اور خوف بڑھ گیا۔" یہ ناو کون ہے؟"

"میں نہیں ہوں۔۔۔میں میو کی ہوں۔"

ریشان نے جیسے آخری کوشش کی ہو۔اس کے ہونٹ ہلے۔

"یہ جگہ۔۔۔تمہارے لیے نہیں ہے۔"اس کے بعد اس کی آنکھیں دوبارہ بند ہونے لگیں۔جیسے طاقت ختم ہو رہی ہو۔میو کی نے اس کا کندھا ہلایا۔"آپ آنکھیں بند نہ کریں۔۔۔پلیز"!

"مجھے بتائیں آپ کون ہیں۔" مگر ریشان کا سر آہستہ سے ایک طرف ڈھلک گیا۔اس کے الفاظ دھند میں کھو گئے۔"جاو۔۔نا۔۔ناو"

بس یہی ایک آخری لفظ۔میو کی کا دل زور سے دھڑکا۔

"نہیں۔۔۔!"اس نے فوراً اس کا چہرہ تھاما۔"آپ ایسے نہیں جا سکتے۔آپ نے ابھی مجھے جواب دینا ہے۔"مگر ریشان خاموش تھا۔سانسیں کمزور، وجود بے حرکت اور پیچھے سے ڈاکٹر کی سرد آواز آئی۔"اب اسے لے جاؤ۔"دوسرا فوراً آگے آیا۔"جلدی۔۔۔یہاں سے نکلنا

ہو گا۔"میو کی نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔اس کی آنکھوں میں خوف،الجھن اور درد ایک ساتھ تھے۔"یہ سب۔۔۔ کیا ہو رہا ہے۔"اس کے پاؤں لڑکھڑائے۔دنیا گھومنے لگی۔لیب کی سرخ روشنی مدھم ہونے لگی۔اور اس کے ذہن میں صرف ایک آخری خیال آیا۔"میں کون ہوں؟"اور پھر اس کے گھٹنوں کی طاقت ختم ہو گئی۔سب کچھ دھندلا گیا۔آوازیں دور ہو گئیں۔اور میو کی وہیں لیب کی ٹھنڈی زمین پر بے ہوش ہو گئی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

ہائی وے پر وہی ٹھنڈی، خاموش رات واپس چھا گئی تھی۔لیکن اب اس خاموشی میں چیخیں بھی تھیں اور سائرن کی آوازیں بھی۔میو کی کی آنکھیں آہستہ آہستہ کھلیں۔اس کا سر بھاری تھا۔اور دماغ ابھی تک لیب کی دھند میں پھنسا ہوا تھا۔

"میں۔۔۔ کہاں ہوں؟"اس کی آواز کمزور تھی۔اگلے ہی لمحے اس کی نظر سامنے گئی۔اور وہ جم گئی۔الٹی ہوئی گاڑی، ٹوٹا ہوا شیشہ، سڑک پر بکھری روشنی،اور چند قدم کے فاصلے پر وہی جگہ جہاں سب کچھ ختم ہوا تھا۔"جریر"!

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جریر وہیں تھا۔بے حرکت مگر مکمل خاموش۔اس کی سانسیں اب بھی کمزور تھیں۔لیکن موجود تھیں۔میو کی نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیا۔"جریر"!

"آنکھیں کھولو۔۔۔پلیز۔"اس کی آواز ٹوٹ رہی تھی۔

اس کے ہونٹوں سے نام جیسے خود بخود نکل گیا۔وہ لڑکھڑاتی ہوئی اٹھی۔ہر قدم بھاری تھا۔میو کی نیلے گاؤن میں بارش کے بیچ گھٹنوں کے بل بیٹھی۔اس کے گاؤن پر جگہ جگہ مٹی لگی ہوئی تھی، جیسے وہ کئی بار سڑک پر گری ہو۔بھیگے ہوئے لمبے بال چہرے سے چپک گئے تھےاور بارش کے قطرے آنسوؤں کے ساتھ مل کر اس کے رخساروں پر بہہ رہے تھے۔سر سے لے کر پاؤں تک وہ مکمل بھیگ چکی تھی، مگر اسے اپنی حالت کا کوئی احساس نہیں تھا۔اس کی ساری توجہ صرف اپنے سامنے پڑے جریر پر تھی۔ٹھنڈی سڑک پر بارش کے پانی کے ساتھ جریر کا خون بہہ رہا تھا، سرخ دھاریں اندھیرے میں خوفناک چمک رہی تھیں۔میو کی کے کانپتے ہوئے ہاتھ اس کے خون آلود چہرے کو تھامے ہوئے تھے،اوراس کی ٹوٹی ہوئی سانسوں کے درمیان صرف ایک ہی دعا بار بار جنم لے رہی تھی۔''جریر بس آنکھیں کھول دو۔۔۔مجھے اکیلا مت چھوڑو۔''دل کی دھڑکن کانوں میں گونج رہی تھی۔"نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔"وہ بڑبڑائی۔

آنسو مسلسل گر رہے تھے۔ وہ اس کے خون آلود ماتھے کو دیکھ رہی تھی۔ اور اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

"تم نے کہا تھا تم مجھے کبھی نہیں چھوڑو گے۔"

"یہ کیا کر دیا تم نے۔" اس کے پیچھے سائرن قریب آرہے تھے۔ رامس اور فارزان کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ "یہاں! وہ دونوں یہاں ہیں۔" پولیس کی گاڑیاں رک چکی تھیں۔ ایمبولینس بھی قریب آرہی تھی۔ میوکی نے پیچھے مڑ کر دیکھا نہیں۔ اس کی پوری دنیا صرف ایک شخص میں بند تھی۔ وہ جھک کر دوبارہ جریر کے قریب ہوئی۔ اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔

"تمہیں اٹھنا ہوگا۔۔۔"

"ابھی۔۔۔ ابھی نہیں جا سکتے تم۔۔۔"

جریر کی انگلیوں نے ہلکی سی حرکت کی۔ ایک کمزور سی زندگی کی علامت تھی۔ میوکی کی سانس رک گئی۔ "تم زندہ ہو۔" اس کے چہرے پر امید اور خوف ایک ساتھ آ گئے۔ وہ اس کے قریب جھکی۔ اور روتے ہوئے آہستہ سے بولی۔ "میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گی۔۔۔ اب نہیں۔" اور اس ٹوٹی ہوئی رات میں پہلی بار امید نے بھی سانس لی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

--*-*-*-*-*-*

ہسپتال کے کمرے میں ہلکی سی سفید روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ مشینوں کی بیپ بیپ آوازیں فضا میں ایک باقاعدہ مگر بے چین تال بنا رہی تھیں۔ کھڑکی کے پردے آہستہ سے ہل رہے تھے، جیسے باہر کی ہوا بھی اس کمرے کی خاموشی کو توڑنے کی ہمت نہیں کر رہی ہو۔ میو کی کرسی پر بیٹھی تھی۔ اس کے ہاتھ اب بھی جریر کے ہاتھ کو تھامے ہوئے تھے۔ مگر اب وہ گرفت خوف کی نہیں تھی بلکہ ایک خاموش یقین کی تھی۔ جریر بیڈ پر لیٹا تھا۔ چہرہ تھکا ہوا ماتھے پر پٹی اور سانسیں اب پہلے سے بہتر مگر ابھی بھی کمزور۔ میو کی نے آہستہ سے اس کے بال ماتھے سے ہٹائے۔ "اب تم یہاں ہو۔ محفوظ ہو۔"

اس کی آواز بہت دھیمی تھی۔ جریر نے ہلکی سی حرکت کی۔ اس کی پلکیں ذرا سی کھلیں۔ "مائی لیڈی۔" اس کے ہونٹوں سے بہت کمزور آواز نکلی۔ میو کی فوراً جھک گئی۔

"ہاں۔۔۔ میں یہاں ہوں۔۔۔ کہیں نہیں گئی۔" جریر نے اس کی طرف دیکھنے کی کوشش کی۔ "تم ٹھیک ہو؟"

اس کی آواز ٹوٹی ہوئی تھی۔ میو کی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ "تم یہ سوال کیوں کر رہے ہو؟ تم خود۔۔۔" اس کی آواز رک گئی۔ جریر نے ہلکی سی مسکراہٹ کی کوشش کی۔

"میں نے کہا تھا نا۔۔۔ میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔"

میو کی کا دل بھاری ہو گیا۔ اس نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔ "تم نے پاگل پن کیا تھا۔ تم مر سکتے تھے۔"

جریر نے آہستہ سے سانس لی۔ "اگر میں نہ آتا۔ تو تم وہاں اکیلی ہوتی۔" اس کی آنکھوں میں وہی ضد تھی۔

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ صرف مشینوں کی آواز باقی تھی۔ میو کی نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں غصہ بھی تھا اور بے پناہ فکر بھی۔ "تم ہمیشہ ایسا کیوں کرتے ہو؟"

جریر نے ہلکی سی نظریں جھکائیں۔

"کیونکہ تم میرے وعدے میں آتی ہو۔"

یہ جملہ کمرے میں رک گیا۔ جیسے وقت بھی ایک لمحے کے لیے ٹھہر گیا ہو۔ میو کی خاموش ہو گئی۔ پھر آہستہ سے بولی۔

"اور اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو؟"

جریر نے اس کی طرف دیکھا۔

"تو شاید۔۔۔ تم پہلی بار مجھے یاد رکھتیں۔"

میوکی فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔

"بکواس مت کرو۔"

مگر اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

وہ دوبارہ اس کے پاس بیٹھی۔

اور اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔

"تمہیں اب کوئی ایسا کام نہیں کرنا۔"

"سمجھے تم؟"

جریر نے بہت ہلکی سی ہاں میں سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں پھر خاموشی آگئی۔ مگر یہ خاموشی بہت گہری تھی۔ جریر ویسے ہی آنکھیں بند کر کے لیٹا تھا۔اور میو کی خود سے باتیں کر رہی تھی۔ شاید وہ خیالوں میں جریر سے گفتگو کر رہی تھی۔ کیونکہ حقیقت میں وہ جاگ نہیں رہا تھا۔

---*--*-*-*-*-*

لیب کے اس ہسپتال والے کمرے میں خاموشی پھر سے پھیل گئی تھی۔ صرف مشینوں کی بیپ اور باہر سے کبھی کبھی آنے والی قدموں کی آواز آتی۔ میو کی بیڈ کے پاس کرسی پر بیٹھی تھی۔ جریر اب بھی خاموش لیٹا ہوا تھا کمزور مگر زندہ تھا۔

اچانک دروازہ کھلا۔ آئران اندر آئی۔اس کے ہاتھ میں کپڑے تھے۔"میو کی یہ بدل لو، تم اب بھی اسی حالت میں ہو۔"

اس کی آواز نرم مگر فکر بھری تھی۔ میو کی نے آہستہ سے سر اٹھایا۔"مجھے ٹھیک لگ رہا ہے۔" مگر اس کی آواز خود اسے بھی کمزور لگ رہی تھی۔ آئران نے نرمی سے اس کا کندھا چھوا۔

"تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔"

"جا کر یہ کپڑے بدل لو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میو کی خاموشی سے اٹھ گئی۔

اور واش روم کی طرف چلی گئی۔

واش روم کے اندر روشنی سفید اور ٹھنڈی تھی۔

اس نے کپڑے بدلے۔ آہستہ آہستہ۔ مگر جیسے ہی اس کی نظر آئینے پر گئی۔ وہ رک گئی۔ آئینے میں وہ خود نہیں تھی۔ بلکہ وہی لیب تھی۔ سرخ لائٹس، مشینیں، اور ایک دھندلا سا منظر، ریشان زمین پر گرا ہوا۔ اور دو ڈاکٹر سائے کی طرح کھڑے۔ میو کی سانس رک گئی۔ "نہیں۔۔۔" اس نے فوراً آنکھیں بند کر لیں۔

"یہ پھر نہیں۔۔۔" وہ سر ہلا کر خود کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی۔ مگر دماغ رک نہیں رہا تھا۔

"میں وہاں نہیں تھی۔۔۔ میں وہاں نہیں تھی۔۔۔"

وہ خود سے بار بار کہہ رہی تھی۔ لیکن آئینے میں تصویریں بدل رہی تھیں۔ جیسے یادیں اس پر حملہ کر رہی ہوں۔ اس کے ہاتھ کانپنے لگے۔ اور وہ واش بیسن کے کنارے کو پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔ "وہ ریشان کون تھا؟ اور وہ دونوں ڈاکٹرز وہ سب کیا تھا؟" اس کے سوال دماغ میں چیخ رہے تھے۔ اچانک دروازہ کھلا۔ آئران اندر جھانکی۔ "میو کی؟ تم ٹھیک ہو؟" میو کی فوراً پلٹی۔ اس کے

چہرے پر الجھن اور خوف تھا۔ "میں۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا۔" آئران نے پوچھا۔ "کیا ہوا؟" میو کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ "مجھے لگ رہا ہے۔ میں نے کچھ دیکھا ہے۔"

"لیکن میں یاد نہیں کر پا رہی۔"

آئران نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ "تم ابھی کمزور ہو۔ دماغ زیادہ دباؤ میں ہے۔" مگر میو کی کا جسم ابھی بھی کانپ رہا تھا۔

وہ آہستہ سے بولی۔ "وہ جگہ، وہ لوگ، سب حقیقت تھا یا؟"

آئران خاموش ہو گئی۔ ایک لمحے کے لیے۔ پھر نرمی سے بولی۔

"ابھی اس بارے میں مت سوچو۔"

"جریر تمہارا انتظار کر رہا ہے۔"

یہ سنتے ہی میو کی نے سر اٹھایا۔

اور فوراً دروازے کی طرف دیکھا۔

اس کی آنکھوں میں ایک ہی بات تھی۔ "جریر"!

Clubb of Quality Content

اور وہ آہستہ آہستہ واپس کمرے کی طرف چل پڑی.

مگر اس کے دماغ میں لیب ابھی بھی زندہ تھی۔

--*-*-*-*-*-*

میو کی آہستہ آہستہ کمرے میں واپس داخل ہوئی۔ ہسپتال کی مدھم سفید روشنی اب بھی ویسے ہی دیواروں پر پھیلی ہوئی تھی، مگر اس کے دل کا شور کسی روشنی سے کم نہ ہو رہا تھا۔

اس کی نظر سیدھی بیڈ پر گئی۔ جریر گہری بے ہوشی میں تھا۔

اس کے ہاتھ میں ڈرپ لگی ہوئی تھی، سینے کے ساتھ جڑے مانیٹر کی سبز لکیر وقفے وقفے سے حرکت کر رہی تھی،اور مشین کی ہلکی "بیپ۔۔۔بیپ۔۔۔" کمرے کی خاموشی میں صاف سنائی دے رہی تھی۔ میو کی چند لمحے خاموش کھڑی اسے دیکھتی رہی۔ پھر آہستہ سے کرسی کھینچ کر اس کے قریب بیٹھ گئی۔اسی وقت دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"اندر آجاؤں؟"

میو کی نے چونک کر دیکھا۔

"فرزان"!

فرزان ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لیے اندر آیا۔اس کی نظریں پہلے جریر پر گئیں، پھر میو کی کے تھکے ہوئے چہرے پر۔

"ڈاکٹر نے کہا ہے وہ ابھی کافی دیر تک ہوش میں نہیں آئے گا۔"

میو کی نے خاموشی سے سر ہلا دیا۔فرزان نے ٹرے میز پر رکھتے ہوئے کہا. "اور آپ۔۔۔آپ نے بھی کچھ نہیں کھایا۔"

"بھوک نہیں ہے۔"

"یہ جواب میں پہلے بھی سن چکا ہوں۔"

میو کی نے اس کی طرف دیکھا۔فرزان ہلکا سا مسکرایا۔

"اگر آپ خود کو اتنا ہی تھکا دیں گی تو جب یہ ہوش میں آئے گا، آپ ہی بیمار پڑی ہوں گی۔"

میو کی نے بے اختیار جریر کی طرف دیکھا۔

"مجھے بس یہاں رہنا ہے۔"

فرزان نے کرسی کھینچ کر سامنے بیٹھتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔"یہاں رہنے کے لیے مضبوط رہنا بھی ضروری ہے۔"

کمرے میں چند لمحوں کی خاموشی چھا گئی۔

آخر کار میوکی نے پلیٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

فرزان کے چہرے پر ایک مدھم سا اطمینان ابھرا۔

"شکریہ۔" اس نے دھیرے سے کہا۔

میوکی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"شکریہ کس بات کا؟"

"اپنا خیال رکھنے کی کوشش کرنے پر۔"

میوکی نے چھوٹا سا نوالہ لیا، مگر نظریں اب بھی جریر پر تھیں۔ چند لمحوں بعد اس نے آہستہ سے پوچھا۔ "فرزان۔۔۔"

"جی؟"

"آپ جریر کو کب سے جانتے ہیں؟" فرزان چند ثانیے خاموش رہا، جیسے یادوں کے کسی دروازے پر دستک دے رہا ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اتنے عرصے سے کہ اب سال بھی یاد نہیں۔"

"وہ ہمیشہ ایسا ہی تھا؟"

فرزان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔"نرم، ضدی اور دوسروں کے لیے خود کو خطرے میں ڈال دینے والا۔"

میو کی نے بے اختیار جریر کی طرف دیکھا۔

"وہ اپنے درد کے بارے میں کبھی بات نہیں کرتا۔"

"کیونکہ اسے لگتا ہے کہ اگر وہ خاموش رہے گا تو دوسروں کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔"

میو کی نے دھیرے سے کہا۔"لیکن کبھی کبھی خاموشی بوجھ اور بڑھا دیتی ہے۔"

فرزان نے پہلی بار غور سے اس کی طرف دیکھا۔

"آپ بھی شاید یہی کرتی ہیں۔"

میو کی چونک گئی۔"کیا؟"

"اپنا درد چھپا لیتی ہیں۔"

"شاید۔" وہ چند لمحے خاموش رہی، پھر دھیمی آواز میں بولی۔

فرزان نے مسکراتے ہوئے پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا۔

"تو آج ایک وعدہ کریں۔"

"کیسا وعدہ؟"

"جتنا خیال آپ جریر کا رکھ رہی ہیں۔ اتنا ہی اپنا بھی رکھیں گی۔"

میوکی نے پہلی بار ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ گلاس تھام لیا۔ "کوشش کروں گی۔" فرزان نے سر ہلایا، ایک نظر بے ہوش جریر پر ڈالی، پھر خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔ کمرے میں پھر سکون اتر آیا۔

--*-*-*-*-*-*-*

کمرے میں خاموشی پہلے کی طرح موجود تھی، مگر اب اس خاموشی میں بے بسی کم اور امید زیادہ محسوس ہو رہی تھی۔ میوکی نے آہستہ سے پانی کا گلاس میز پر رکھا۔ اس کی نظریں اب بھی جریر کے پر سکون مگر بے ہوش چہرے پر تھیں۔

"فرزان۔۔۔" اس نے دھیمی آواز میں پکارا۔

"جی؟"فرزان دروازے کے قریب رکا اور پلٹ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ میو کی چند لمحے خاموش رہی، جیسے لفظ چن رہی ہو۔"کیا انسان واقعی اپنے ماضی سے نکل سکتا ہے؟"

فرزان نے گہری سانس لی۔"نکل تو شاید کبھی نہیں پاتا۔"

"پھر؟"

"بس جینا سیکھ لیتا ہے۔"

میو کی نے نظریں جھکا لیں۔

"اگر ماضی ہر روز واپس آ جائے تو؟"

فرزان ہلکا سا مسکرایا، مگر اس مسکراہٹ میں برسوں کی تھکن چھپی تھی۔

"تو پھر ہر روز خود کو یاد دلانا پڑتا ہے کہ وہ صرف ماضی ہے۔ حال نہیں۔"

میو کی خاموش رہی۔ چند لمحوں بعد اس نے آہستہ سے پوچھا۔

"آپ اتنی یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں؟"

فرزان نے کھڑکی کے باہر پھیلے اندھیرے کو دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیونکہ میں نے بھی کچھ لوگوں کو کھویا ہے۔"

"اور کچھ ایسے فیصلے کیے ہیں جن کا بوجھ آج تک ساتھ لے کر چل رہا ہوں۔"

"درد ختم نہیں ہوا۔"

"لیکن اس نے مجھے یہ ضرور سکھا دیا کہ زندگی صرف زخموں کا نام نہیں۔"

کمرے میں چند لمحوں کی خاموشی چھا گئی۔ میو کی نے نظریں جھکا لیں۔ "اور جو ہم بھولنا چاہتے ہیں؟"

فرزان نے ایک لمحہ خاموش رہ کر گہری سانس لی۔

"وہ ہمیں اندر سے بدل دیتا ہے مگر ختم نہیں کرتا۔"

خاموشی ایک بار پھر کمرے میں اتر آئی۔

مانیٹر کی ہلکی "بیپ۔۔۔بیپ" دونوں کے درمیان گونج رہی تھی۔ میو کی نے آہستہ سے سر اٹھایا۔

"تو پھر ہم کیا ہیں یادوں کے قیدی یا وقت کے مسافر؟"

فرزان کی نظریں چند لمحوں کے لیے بے ہوش جریر پر ٹھہریں، پھر اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"نہ یادوں کے قیدی۔۔۔"

"اور نہ ہی وقت کے مسافر۔"

"ہم وہ لوگ ہیں جو درد کو اپنے ساتھ لے کر بھی چلنا سیکھ لیتے ہیں۔"

"کیونکہ رک جانا درد سے بھی بڑا نقصان ہوتا ہے۔"

میو کی خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

فرزان نے مدھم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"انسانی جسم پر لگے زخم وقت کے ساتھ بھر جاتے ہیں۔"

"مگر دل پر لگے زخم نظر نہیں آتے، اس لیے وہ زیادہ دیر تک ساتھ رہتے ہیں۔"

"اور ذہن، وہ ان لمحوں کو کبھی مکمل طور پر نہیں بھولتا، جب ہمیں دھوکہ دیا گیا ہو، تنہا چھوڑ دیا گیا ہو، یا درد کے بیچ ہمارا ہاتھ چھوڑ دیا گیا ہو۔"

اس نے ایک لمحے کے لیے توقف کیا۔

"لیکن یہی زخم ہمیں یہ بھی سکھاتے ہیں کہ ٹوٹ کر بھی دوبارہ جیا جا سکتا ہے۔"

میوکی نے بے اختیار بے ہوش جریر کی طرف دیکھا۔

اس کے دل کا بوجھ پہلے جیسا تھا لیکن پہلی بار اسے محسوس ہوا کہ شاید امید، درد سے زیادہ طاقتور ہو ہوتی ہے۔

*_*_*_*_*_*_*_*

ڈاکٹر بلیک اپنی لیب کے اندر اندھیرے شیشے کے سامنے کھڑا تھا۔اس کے سامنے مانیٹرز کی لائنیں تھیں۔ کچھ ڈیٹا فلیش ہو رہا تھا، کچھ ریکارڈنگز رک رک کر چل رہی تھیں۔ مگر اس کا چہرہ بالکل ساکت تھا۔ جیسے اندر کچھ ٹوٹ رہا ہو مگر باہر صرف برف بچی ہو۔اسی لمحے دروازہ زور سے کھلا۔ہارپر اندر داخل ہوا۔سانس پھولی ہوئی، چہرے پر غصہ اور بے بسی ایک ساتھ۔ایلا بھی اس کے پیچھے تھی، مگر اس کی آنکھوں میں الجھن زیادہ تھی۔

"ہم نے انہیں پکڑ لیا تھا۔" ہارپر کی آواز گونجی۔

"لیکن وہ ہمارے ہاتھوں سے نکل گئے۔"

ڈاکٹر بلیک نے آہستہ سے سر موڑا۔

"کون نکل گیا؟"

اس کی آواز میں کوئی جذبات نہیں تھے۔

صرف خالی پن تھا۔ ایلا نے آگے بڑھ کر کہا۔ "وہ لڑکی۔۔۔ نیلے گاؤن والی۔۔۔" وہ ایک لمحہ رکی۔ "میوکی۔۔۔"!

یہ نام سنتے ہی کمرے کی فضا بدل گئی۔ ڈاکٹر بلیک کا ہاتھ آہستہ سے میز پر رک گیا۔ اس کی آنکھوں میں ایک جھٹکا سا آیا۔ جیسے کوئی پرانی فائل اچانک کھل گئی ہو۔ لیب، سرخ لائٹس، ریشان کا گرا ہوا وجود اور ایک آواز جو دھند میں گم ہو گئی تھی۔

"یہ۔۔۔ کون تھا؟" اس کے ذہن میں ایک تیز فلیش آیا۔ ریشان کی آخری نظر، اور اس کے ساتھ وہ لڑکی، جو نیلے لباس میں کھڑی تھی۔ ڈاکٹر بلیک کی سانس تھوڑی تیز ہوئی۔ "میوکی"!

اس نے آہستہ سے دہرایا۔ ہارپر نے فوراً کہا۔

"وہ عام لڑکی نہیں ہے۔ ہم نے اس کو صرف گواہ سمجھا تھا۔ مگر وہ ہر بار ہماری گرفت سے نکل جاتی ہے۔"

ایلا نے غصے میں میز پر ہاتھ مارا۔

"یہ سب پلان خراب کر رہی ہے۔"

ڈاکٹر بلیک نے آہستہ سے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔"

اس کی آواز گہری ہو گئی۔

"وہ پلان خراب نہیں کر رہی۔" وہ ایک لمحہ رکا۔

"وہ اس پلان کا حصہ ہے جسے ہم ابھی تک سمجھ ہی نہیں سکے۔" کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

وہ آہستہ قدموں سے میز کے قریب آیا۔اور ایک فائل کھولی۔ جس پر لکھا تھا۔" مضمون جے

فیلڈ آپریٹو / محافظ رابطہ"

اس کی آواز اب پہلے سے زیادہ سرد تھی۔

"تو وہ اب بھی اس کے ساتھ ہے۔"

ہارپر نے فوراً پوچھا۔" سر... یہ لڑکی آخر ہے کون؟ ہم اسے بار بار کیوں کھو دیتے ہیں؟" ڈاکٹر بلیک نے ایک لمحہ خاموشی اختیار کی۔ پھر آہستہ سے کہا۔" کیونکہ تم اسے سمجھ ہی نہیں رہے۔"

Clubb of Quality Content

وہ اسکرین کی طرف بڑھا۔ جہاں ایک دھندلی تصویر بار بار فلیش ہو رہی تھی۔

ریشان، جریر، اور میو کی ایک ہی فریم میں۔

ایلا نے حیران ہو کر کہا۔ "یہ سب ایک ساتھ۔۔۔ کیسے؟"

ڈاکٹر بلیک نے ہلکی سی مسکراہٹ دی مگر وہ خوشی کی نہیں تھی۔ "یہ کوئی عام تعلق نہیں ہے۔" وہ رکا۔ پھر آہستہ سے بولا۔

"یہ ایک کنٹرولڈ لنک ہے۔ یادداشت + حفاظت + محرک رد عمل۔۔۔" ہارپر کی آنکھیں پھیل گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کہنا چاہتے ہیں۔ یہ سب ایک تجربہ ہے؟"

ڈاکٹر بلیک نے سر ہلایا۔ "نہیں۔"

"یہ تجربہ نہیں۔ یہ ریکوری پروٹوکول ہے۔"

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

اس نے آہستہ سے کہا۔

"جریر صرف محافظ نہیں۔وہ کلید ہے۔"

ایلانے کانپتی آواز میں پوچھا۔

"اور میو کی؟"

ڈاکٹر بلیک نے اسکرین پر نظریں جمادیں۔

"وہ محرک ہے۔"

ایک لمحہ خاموشی رہی۔

پھر اس نے آخری جملہ کہا۔

"اور اگر یہ دونوں ایک ساتھ مکمل ہو گئے تو ہم اسے روک نہیں سکیں گے جو دوبارہ جاگنے والی ہے۔"کمرے میں روشنی مدھم ہونے لگی۔اور پہلی بار ڈاکٹر بلیک کے چہرے پر واضح پریشانی نظر آئی۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہسپتال کے کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ کھڑکی کے باہر صبح کی ہلکی روشنی نمودار ہونا شروع ہو گئی تھی، مگر کمرے کے اندر جیسے وقت رک گیا تھا۔ میو کی پوری رات جریر کے پاس بیٹھی رہی تھی۔ بال ڈھیلے بندھے ہوئے تھے اور آنکھوں میں کئی گھنٹوں کی بے خوابی صاف جھلک رہی تھی۔ انگلیاں بے اختیار جریر کے ہاتھ کو تھامے ہوئے تھیں، جیسے چھوڑ دینے سے وہ دوبارہ کھو جائے گا۔ اچانک جریر کی پلکیں ہلیں۔ انگلیاں ذرا سی جنبش کرنے لگیں۔ میو کی فوراً سیدھی ہو کر بیٹھی۔ دل اتنی تیزی سے دھڑکنے لگا کہ اسے اپنی ہی سانسیں سنائی دینے لگیں۔ "جریر"!

اس نے سرگوشی کی۔ چند لمحوں بعد جریر نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھول دیں۔ تیز روشنی سے اس کی پلکیں سکڑ گئیں۔

پھر اس کی نظریں دھند میں کسی چیز کو ڈھونڈنے لگیں۔

میو کی بے اختیار اس کے قریب جھک گئی۔ اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔ "تم ٹھیک ہو؟"

جریر نے اسے دیکھا۔ بہت دیر تک دیکھا۔ جیسے کسی اجنبی چہرے کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

پھر دھیرے سے بولا۔ "آپ؟"

اس کی آواز بے حد کمزور تھی۔ "آپ کون ہیں؟"

میوکی کے چہرے سے رنگ اتر گیا۔ کمرے میں ایک دم خاموشی چھا گئی۔ "جریر۔۔۔" اس نے بمشکل کہا۔ "میں۔۔۔ میوکی۔۔۔"

جریر نے الجھن سے اسے دیکھا۔ "معاف کیجیے گا۔"

وہ آہستہ سے بولا۔ "کیا ہم پہلے کبھی ملے ہیں؟"

میوکی کا دل جیسے ایک لمحے کے لیے دھڑکنا بھول گیا۔

اس نے فوراً اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔

"یہ مذاق اچھا نہیں ہے۔"

اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ "بس کرو۔"

جریر کی آنکھوں میں الجھن اور گہری ہو گئی۔

اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ "مجھے واقعی یاد نہیں۔" اب میوکی کے دل میں پہلی بار خوف نے جنم لیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا۔ رامس اور آئران جلدی سے اندر داخل ہوئے۔

Clubb of Quality Content

"جریر"!

رامس تقریباً دوڑتا ہوا اس کے پاس پہنچا۔

جریر نے فوراً اس کی طرف دیکھا۔

مگر اس کی آنکھوں میں کوئی پہچان نہیں تھی۔

"آپ کون ہیں؟"

رامس کے قدم وہیں رک گئے۔

"کیا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آئران کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

"جریر۔۔۔ ہم رامس اور آئران ہیں۔"

وہ فوراً آگے بڑھی۔

"تم ہمیں جانتے ہو۔"

جریر نے سر ہلایا۔

"معاف کیجیے گا۔"

"میں آپ کو بھی نہیں جانتا۔"

کمرے میں ایک عجیب سی خاموشی چھا گئی۔

رامس نے فوراً ڈاکٹر کو بلانے کے لیے فون نکالا۔

میو کی نظریں اب بھی جریر پر جمی ہوئی تھیں۔

وہ یقین ہی نہیں کر پا رہی تھی۔

جریر نے ایک بار پھر آس پاس دیکھا۔ ہسپتال کا کمرہ، مشینیں، اجنبی چہرے، اس کی سانس تیز ہونے لگی۔

"مجھے کیا ہوا ہے؟"

"میں یہاں کیوں ہوں؟"

"یہ سب لوگ کون ہیں؟" اس کی آواز میں گھبراہٹ بڑھنے لگی۔

میو کی فوراً اس کے قریب آئی۔ "پر سکون ہو جاؤ۔"

اس نے بے اختیار اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ وہی ہاتھ جسے کبھی جریر نے یہ کہہ کر تھاما تھا۔ "یہ ہاتھ میں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔"

مگر اگلے ہی لمحے جریر نے الجھن سے اپنا ہاتھ آہستہ سے کھینچ لیا۔ "معاف کیجیے۔"

اس کی نظریں میوکی پر تھیں۔

"کیا ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟"

میوکی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

وہ جواب دینا چاہتی تھی۔

بتانا چاہتی تھی کہ وہ کون ہے۔

کہ یہ رشتہ کیا ہے۔

کہ اس آدمی نے اس کے لیے کیا کیا ہے۔ مگر الفاظ گلے میں اٹک گئے۔ کیونکہ زندگی میں پہلی بار جریر اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے وہ ایک مکمل اجنبی ہو۔ اور میوکی کو پہلی بار احساس ہوا کسی انسان کا چلے جانا اتنا دردناک نہیں ہوتا جتنا اس کا سامنے موجود ہو کر بھی تمہیں نہ پہچاننا۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

ڈاکٹر کے دفتر میں غیر معمولی خاموشی تھی۔ شیشے کی دیوار کے اُس پار جریر کا کمرہ نظر آرہا تھا۔وہ بیڈ پر نیم دراز بیٹھا تھا، مگر اس کے چہرے پر ایسی الجھن تھی جیسے ابھی ابھی کسی اجنبی دنیا میں آنکھ کھولی ہو۔ میو کی کرسی پر بیٹھی تھی۔اس کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسی ہوئی تھیں۔ نگاہیں شیشے کے اُس پار جریر پر جمی تھیں۔ مگر وہ کچھ دیکھ نہیں رہی تھی۔ یا شاید دیکھنا نہیں چاہ رہی تھی۔ڈاکٹر نے رپورٹ بند کی۔ عینک اتار کر میز پر رکھی۔ پھر گہرا سانس لیا۔"مس میو کی۔۔۔ مسٹر رامس۔۔۔ مس آئران۔۔۔"

تینوں کی نظریں فوراً اس کی طرف اٹھ گئیں۔

"مجھے افسوس ہے، مگر غالب امکان یہی ہے کہ مسٹر جریر کو حادثے کے بعد صدمے کے باعث یادداشت کا نقصان ہوا ہے۔"

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔"کیا مطلب؟"

میو کی نے فوراً پوچھا۔ڈاکٹر نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"سر پر شدید چوٹ لگی تھی۔ بعض اوقات ایسے حادثات میں مریض اپنی زندگی کے چند سالوں کی یادیں کھو دیتا ہے۔"

رامس فوراً کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ "چند سال؟"

"جی۔"

"چند سال کوئی موبائل کا ڈیٹا نہیں ہوتے، ڈاکٹر"!

رامس نے دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کر دیے۔

"وہ انسان ہے۔" آئران نے فوراً اس کا بازو پکڑا۔

"رامس۔"

"نہیں آئران۔" رامس تقریباً پھٹ پڑا۔

"پہلے وہ پہاڑ سے گرا، پھر گولیاں کھائیں، پھر اغوا ہوا، پھر گاڑی الٹی۔۔۔" وہ ایک سانس میں بولتا چلا گیا۔

"اب آپ کہہ رہے ہیں اس نے اپنی پوری زندگی کا ایک حصہ ہی بھلا دیا؟"

ڈاکٹر خاموش رہا۔

"کیا وہ ٹھیک ہو جائے گا؟"

نولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس بار میوکی نے پوچھا۔ پہلی بار اور اس کی آواز اتنی دھیمی تھی کہ سب نے اس کی طرف دیکھا۔

ڈاکٹر نے نرمی سے جواب دیا۔

"میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

میوکی کے دل میں جیسے کچھ بیٹھ گیا۔

"کچھ مریضوں کی یادداشت واپس آجاتی ہے۔"

ڈاکٹر رک گیا۔ "اور کچھ کی کبھی مکمل واپس نہیں آتی۔"

یہ جملہ سنتے ہی میوکی نے نظریں جھکالیں۔

اچانک اسے وہ پل یاد آیا۔ برف باری۔ نیلی انگوٹھی۔ وہ وعدہ۔ وہ ہاتھ۔ وہ سب کچھ اور دوسری طرف جریر۔

جسے ان میں سے کچھ بھی یاد نہیں تھا۔

آئران خاموشی سے میوکی کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔

میوکی کی آنکھیں اب بھی شیشے کے اُس پار تھیں۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content

"اسے۔۔۔واقعی کچھ یاد نہیں۔"

وہ سرگوشی میں بولی۔آئران نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

مگر اس بار میو کی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

وہ صرف جریر کو دیکھتی رہی۔وہی جریر۔۔۔

جو اس کے ایک فون پر میلوں کا سفر طے کر لیتا تھا۔

جو اس کی معمولی سی پریشانی پر بے چین ہو جاتا تھا۔

جو ہمیشہ اس کے اور خطرے کے درمیان کھڑا ہو جاتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور اب وہ اسے دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔

"آپ کون ہیں؟"

کمرے کے دوسرے کونے میں رامس بے چینی سے چکر لگا رہا تھا۔"یہ ناقابلِ قبول ہے۔"

وہ اچانک رک گیا۔

"اسے میرا نام تک یاد نہیں۔"

آئران نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔

"رامس۔"

"میں سنجیدہ ہوں۔"

رامس نے فوراً جواب دیا۔

"وہ اتنا شاندار انسان ہیں، وہ ہمیں کیسے بھول سکتا ہے؟"

چند لمحوں کے لیے خاموشی ٹوٹی۔

حتیٰ کہ ڈاکٹر نے بھی اسے دیکھا۔ مگر اگلے ہی لمحے رامس کے چہرے کی رنگت اڑ گئی۔ اس نے شیشے کے پار جریر کو دیکھا۔

اور پہلی بار اس کی آواز واقعی خوفزدہ ہوئی۔

"یار۔۔۔" وہ آہستہ سے بولا۔ "تم نے ہمیشہ سب کو یاد رکھا۔"

اس نے نظریں جھکا لیں۔ "کاش اس بار بھی رکھ لیتے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور کمرے میں پھر خاموشی اتر آئی۔ایسی خاموشی جو کبھی کبھی کسی چیخ سے بھی زیادہ درد دے رہی تھی۔

ڈاکٹر کے دفتر سے نکلنے کے بعد سب کے قدم جیسے بھاری ہو گئے تھے۔ہر شخص اپنے اپنے خیالوں میں گم تھا۔شیشے کے اُس پار جریر اب بھی بیڈ پر بیٹھا تھا، کبھی کمرے کو دیکھتا، کبھی اپنی ہتھیلیوں کو، جیسے اپنی ہی زندگی کو پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔اسی دوران ہسپتال کے کوریڈور میں تیز قدموں کی آواز گونجی۔" جریر!"ایک بے چین آواز سنائی دی۔میوکی نے سر اٹھایا۔سامنے جریر کی آنی تھیں۔

ان کے ساتھ اس کا چھوٹا بھائی بھی تھا۔دونوں کے چہروں پر فکر صاف جھلک رہی تھی۔"کیسا ہے میرا بچہ؟"

آنی کی آنکھیں پہلے ہی نم تھیں۔میوکی آگے بڑھی۔

"اب خطرے سے باہر ہے۔"

اس نے آہستہ سے کہا۔"لیکن"

یہ "لیکن" سنتے ہی آنی کا دل بیٹھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رامس نے ایک لمبا سانس لیا۔

"اسے یادداشت کا مسئلہ ہو گیا ہے۔"

چند لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔

"کیا مطلب؟"

جریر کے بھائی نے بے یقینی سے پوچھا۔

"اسے کچھ یاد نہیں۔"

آنی کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

"کچھ بھی نہیں؟"

آئران نے آہستہ سے سر ہلا دیا۔

آنی نے بے اختیار دیوار کا سہارا لے لیا۔

کچھ لمحوں بعد دروازہ کھولا گیا۔اور سب جریر کے کمرے میں داخل ہو گئے۔ جریر کے کمرے کا دروازہ کھلا تو اس کی آنی تقریباً دوڑتی ہوئی اندر آئیں۔"جریر"!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ان کی آواز سنتے ہی جریر نے سر اٹھایا۔ چند لمحے وہ انہیں دیکھتا رہا، پھر اس کی پیشانی کی شکنیں آہستہ آہستہ کھل گئیں۔ "آنی۔" وہ مدھم سی آواز میں بولا۔

آنی کی آنکھوں میں فوراً آنسو آ گئے۔ "الحمد للہ۔"

انہوں نے جھک کر اس کا ماتھا چوم لیا۔

"تم نے تو ہماری جان ہی نکال دی تھی۔"

جریر کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

پھر اس نے اپنے چھوٹے بھائی کی طرف دیکھا۔

"تم اب بھی اتنے ہی شرارتی لگ رہے ہو۔"

"بھائی"!

وہ فوراً اس کے قریب آیا۔

"آپ نے ڈرا دیا تھا۔"

کمرے میں موجود سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

Clubb of Quality Content

کم از کم اسے اپنی پرانی زندگی تو یاد تھی۔

مگر اگلے ہی لمحے جریر کی نظریں کمرے میں کھڑی میو کی پر جا ٹھہریں۔ وہ خاموش کھڑی تھی۔ ہاتھ آپس میں بندھے ہوئے۔

دل بے ترتیب دھڑک رہا تھا۔ جریر نے اسے غور سے دیکھا۔

اس کے چہرے پر الجھن ابھری۔ "اور یہ؟"

کمرے میں ایک لمحے کو خاموشی چھا گئی۔ میو کی کے دل میں امید جاگی۔ شاید۔۔۔ شاید اسے یاد آ جائے۔ مگر جریر کی آنکھوں میں پہچان کا کوئی عکس نہیں تھا۔"

میں نے آپ کو کہیں دیکھا ہے؟" اس نے شائستگی سے پوچھا۔

یہ جملہ میو کی کے دل پر آہستہ مگر گہرا وار کر گیا۔

اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا، آنی نے فوراً بات سنبھالی۔

"یہ میو کی ہے۔"

جریر نے انتظار بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا۔

"میری ایک بہت پرانی دوست کی بیٹی۔"

آنی نے نرمی سے کہا۔

"کچھ عرصے سے ہمارے ساتھ رابطے میں ہے۔"

"اوہ۔"

جریر نے سر ہلایا۔

"خوشی ہوئی آپ سے مل کر، مس میوکی۔"

میوکی کو لگا جیسے کسی نے اس کے سینے میں ہاتھ ڈال کر دل کو مٹھی میں بھینچ لیا ہو۔

"مجھے بھی۔" وہ بمشکل بول پائی۔

جریر نے پھر الجھن سے ارد گرد دیکھا۔

"لیکن ایک بات سمجھ نہیں آ رہی۔"

سب کی نظریں اس کی طرف اٹھ گئیں۔

"یہ سب لوگ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں جیسے میں کئی سال سو کر اٹھا ہوں؟" رامس نے ہلکی کھانسی کی۔ آئزان نے نظریں چرا لیں۔ جریر نے پیشانی پر ہاتھ رکھا۔

اس کے ذہن میں آخری یادیں ابھر رہی تھیں۔ آبائی شہر، یونیورسٹی، آنی، چھوٹا بھائی پھر اچانک ایک دھند۔

ایک خالی خلا۔ "مجھے۔۔۔" اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"مجھے یاد ہے کہ میں ٹوکیو جانے والا تھا۔" وہ رکا۔ "لیکن اس کے بعد۔" اس کی آواز دھیمی پڑ گئی۔ "کچھ بھی نہیں۔"

ناولز کلب
Club of Quality Content

ڈاکٹر کی بات سب کے ذہن میں گونج اٹھی۔ "ممکن ہے مریض نے اپنی زندگی کے چند سال کھو دیے ہوں۔" اور بدقسمتی سے وہ چند سال وہی تھے۔ جن میں میو کی اس کی زندگی بن گئی تھی۔ کمرے کے کونے میں کھڑی میو کی نے نظریں جھکا لیں۔ کیونکہ پہلی بار اسے احساس ہوا۔ کبھی کبھی انسان مرتا نہیں۔ بس اس کی یادوں سے تمہارا وجود مٹ جاتا ہے۔

شن اَین صرف زمین کے سینے میں اترتی ہوئی ایک بے انتہا گہری کھائی نہیں ہوتی۔ بعض اوقات یہ انسان کے دل میں بھی جنم لیتی ہے، وہاں۔۔۔ جہاں ایک لمحہ دو زندگیاں ہمیشہ کے لیے دو

کناروں میں بانٹ دیتا ہے۔ جریر اور میو کی کے درمیان بھی اب ایسی ہی ایک خاموش، بے رحم شن اَین حائل تھی۔ ایک طرف وہ شخص تھا جس کی سانسیں تو لوٹ آئی تھیں، مگر یادوں نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔ دوسری طرف وہ لڑکی تھی جس کے پاس ہر لمحے کی یاد محفوظ تھی، مگر ان یادوں کی دنیا میں اب وہ تنہا رہ گئی تھی۔ وہ اسے اجنبی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ زندہ تھا، اس کے بالکل سامنے تھا، اس کی آواز بھی وہی تھی، اس کی مسکراہٹ بھی وہی مگر اس کی یادوں کی دنیا میں میو کی کا وجود جیسے کبھی لکھا ہی نہیں گیا تھا۔ یہ فاصلہ میلوں کا نہیں، صرف چند قدموں کا تھا۔ مگر ان چند قدموں کے درمیان ایک ایسی گہرائی اتر چکی تھی جسے نہ آنسو بھر سکتے تھے، نہ محبت، نہ انتظار۔ شاید کچھ رشتے ٹوٹتے نہیں۔۔۔ بس یادداشت کے خاموش اندھیروں میں اس طرح کھو جاتے ہیں کہ ایک شخص تمہارے سامنے کھڑا ہوتا ہے، تمہاری طرف دیکھتا بھی ہے مگر تمہیں پہچاننے سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو جاتا ہے۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842